احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2020ء

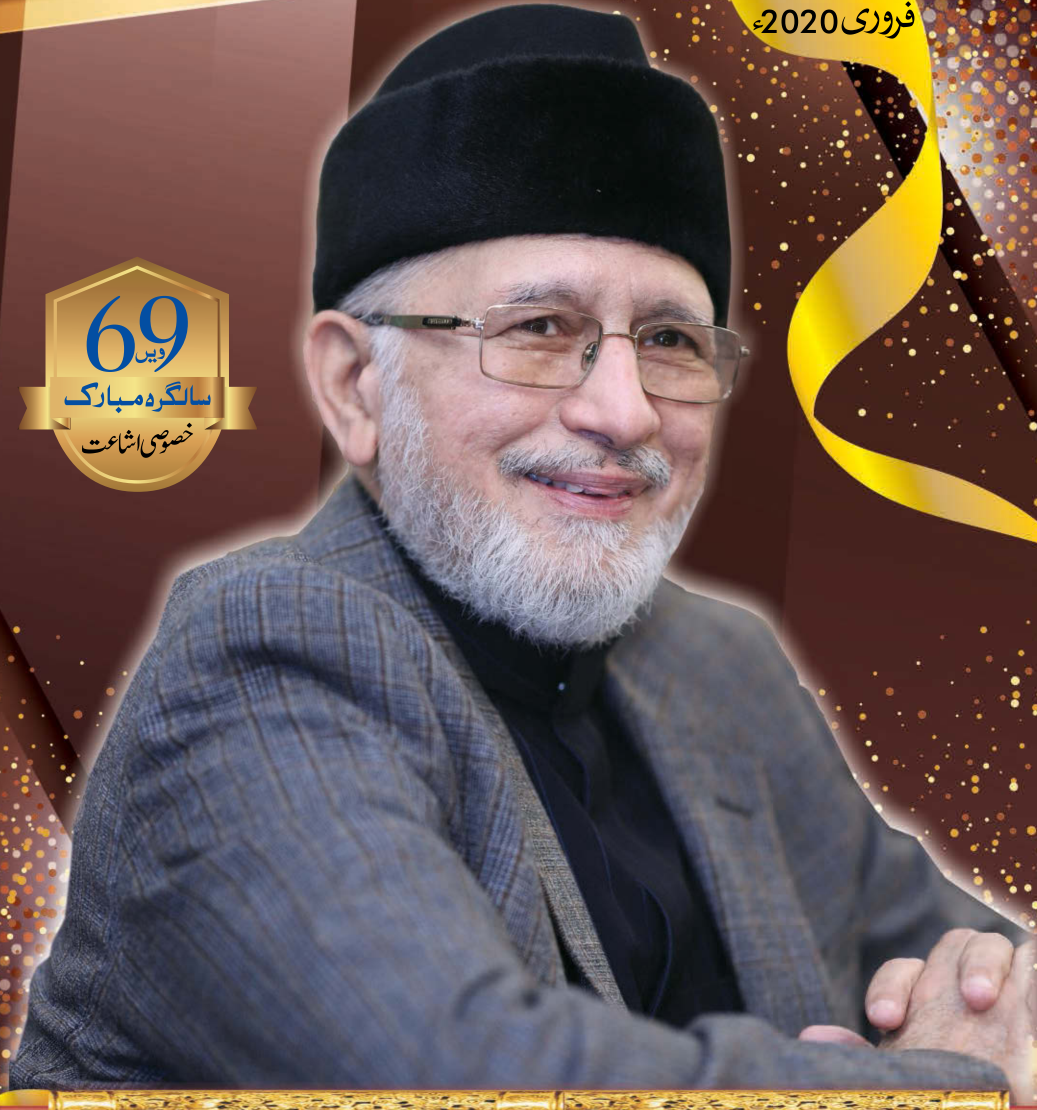

69 ویں
سالگرہ مبارک
خصوصی اشاعت

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

میرے قائد تو نے گلشن کو وہ نکہت دی ہے — جس نے برفاب خیالات کو حدّت دی ہے
شاملِ حال شہنشاہِ مدینہ کا کرم — ربِّ اکبر نے تجھے عزت و شہرت دی ہے

ہم دانشِ عہدِ حاضر عظیم علمی وروحانی شخصیت مجدّدِ دوراں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

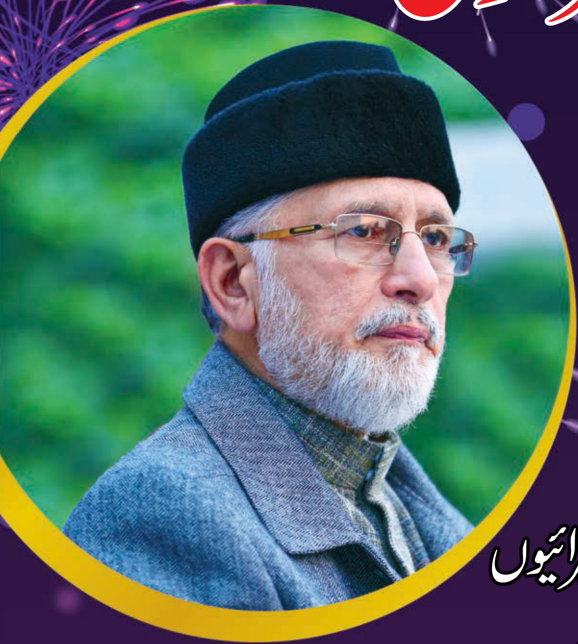

69 ویں

یوم پیدائش کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

اس پُرمسرت موقع پر تعلق باللہ کی بحالی، فروغِ عشقِ رسول ﷺ، اصلاحِ احوالِ امت اور تجدید واحیائے اسلام کے لیے اپنے محبوب قائد کے قدم بقدم چلنے کا عہد کرتے ہیں

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل (برسبین، میلبورن، سڈنی) آسٹریلیا

احیائے اسلام اور امنِ عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضانِ نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی (قدس سرہ العزیز)

زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

زیرِ نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 34 شمارہ: 2 / ۱۴۴۱ھ جمادی الثانی / فروری 2020ء

چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی

ایڈیٹر: محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر: محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی
محمد رفیق نجم

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصراللہ معینی
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، علامہ شہزاد مجددی، محمد افضل قادری

خصوصی اشاعت

حسنِ ترتیب

اداریہ: شیخ الاسلام: استحصالی قوتوں کے خلاف جرأت مند آواز	چیف ایڈیٹر	3
شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات کے اثرات	علامہ غلام مرتضیٰ علوی	6
احیائے تصوف اور شیخ الاسلام کی علمی مساعی	عین الحق بغدادی	16
اکیسویں صدی کے عظیم مفسّر	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	25
دورہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	31
شیخ الاسلام نے مشن کی تڑپ اولاد میں بھی منتقل کی	نوراللہ صدیقی	37
ڈاکٹر حسن محی الدین اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی علمی و تحقیقی خدمات کا اجمالی جائزہ	محمد فاروق رانا	40
شیخ الاسلام کے شب و روز	شیخ حماد مصطفی کی خصوصی گفتگو	54
شیخ الاسلام کی خدمات کا طائرانہ جائزہ	انوار اختر ایڈووکیٹ	58
شیخ الاسلام کو خراجِ تحسین (سیاسی قائدین کے پیغامات)	رپورٹ: عبدالحفیظ چودھری	61
بیتے لمحے بچپن کے	سید الطاف حسین گیلانی	69
قائد کے اوقاتِ کار	شیخ عبدالعزیز دباغ	76
میرا قائد میری نظر میں	پیغامات مرکزی قائدین	84
اولین رفقائے تحریک سے خصوصی گفتگو	انٹرویوز: نوراللہ صدیقی	89
شیخ الاسلام کے مستقبل قریب کے شذراتِ علمی کا تعارف	اجمل علی مجددی	107
مرکزی شعبہ جات: ایک تعارف	رپورٹ	118

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبر شپ/ رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

سالانہ خریداری: 350 روپے

قیمت خصوصی شمارہ: 80 روپے

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم — گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری — عکاسی: قاضی محمود الاسلام

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کیے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

www.Minhaj.info

حمد باری تعالیٰ

ہے مرے اللہ، سچا تیرا نام
ذکر تیرا ہے زباں پر صبح و شام

آفتاب و ماہ و انجم کہکشاں
تیرے اک جلوے سے روشن ہیں تمام

کیسے تجھ کو میں سمجھ پاؤں کبھی
علم ناقص، عقل بھی میری ہے خام

تو ہے رحمان و رحیم و مُستعان
استعارے ہیں کرم کے تیرے نام

کون ہے جس پر نہیں تیری عطا
تیرے در کا ہے گدا ہر خاص و عام

تیری حکمت اور رحمت کے طفیل
چل رہا ہے سارے عالم کا نظام

نیک ہوں یا بد ہوں چھوٹے یا بڑے
سب پہ ہے ہر لمحہ تیرا لطفِ عام

دو جہاں کے رنج و غم سے ہو نجات
عشق کا اپنے پلا دے ایسا جام

تیرے ہمذآلی کی ہے یہ آرزو
مر کے تیرے نام پر پائے دوام

حمد ہو تیری خدایا ہر نفس
ہو ترے محبوبؐ پر ہر دم سلام

(انجینئر اشفاق حسین ہمذآلی)

آمدِ مصطفیٰ ﷺ مرحبا مرحبا

خیرالوریٰ کہوں انہیں شمس الضحیٰ کہوں
صدر العلیٰ کہوں کبھی بدرالدجیٰ کہوں

کچھ کرکے اقتباس کلامِ مجید سے
طٰہٰ کہوں، نذیر کہوں، مصطفیٰ کہوں

زینت فزائے مسندِ محمود ہیں حضور
ایوانِ حشر کا انہیں صدر العلیٰ کہوں

جن کی کرن سے صبحِ ازل کو ملی ضیاء
ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں

اس درجہ نور باریاں ہوتی ہیں روح میں
جس درجہ اہتمام سے صلِّ علیٰ کہوں

جی چاہتا ہے پھر "نبلیٰ" کا معاملہ
پھر سے بلیٰ کے ساتھ میں صلِ علیٰ کہوں

میرا درود اور ہے اس کا درود اور
کیسے بھلا میں خود کو شریکِ خدا کہوں

آنکھوں میں ہیں مناظرِ فردوس گام گام
ارضِ حرم کو ساحلِ موج بقا کہوں

شہزآد بھیجتا ہے خدا جس پہ خود درود
اس ذات کو بزرگ میں بعد از خدا کہوں

(شہزاد مجددی)

www.Minhaj.info

بندۂ کبریا، طاہرالقادری۔۔ عاشقِ مصطفیٰ، طاہرالقادری

بندۂ کبریا، طاہر القادری
عاشقِ مصطفیٰ، طاہر القادری

حیدریؓ زور ہے اس کے افکار میں
پنجتن کا گدا، طاہر القادری

قادریت کا سر پہ ہے جھومر سجا
خادمِ اولیاء، طاہر القادری

چاہتے ہو اگر مصطفیٰ کا نظام
مان لو رہنما، طاہر القادری

تجھ کو زیبا لقب شیخ الاسلام کا
خوب تجھ پہ سجا، طاہر القادری

آندھیاں تھک گئیں ہیں بجھاتے جسے
تو ہے ایسا دیا، طاہر القادری

حسن ظاہر بھی ہے، حسن باطن بھی ہے
دلنشیں، دلربا، طاہر القادری

آرہی ہیں صدائیں جدھر دیکھئے
مرحبا مرحبا، طاہر القادری

حاسدوں کا خدا، عقل دے ہوش دے
وہ کجا، تو کجا، طاہر القادری

لاکھ حائل ہوئیں مشکلیں، آفتیں
تو کہیں نہ رکا، طاہر القادری

تیرے دیوانوں نے خوب اپنائی ہے
تیری اک اک ادا، طاہر القادری

ہاتھ باندھے کھڑے ہیں ترے سامنے
منطق و فلسفہ، طاہر القادری

مجتہد بھی ہے تو اور مجدّد بھی ہے
وقت کا فیصلہ، طاہر القادری

طے کیا جرأت و استقامت کے ساتھ
تو نے ہر مرحلہ، طاہر القادری

گفتگو میں، خطابت کے انداز میں
رنگ تیرا جدا، طاہر القادری

تجھ پہ سایہ فگن ہی رہے عمر بھر
رحمتوں کی ردا، طاہر القادری

ہدیۂ حرف لایا ہے تیرے لیے
سرورِ بے نوا، طاہر القادری

(سرور حسین نقشبندی)

www.Minhaj.info

اداریہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری: استحصالی قوتوں کے خلاف جرأت مند آواز

اللہ کا شکر ہے کہ ہم مجدد رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 69ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ قائدتحریک منہاج القرآن کو صحت وتندرستی کیساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ان کی قیادت اور سرپرستی میں ہمیں مصطفوی انقلاب کے سورج کو طلوع ہوتا ہوا دیکھنا نصیب فرمائے۔

شیخ الاسلام کی فکری اور عملی کاوشیں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلام کے حقیقی پیغام امن و محبت کی خوشبو پھیلا رہی ہیں۔ جنہوں نے نفرتوں بھرے اس خونی منظر نامے کو پرامن معاشرے میں بدلنے کی ایک ایسی کوشش کی ہے جس کا عالمی سطح پر اعتراف کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رشتہ عبدیت، اسکے رسول ﷺ کے ساتھ رشتہ محبت و اطاعت، قرآن کی ابدی اور حتمی ہدایات کے ساتھ بنی نوعِ انسان کا تعلق، فروغِ تعلیم اور بیداریِ شعور اس پیغمبرانہ دعوت کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ماضی میں دینی، اصلاحی خدمات کا زیادہ تر انحصار خطابات اور مجلسی پند و نصائح تک محدود رہا جس کی وجہ سے اصلاحِ احوال و اصلاحِ معاشرہ اور حقوق و فرائض کا پیغام دیر پا قائم نہ رہ سکا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خدمتِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کے باب میں انسانیت کو درپیش کم و بیش جملہ مسائل اور موضوعات کا بے مثال کتب کے ذریعے احاطہ کیا اور یہ علمی ذخیرہ موجودہ صدی کے ساتھ ساتھ آئندہ نسلوں کے لیے بھی فکری زادِ راہ کا سبب بنا رہے گا۔ آج کا چیلنج گذشتہ ادوار کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہمہ جہتی ہے، اس لئے جس مومنانہ فراست، حکمت و تدبر اور دور بینی کی ضرورت اب ہے، پہلے کبھی نہیں تھی۔ الحمدللہ! ہمارے قائد کو اللہ تعالیٰ نے یہ ساری خوبیاں عطا کر رکھی ہیں۔

افریقہ سے لیکر مشرق بعید کے ممالک اور یورپ سے لیکر لاطینی امریکہ‘ اسٹریلیا‘ مشرقِ وسطی اور دنیائے انسانیت کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ نے اسلام کا آفاقی پرامن پیغام نہ پہنچایا ہو۔ یورپ کی چکاچوند اور مادیت زدہ ماحول میں بھی لاکھوں نوجوان‘ مردوں‘ عورتوں‘ بوڑھوں اور بچوں کو آپ نے صاحبِ گنبدِ خضراء کی دہلیز پر لاکھڑا کیا ہے۔ ان کا جینا مرنا‘ شب و روز کی محنتوں اور مشقتوں کا حاصل اب مصطفوی تحریک ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے کارکنان، وابستگان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شیخ الاسلام کی صورت میں ملنے والی نعمت پر سجدہ ہائے شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے ہمیں ایسی شخصیت کی سنگت عطا فرمائی ہے جو ”یقین محکم، عملِ پیہم، محبت فاتح عالم“ کی عملی تصویر ہے۔ ان کی قیادت اور علمی وفکری فیضان کی سعادت کے حصول پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

اس تاریک دور میں مسلمان علماء، سیاستدان اور حکمران بالعموم باہمی انتشار کا شکار اور خودغرضی کے حصارات میں مقید نظر آتے ہیں۔ ایسے خودغرض اور منتشر ماحول میں ایک شخصیت ایسی بھی ہے جو اندھیری غار کے دوسرے کنارے پر امید کا نشان دکھائی دے رہی ہے۔ وہ اسلام کے روشن چہرے پر پڑ جانے والی اس گرد کو صاف کرنے اور اپنی خداداد علمی صلاحیت کے ذریعے پوری دنیا میں اسلام کے دفاع کے لئے فکری ونظریاتی اور علمی وعملی محاذوں پر مصروف عمل ہیں۔

شیخ الاسلام کی ان ہمہ جہت خدمات کو بغور دیکھا جائے تو یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے تن تنہا جھنگ کی سرزمین سے دعوت وعزیمت کی جن پرخطر اور سنگلاخ راہوں پر آغازِ سفر کیا تھا، آج ان کے دم قدم سے وہاں حد نظر تک گلستان آباد ہوچکے ہیں۔ ان کی 596 کتب اور ان کی زبانِ حق ترجمان سے نکلنے والے ہزارہا گہر ہائے تابدار اطراف واکناف عالم میں ایمان وعمل کی بہار افروز فصلیں اگا رہے

www.Minhaj.info

ہیں۔ ان کا فہمِ دین، محبت و امن اور علم کے گرد گھومتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی دعوت، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ سے محبت پر استوار ہے۔ وہ قرآن کو صحیفۂ امن قرار دیتے ہوئے پوری انسانیت تک اس آخری و حتمی پیغامِ الوہیت کو حقیقی روح کے ساتھ پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ قرآنیات، ایمانیات، فضائل نبوی، روحانیات، اعتقادیات، فروغِ محبت و ردِ تشدد اور 150 سے زائد مجموعہ ہائے احادیث نبوی کو آسان اور عام فہم انداز میں نئی تبویب و ترتیب کے ساتھ امت کے لیے پیش کیا جو یقیناً صدیوں پر محیط علمی کاوشوں کا نچوڑ ہوگا۔

ان کے جاری کردہ تاریخی فتویٰ اور فروغِ امن نصاب نے پوری دنیا میں اسلام کا روشن چہرہ ایک مرتبہ پھر اجلا کر کے دکھا دیا ہے جس سے ایک طرف ان لوگوں کی سازشیں خاک میں مل گئیں جو اسلام کو دہشت گردی اور خون خرابے کا مذہب ثابت کرنے کی ناکام کوششوں میں دن رات محو تھے اور دوسری طرف ان نادان عاقبت نااندیش رجحانات پر کاری ضرب لگائی ہے جو بدقسمتی سے ہمارے مخصوص مذہبی تعلیمی اداروں میں پروان چڑھ رہے ہیں۔

شیخ الاسلام دنیا میں احیائے اسلام اور اقامت دین کی وہ توانا آواز ہیں جس نے عشق و محبت رسول ﷺ کے ساتھ عملی تصوف اور اعتقادی و فکری اصلاح کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے۔ یہ سہرا بھی شیخ الاسلام کے سر ہے کہ یہ سارے امور انتہائی معتدل طریقے سے دوسروں پر تنقید کئے بغیر پوری دنیا میں سرانجام پا رہے ہیں۔

دینی امور میں جہاں انہوں نے اسلاف کے اجتہادی کام کو آگے بڑھایا وہاں انہوں نے سیاسی، سماجی امور میں بھی ایک ریفارمر کی حیثیت سے اپنا شاندار اور جاندار کردار ادا کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے وطنِ عزیز میں ٹھہرے ہوئے متعفن سیاسی تالاب میں اصلاحات کا کنکر پھینکا اور ایک ایسا ارتعاش پیدا کیا کہ جس کی لہروں کو سیاست کا ہر شعبہ اور طبقہ محسوس کر رہا ہے۔ 70 سالہ سٹیٹس کو کے سیاسی محاذ پر پہلی بار آپ نے آئینی الیکشن کمیشن کی تشکیل کا ویژن دیا اور محض اخبارات کے بیانات تک محدود نہ رہے بلکہ لاہور سے اسلام آباد تک ایک ایسا یادگار لانگ مارچ کیا جس میں روایتی، سیاسی کارکن شامل نہ تھے بلکہ وکلاء، ڈاکٹرز، کاشتکار، کلرک، مزدور، علماء، مشائخ، خواتین، نوجوان الغرض تمام طبقات کی بھرپور نمائندگی تھی، اس لانگ مارچ نے جمہوریت کے جسد کو لاحق انجینئرڈ انتخابات اور رگنگ کے کینسر کی تشخیص کی۔ یہ موقف اور مطالبہ اس حد تک اصولی اور شفاف تھا کہ اس وقت کی حکومت نے اس موقف کے سامنے سرِتسلیم خم کرتے ہوئے تحریری معاہدہ کیا اور یقین دلایا کہ اس کینسر کا علاج کیا جائے گا۔ اسی طرح غیر جانبدار اور بلاتفریق احتساب کے لیے پہلی بار شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کے عملی نفاذ کیلئے ملک گیر بیداری شعور مہم چلائی اور بالآخر انہی آرٹیکلز کے تحت روایتی کرپٹ اور لوٹ کھسوٹ کی سیاست پر یقین رکھنے والی قوتوں کا محاسبہ ہوا۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا بطورِ ریفارمر کردار روایتی سیاسی قوتوں کو ایک آنکھ نہ بھایا اور انہوں نے ریاستی طاقت کے بے رحم استعمال کے ذریعے انہیں اور ان کے جانثار کارکنان کو ڈرانے، دھمکانے کی کوشش بھی کی، سانحہ ماڈل ٹاؤن اس کی ایک بدترین مثال ہے لیکن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور ان کے کارکنان نے غاصب قوتوں کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک نڈر، باکردار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیت ہیں جن کے سیاسی، سماجی، دینی ویژن نے دنیا بھر میں اپنے مداحین پیدا کیے، آج بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور ان کے کارکنان ظالم نظام اور طاغوتی قوتوں کے خلاف ایک توانا اور جرأت مند آواز ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ان کے 69 ویں پیدائش کے موقع پر محترم وفاقی وزیر ڈاکٹر نور الحق قادری، صوبائی وزراء میاں اسلم اقبال، چودھری ظہیر الدین خان، صاحبزادہ سید سعید الحسن شاہ، ہاشم جواں بخت، میاں محمود الرشید، ڈاکٹر یاسمین راشد، سردار محسن لغاری، آشفہ ریاض فتیانہ، اعجاز عالم، میاں منظور احمد وٹو، میاں عمران مسعود، بیرسٹر عامر حسن، کامل علی آغا، جمشید چیمہ، اعجاز چودھری، مسرت جمشید چیمہ اور تنزیلہ عمران نے مبارکباد دی۔ (چیف ایڈیٹر)

www.Minhaj.info

عوامی شعور کی بیداری تعلیم کا فروغ بین المذاہب رواداری

فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے خلاف ملک گیر مہم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہمہ جہتی خدمات کے معاشرے پر اثرات

خصوصی تحریر: غلام مرتضیٰ علوی

موسم بہار کی آمد پورے معاشرے پر خوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ پھول کھلنے لگتے ہیں، پرندے چہچہانے لگتے ہیں، لوگ سیرو سیاحت کے ذریعے قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، شاعر ان حسین لمحوں کو کاغذ و قلم کے ذریعے محفوظ کرنے لگتے ہیں، موسیقار راگ بکھیرنے لگتے ہیں۔ الغرض موسم بہار دکھائی تو کھلتے ہوئے پھولوں میں دیتا ہے لیکن اس کے اثرات معاشرے کے ہر فرد کے رگ و پے میں نظر آنے لگتے ہیں۔

اسی طرح اس کائنات میں کئی ایسی ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے بہار کی مانند اس معاشرے کو رنگ و نور سے منور کردیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی تعلیمات اور کردار کے ذریعے کائنات انسانی پر امن، محبت، رواداری اور عدل و احسان کے ایسے اثرات مرتب فرمائے کہ 14 صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی ہر سمت خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ اگر ہم خطہ برصغیر میں دیکھیں تو سیدنا علی بن عثمان الہجویریؒ اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ جیسی ہستیوں نے پورے خطے پر ایسے انمٹ نقوش چھوڑے کہ کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی ان کے ذکر اور تعلیمات کے ذریعے لاکھوں انسان اپنی زندگیاں سنوار رہے ہیں۔ اسی طرح اقبالؒ نے اپنی فکرو فلسفہ اور عشق رسول ﷺ کے ذریعے دہر میں اجالا کر کے دکھایا۔

بیسویں صدی شخصیات کے ساتھ ساتھ اداروں، تحریکوں اور جماعتوں کی صدی ہے۔ دعوت، تبلیغ، ترویج و اشاعت کے جدید ذرائع کی دریافت نے دنیا کی سوچوں کا رخ بدل دیا۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے ہر فرد کو دنیا تک رسائی دے دی۔ دورِ حاضر کی جدید ایجادات نے جہاں دنیا میں تبلیغ و اشاعت کے دروازے کھولے وہاں افکار کی یلغار میں اپنی فکر کو قائم رکھنے، اسے دنیا تک پہنچانے اور معاشرے پر اثرات مرتب کرنے کے لیے لاکھوں افراد کی جماعت کے ذریعے منظم اجتماعی جدوجہد ایک لازمی تقاضا بن گئی۔ علی گڑھ کی تحریک ہو یا وطن کی آزادی کے لیے تحریک پاکستان، روس، ایران اور فرانس کے انقلابات ہوں یا UN، OIC اور یورپی یونین کی صورت میں ملکوں کے اتحاد، دنیا پر یہ واضح ہوگیا کہ اس دور میں اجتماعی جدوجہد کے بغیر معاشرے کی اصلاح اور اپنے افکار کی ترویج ممکن نہیں رہی۔

15 ویں صدی ہجری کا آغاز اور معاشرتی حالات

محرم الحرام 1400ھ بمطابق 21 نومبر 1979ء جب افق پر نئی صدی ہجری کا آفتاب طلوع ہوا تو تب وطنِ عزیز میں ہر طرف ہولناک مناظر دکھائی دے رہے تھے:

☆ دشمنانِ اسلام اور نادان دوست مل کر تنگ نظری اور اِنتہا پسندی کے بیج بو رہے تھے۔

☆ تکفیری رویہ تبلیغ کا لازمی نِصاب بن چکا تھا اور مسلمانانِ پاکستان متعدد فرقوں میں بٹ چکے تھے۔

☆ مدارس میں صدیوں پرانے نِصاب کی تدریس جاری تھی۔

☆ اسلحہ کو عام کر کے کئی جماعتوں کے ملٹری ونگ (مسلح دستے) بنائے جا رہے تھے۔

www.Minhaj.info

☆ دینی اور دنیاوی علوم کو الگ الگ کر کے معاشرے میں دو الگ الگ طبقات پیدا کر دئے گئے تھے۔

☆ روحانی مراکز علم و حکمت اور عمل سے نہ صرف دور بلکہ رُسوم و رواج اور توہمات کا گڑھ بنتے چلے جا رہے تھے۔

☆ ملک کے عدالتی نظام میں عدل و انصاف کا رجحان ختم ہو رہا تھا۔150 سالہ پرانے عدالتی نظام نے پورے ملک کو حکمرانوں، سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور بااثر افراد کی ذاتی جاگیر میں تبدیل کر دیا تھا۔

☆ فرسودہ، گھسے پٹے اِنتخابی نظام اور کلچر کے ذریعے نااہل، دہشت گرد، لٹیرے اور ملک دشمن عناصر ایوانِ اقتدار تک اپنا راستہ مضبوط کر چکے تھے اور تبدیلی کا ہر راستہ بند ہو چکا تھا۔

☆ افرادِ معاشرہ کو ظلم، جبر ناانصافی اور غربت کی زنجیروں میں جکڑ کر قوم سے ظلم کے خلاف جدوجہد کا جذبہ چھینا جا رہا تھا۔

☆ قوم کو اعلائے کلمہ حق کے جذبے سے اِس قدر عاری کیا جا رہا تھا کہ شعوری اور لاشعوری طور پر قوم کو اِس نظامِ جبر سے سمجھوتہ کرنے اور اِسی میں رہنے کی تلقین کی جا رہی تھی۔

☆ ایک طرف فتنہ خوارج تیزی سے جڑیں مضبوط کر رہا تھا اور دوسری طرف فتنہ قادیانیت نئی توانائیوں کے ساتھ نئے سرے سے سر اٹھا رہا تھا۔

☆ علم مکمل طور پر جمود کا شکار ہو چکا تھا۔ تحقیق اور تجدید کے سارے دروازے بند کیے جا رہے تھے۔

الغرض ہر روز ایک نیا فتنہ جنم لے رہا تھا اور اِن فتنوں اور سازشوں کی کوکھ سے آئے روز نئے نئے چیلنجز جنم لے رہے تھے۔

شیخ الاسلام کی خدمات کے معاشرے پر اثرات

بیسویں صدی عیسوی کی آٹھویں دھائی کے آغاز میں جب پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہوا تو فتنوں کے اس بڑھتے ہوئے طوفان کے سامنے بند باندھنے کے لیے اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو توفیق مرحمت فرمائی۔ آپ نے دور جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے منہاج یونیورسٹی اور سیکڑوں تعلیمی اداروں کی صورت میں نہ صرف نئی نسلوں کی تیاری کا آغاز کیا بلکہ تحریک منہاج القرآن کی شکل میں معاشرے کی اصلاح کے لئے عملی جدوجہد کا بھی آغاز کر دیا۔ ان 39 سالوں میں ڈاکٹر طاہر القادری اور تحریک منہاج القرآن نے اس معاشرے کو کیا دیا۔۔۔؟ کون کون سی فکر کا رخ بدلا۔۔۔؟ نئی اقدار کیسے پیدا کیں۔۔۔؟ پاکستانی قوم، اُمت مسلمہ اور انسانیت کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں۔۔۔؟ تقریباً نصف صدی کے اس قصے کو چند صفحات میں سمونا ممکن نہیں ہے۔ البتہ ان میں سے چند اہم پہلوؤں کا جائزہ نذرِ قارئین ہے:

سیاسی اثرات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فکر و فلسفہ نے معاشرے پر درج ذیل جہات سے اپنے سیاسی اثرات مرتب کیے کہ جن کا نشان آنے والی نسلوں کے لیے بھی روشن مینار ثابت ہوگا:

ا۔ آئینی شعور کی بیداری

سیاسی جماعتوں اور سیاستدانوں کا اولین فریضہ اسمبلیوں میں آئین و قانون بنانا، اُس کی حفاظت کرنا اور عوام الناس کو آئین کی روشنی میں اُن کے حقوق و فرائض سے آگاہ کرنا ہے۔ مگر بدقسمتی سے گزشتہ 70 سالوں سے پوری قوم ظلم اور جبر کی چکی میں پس رہی تھی۔ کسی ایک بھی سیاسی و مذہبی جماعت نے عوام کے حقوق کی حفاظت تو کجا اُنہیں اُن کے حقوق سے حقیقی معنوں میں آگاہی بھی نہیں دی کہ بنیادی انسانی حقوق کیا ہیں؟ اور آئین عوام کو کیا اختیارات دیتا ہے؟

پاکستانی سیاسی تاریخ میں ڈاکٹر طاہر القادری نے پہلی مرتبہ عوام الناس کو آئین پڑھایا۔ آئین کی شق 62، 63 کا شعور دیا۔ کرپٹ اور بدعنوان سیاستدانوں کو بے نقاب کیا۔ 1990ء اور 2002ء کے الیکشن ہوں یا 23 دسمبر 2012ء کا عوامی اجتماع ہر موقع پر عوام کو اُن کے آئینی حقوق سے آگاہ کیا۔ 2013ء اور 2014ء کے دھرنوں میں تقریباً 6 ماہ مسلسل تمام ٹی وی چینلز کے ذریعے عوام الناس کو آئین پاکستان کے پہلے 40 آرٹیکلز کا شعور دیا۔ عوام کو ان کے آئینی حقوق سے آگاہ کیا۔ متعدد ٹی وی چینلز پر کئی اینکرز اور سیاست دانوں نے اس حقیقت کا برملا اعتراف کیا کہ عوام کو آئینی شعور دینے میں ڈاکٹر طاہر القادری نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

www.Minhaj.info

۲۔ فرسودہ سیاسی و انتخابی نظام کو بے نقاب کرنا

ملکی تاریخ میں سیکڑوں سیاست دان آئے اور بیسیوں سیاسی جماعتیں ملک کے مسائل حل کرنے کا دعویٰ کرتی رہیں لیکن کوئی ایک سیاستدان اور جماعت مسائل کو حل کرنا تو کجا مسائل کو سمجھ کر ان کا حل بھی تجویز نہیں کرسکی۔ کسی نے روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا اور کسی نے سب سے پہلے پاکستان کا۔ کسی نے نیا پاکستان بنانا چاہا تو کسی نے روشن پاکستان کا نعرہ لگایا الغرض کھوکھلے نعروں میں بھی نہ مسائل کی وضاحت تھی اور نہ حل۔

پاکستانی سیاسی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی سیاستدان نے عوام کے مسائل کا حقیقی حل ''نظام کی تبدیلی'' واضح کیا۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے 25 مئی 1989ء کو پاکستان عوامی تحریک کے قیام کے وقت یہ نعرہ دیا تھا کہ ہماری جدوجہد کسی سیاسی پارٹی یا جماعت کے خلاف نہیں بلکہ اس ظالمانہ، فرسودہ اور استحصالی نظام کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے قوم کو دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح پارٹی ورکروں کو ایک دوسرے کا دشمن نہیں بنایا بلکہ اُنہوں نے قوم کو نظام کا مخالف بنایا۔ اگست 2012ء سے لے کر اکتوبر 2014ء تک آپ نے جس طاقتور طریقے سے اِس ظالمانہ فرسودہ اور استحصالی نظام کے خلاف آواز بلند کی یہ ڈاکٹر طاہر القادری اور اس کے کارکنان کی جرأت تھی کہ آج پاکستان کے ہر ٹی وی چینل کا ہر اینکر اور تجزیہ نگار اگر نظام کی تبدیلی کی آواز بلند کرتا ہے تو یہ سب درحقیقت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جرأت و بہادری کا تسلسل ہے۔ اگر یہ ظالمانہ نظام بے نقاب ہوا اور قوم کا اس پر اعتماد اُٹھ رہا ہے تو ڈاکٹر طاہر القادری کی انقلابی فکر اور جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

نظام کی تبدیلی کے لئے کوئی بھی سیاسی اور دینی جماعت اِس ظالمانہ نظام سے ٹکر لینے کے لیے تیار نہ تھی ۔نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ لاکھوں افرادی قوت رکھنے کی دعوے دار کئی جماعتوں نے اِعلائے کلمہ حق کو سیاست کا نام دے کر اپنے مقاصد سے نکال دیا تھا ۔تحریک منہاج القرآن نے اس ماحول میں نظام کی تبدیلی کے لیے سیاسی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اعلائے کلمہ حق کی جدجہد کا علم بھی بلند کیا۔ ظالم حکمرانوں نے خوف و ہراس پھیلانے اور ظلم کے خلاف جدجہد سے روکنے کے لیے17 جون2014ء کو سیاسی ظلم و بربریت کی انتہا کرتے ہوئے مردوزن کی تمیز کیے بغیر نہتے کارکنوں پر گولیوں کی بارش کردی جس سے 14 شہید اور 100 کارکنان زخمی ہوئے۔ مصطفوی انقلاب کے مقصد کی تکمیل کے لیے انقلاب مارچ کا اہتمام کیا گیا تو ملک بھر سے ہزاروں کارکنان کو گرفتار کیا گیا ،معصوم اور بے گناہوں سے جیلیں بھردی گئیں، انقلابی قافلوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے۔ بعد ازاں تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں نے 70 دن پر مشتمل انقلابی دھرنے میں شدید موسم، گولیوں، شیلنگ، کھانے پانی اور دیگر ضروریاتِ زندگی کی شدید کمی کو استقامت سے برداشت کر کے شجاعت کی انمٹ داستان رقم کر دی۔ آج کوئی بھی طبقہ کسی بھی شکل میں احتجاج کرے، آئین کی شق 62,63 کے نفاذ میں کوئی بھی آواز بلند ہو، کسی ٹی وی چینل پر نظام کی تبدیلی کا تذکرہ کیا جائے تو یہ سب درحقیقت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جرأت و بہادری کی للکار کی بازگشت ہوتی ہے۔

۳۔ حکمرانوں کی کرپشن کو بے نقاب کرنا

ڈاکٹر طاہرالقادری اور منہاج القرآن کے معاشرے پر سیاسی اثرات میں سے سب سے بڑا اثر کرپٹ نظام اور اس کے محافظوں کو بے نقاب کرنا ہے۔ اگرچہ شیخ الاسلام 1990ء سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر میاں برادران کی کرپشن کے ثبوت واضح کررہے ہیں لیکن جس قوت اور طاقت سے 23 دسمبر 2012ء کے عوامی اجتماع، 2013ء اور 2014ء کے دھرنوں میں حکمرانوں کی کرپشن کو بے نقاب کیا اور دھرنے میں حکمرانوں کے ملک سے رقم چرانے کے ذرائع (کیریئرز) کو بے نقاب کیا، بعد ازاں لاہور اور کراچی سے کرنسی سمگلنگ کرتے ہوئے کیریئرز کا پکڑا جانا اس کا واضح ثبوت ہے۔ آپ نے 98ء سے 2002ء تک مسلسل اور 2012ء سے 2014ء سیکڑوں پریس کانفرنسز، پروگرام اور ٹاک شوز میں اس نظام اور حکمرانوں کی نااہلی اور کرپشن کو اس قدر بے نقاب کیا کہ اب حکمرانوں کی کرپشن، نااہلی اور ظلم کے فسانے ہر شہری کی زبان

www.Minhaj.info

پر ہیں۔ ان شاء اللہ جب بھی یہ ظالمانہ نظام اور اس کے محافظ اپنے انجام تک پہنچیں گے، شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کی جدوجہد کو کوئی بھی غیر جانبدار مؤرخ اور میڈیا فراموش نہ کر سکے گا۔

دینی و علمی اثرات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کا دائرہ ہمہ جہتی نوعیت کا حامل ہے۔ آپ نے ایک طرف سیاسی جدوجہد کی تو دوسری طرف اس قوم و ملت کو دینی، علمی اور فکری حوالے سے اس قدر عظیم ذخیرہ عطا کیا کہ جس کی اہمیت سے کوئی ذی شعور انکار نہیں کرسکتا۔ ذیل میں اس کے چند مظاہر درج کیے جارہے ہیں:

۱۔ ملک سے فرقہ واریت کے خاتمہ میں کردار

1980ء کی دہائی میں مسلکی منافرت اپنے عروج پر تھی۔ ایک دوسرے پر کفر ور مشرک کے فتوئے لگانا عام تھا۔ دوسرے مسلک کے فرد کے ساتھ گفتگو کرنا، اُس سے تعلق رکھنااور حتی کہ دوسرے مسلک کی مسجد میں نماز کی اَدائیگی تک کو جائز نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اِسلام دشمن قوتوں کی سازشوں اور نادان دوستوں کی وجہ سے گزشتہ 40 سال میں کئی مواقع ایسے بھی آئے ہیں کہ قریب تھا کہ ملک میں فرقہ وارانہ قتل و غارت شروع ہو جائے اور بات چلتے چلتے خانہ جنگی تک پہنچ جائے۔ متنازع اور نفرت آمیز موضوعات پر سیکڑوں تصانیف شائع ہوئیں، جہاد کے نام پر کئی فسادی تنظیمیں بنیں، کئی جیش اور سپاہ بنیں، پُرامن تنظیموں اور سیاسی تنظیموں نے بھی اپنے عسکری ونگز قائم کیے اور ان جماعتوں کے متعدد رہنما اور کارکن قتل ہوئے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ان گھٹاٹوپ اندھیروں میں اَمن رواداری اور محبت کی ایسی شمع جلائی کہ کل تک ایک دوسرے کو کافر ومشرک کہنے والے آج سیاسی و مذہبی جدوجہد ایک پلیٹ فارم پر کرنے میں خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن نے خدمت دین کے لیے اپنے دروازے ہر مسلک اور ہر گروہ کے لیے کھلے رکھے۔ کبھی 1990ء میں ''اعلامیہ وحدت'' کی شکل میں مسالک کو یکجا کیا تو کبھی تحفظِ ناموس اہلبیت اور تحفظِ ناموس صحابہ کی صورت میں منافرت پھلانے والے ہر فتنے کا تدارک کیا۔ یہ شیخ الاسلام کی ذات ہی تھی جنہوں نے کبھی دفاع شانِ علیؓ کی صورت میں گستاخی اہلبیت کے فتنے کا خاتمہ کیا تو کبھی دفاع شانِ صدیق اکبر و عمر فاروقؓ کی صورت میں صحابہ کی بارگاہ میں کھلنے والی دراز زبانوں کا ناطقہ بند کیا۔ اگر گزشتہ نصف صدی کی پاکستانی تاریخ سے شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کا مساوات، بھائی چارے اور امن و آشتی پر مبنی کردار نکال دیا جائے تو یقیناً مسلکی اعتبار سے امن ومحبت کا یہ دور ہمیں کبھی نہ ملتا۔

۲۔ مناظرانہ کلچر کا خاتمہ

اگر ہم 40 سال قبل اپنے ملک کے مذہبی ماحول کا جائزہ لیں تو مناظروں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہر طرف دکھائی دیتا تھا۔ ہر مسلک اور عالمِ دین معمولی معمولی باتوں پر مناظروں کا چیلنج دیتے اور پھر گالم گلوچ اور مخالفت کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِس مناظرانہ کلچر کو ختم کیا۔ تحریک منہاج القرآن نے 40 سالہ دور میں کبھی مسلمانوں کے کسی فرقے یا گروہ سے مناظرہ نہیں کیا۔ اسلام کی حقانیت کو اگر قادیانوں یا عیسائیوں نے چیلنج کیا تو اسلام کے دفاع میں چیلنج قبول کیا اور اسلام کا دفاع کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مناظرانہ کلچر کے خاتمے کے لئے مکالمہ (سوال و جواب) کے کلچر کو فروغ دیا۔ آپ نے اپنے خطابات اور نشستوں کے بعد سوال و جواب کا عام موقع دے کر نہ صرف ہر قسم کے ابہامات اور اشکالات دور کر دئے بلکہ سوال اور اعتراض کی گنجائش ہی ختم کر دی۔ آپ نے ان 40 سالوں میں تحقیق سے دلائل کے اس قدر انبار لگائے کہ دنیا کا کوئی شخص آپ سے مناظرہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ آج الحمد للہ ملک بھر میں کہیں بھی اہلِ علم کی طرف سے مناظروں کے چیلنج سنائی نہیں دیتے۔ بعض جاہل سستی شہرت کے لئے ایسا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

۳۔ دینی تعلیمی اداروں سے تعلیمی ثنویت کا خاتمہ

اگر ہم گزشتہ 40 سال قبل کے پاکستانی معاشرے پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ علم دینی اور عصری دو مختلف اکائیوں میں بٹ چکا تھا اور دونوں کے درمیان ایک وسیع خلیج

www.Minhaj.info

حائل ہو چکی تھی۔ یہ روش ایک طرف تو معاشرے کو دین سے بیزار سیکولر بنا رہی تھی تو دوسری جانب دینی طبقہ صدیوں پرانے سلیبس کی تدریس اور عصری تقاضوں سے بے خبر ہونے کے باعث تنگ نظری کا شکار ہو رہا تھا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ایسے ماحول میں1985ء میں دینی وعصری علوم کو یکجا کرنے کے لئے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی۔ الحمد للہ آج وہ جامعہ ایک چارٹرڈ یونیورسٹی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے پاکستانی معاشرے کو عصری اور دینی تقاضوں سے ہم آہنگ ایک مکمل تعلیمی نظام اور سیکڑوں تعلیمی ادارے دیے۔ یہ شیخ الاسلام کی عظیم جدوجہد کا ثمر ہے کہ آج سیکڑوں تعلیمی اداروں میں دینی وعصری تعلیم کو یکجا کیا جا چکا ہے۔

۴۔ دینی علوم میں جمود کا خاتمہ

1857ء کی جنگ آزادی میں شکست کے بعد جہاں مسلمانوں کے اقتدار کا خاتمہ ہو گیا وہاں دینی علوم اور ان کا دائرہ کار بھی محدود ہوتا گیا۔ نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ دینی علوم فقط عبادات کے مسائل تک محدود ہوگئے جبکہ سارے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل اور جھگڑے عدالتوں میں اور جدید علوم کالجز اور یونیورسٹیز میں منتقل ہو گئے۔ اس تقسیم کے باعث دینی علوم میں تحقیق و اجتہاد کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ سیکڑوں سال پرانی کتب اور ان میں تحریر کئے گئے مسائل کو دورِ حاضر میں بھی مسائل کا حل سمجھا جانے لگا۔ قرآن و حدیث سے بات کرنے کو تقلید کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کا مطالعہ دینی علوم کے نصاب میں شامل ہی نہ تھا اور حدیث رسول ﷺ کو دینی تعلیمی نصاب میں اختتام پر منتخب حصے کی تدریس (محض عبارت پڑھنے) کو کافی سمجھا جاتا تھا۔

تقلید محض کے اس دور میں شیخ الاسلام نے اپنی تمام تر تحقیق کا ماخذ قرآن و حدیث کو بنایا۔ آپ کی جملہ کتب اور 8 جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلو پیڈیا اور قرآن و حدیث سے مزین ہزاروں خطابات کے نتیجے میں معاشرے میں تحقیق کا ذوق پیدا ہوا اور آج الحمد للہ قرآن و حدیث کے بغیر بات کرنے کو معیوب سمجھا جانے لگا ہے۔ آج علماء اور سکالرز قرآن وسنت سے تحقیق کو قبول کر رہے ہیں جبکہ جمود کے قفل ٹوٹ چکے ہیں۔ خصوصاً قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی اشاعت کے بعد اب قرآن مجید سے براہ راست راہنمائی لینا عوام الناس کے لیے بھی نہایت آسان ہو گیا ہے۔

۵۔ مذہبی تنگ نظری کا خاتمہ اور معتدل فکر کا فروغ

تین چار دہائیاں قبل معاشرے میں اس قدر تنگ نظری تھی کہ فکری اعتبار سے مختلف عقیدہ رکھنے والوں کو مسلمان ہی تصور نہیں کیا جاتا تھا۔ ادائیگی نماز کا طریقہ کار مختلف ہونے پر مسلمان مسالک اور گروہوں میں تقسیم ہوجاتے، دوسرے کی کتاب پڑھنا، گفتگو سننا اس کے ادارے میں جانا حرام سمجھا جاتا تھا۔ دوسرے مسلک اور عقیدے کو گالیاں دینا اپنے عقیدے کی تصدیق سمجھا جاتا تھا۔ ایسے ماحول میں شیخ الاسلام نے1980ء سے اتحاد امت کا درس دیا۔ منہاج القرآن کے دروازے ہر مسلک اور عقیدے رکھنے والوں کے لیے کھلے رکھے۔ کئی معاصر مختلف افکار رکھنے والی جماعتوں کے افراد منہاج القرآن کے مرکزی عہدیدار رہے۔ محترم ابوالاعلیٰ مودودی کے بیٹے محترم حیدر فاروق مودودی اور محترم علی غضنفر کراروی، محترم آغا مرتضیٰ پویا جیسے اہل تشیع لیڈر تحریک اور پاکستان عوامی تحریک میں عہدیدار رہے۔ تحریک کی قیادت تمام مسالک اور مکاتب فکر کے مراکز پر جاتی ہے اور تمام مسالک کے عہدیدار تحریک کے مرکز پر آتے رہے ہیں۔ گذشتہ 4 دہائیوں سے سیکڑوں مواقع پر تمام مسالک کے عہدیداران مرکزی سیکرٹریٹ پر تشریف لاتے رہے ہیں اور اعلانیہ دوسروں سے محبت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ یہ امن، محبت اور رواداری پر مشتمل شیخ الاسلام کی 40 سالہ جدوجہد کا ثمر ہے جس کے نتیجے میں ہمیں یہ ماحول میسر آیا ہے۔

دینی، اخلاقی، علمی، روحانی اور معاشرتی اقدار کا فروغ

سیاسی اور دینی و علمی محاذ پر کارہائے نامہ شیخ الاسلام کا طرہ امتیاز ہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اصلاحِ احوال اور دینی، اخلاقی، علمی، روحانی اور معاشرتی اقدار کی بحالی اور فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ذیل میں اس کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں:

www.Minhaj.info

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

69Th

Happy Birthday

قبلہ شیخ الاسلام سے ملاقات سے قبل ہی مجھے ایک اللہ والے نے بتا دیا تھا کہ میرے جملہ روحانی عوارض کا اکسیر مطب منہاج القرآن ہے اور میں نے منہاج القرآن کا حصہ بن کر اور شیخ الاسلام کی صحبت اختیار کر کے اس تلقین کو تمام تر صداقتوں کے ساتھ سچ پایا، منہاج القرآن کی وابستگی نے میری دنیا بدل دی اور انشاء اللہ آخرت کا معاملہ بھی خیر پر منتج ہوگا، میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ اللہ ہمارے شیخ کو عمر خضر عطاء کرے اور ہم آخری سانس تک ان سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

فیاض وڑائچ

صدر پاکستان عوامی تحریک
جنوبی پنجاب

www.Minhaj.info

۱۔عبادت و بندگی کے کلچر کا فروغ

تحریک منہاج القرآن بنیادی طور پر قرآن و حدیث کی فکر پر مبنی اصلاحِ اَحوال کی عالمگیر تحریک ہے۔ 40 سال قبل جب معاشرہ محفلِ ذکر، شب بیداری، اِجتماعی مُسنون اِعتکاف، نفلی اعتکاف، تربیتی کیمپ اور روحانی اجتماعات جیسے عنوانات سے بھی نا آشنا تھا، اُس دور میں شیخ الاسلام نے اپنی مجددانہ جدوجہد کا آغاز دروس تصوف اور ماہانہ شب بیداریوں سے کیا۔ طویل مدت تک ملک بھر میں ہفتہ وار محافل ذکر، ماہانہ شب بیداری، تربیتی کیمپوں کا انعقاد تحصیل اور یونین کونسل تک جاری رہا جبکہ بیرونی دنیا میں لاکھوں نوجوانوں کی اصلاح احوال کی جدوجہد الھدایہ کیمپس کے ذریعے کئی سالوں سے جاری ہے۔ سالانہ مسنون اعتکاف میں ہزار ہا افراد 24 گھنٹے عبادت و بندگی میں مصروف ہوتے ہیں۔ تین دھائیوں سے 27 رمضان المبارک کے موقع پر سالانہ روحانی اجتماع لاکھوں لوگوں کی توبہ کا ذریعہ بن چکا ہے۔ تصوف اور اخلاقِ حسنہ کے عنوان پر ہزاروں لیکچرز آج بھی اصلاحِ احوال کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اِس پرفتن معاشرے میں رہتے ہوئے لاکھوں کارکنان کے کردار وعمل میں اِس قدر تبدیلی پیدا کرنا کہ معاشرہ اُن کے کردار وعمل کی مثال دے، یہ سب شیخ الاسلام کی مجددانہ کاوشوں کا پرتو ہے۔

یہ شیخ الاسلام کی جدوجہد کے معاشرے پر اثرات ہیں کہ کل جہاں اجتماعی اعتکاف پر فتوے لگتے تھے آج ملک بھر میں سیکڑوں مساجد میں ہر تنظیم اور ادارے کے تحت اجتماعی اعتکاف کا اہتمام ہوتا ہے۔ ماضی میں جو مذہبی طبقات شب برأت کے موقع پر عبادت کو بدعت اور اجتماعی صلوٰۃ التسبیح کی شکل میں اللہ کی عبادات کے بھی قائل نہ تھے، آج وہ ان مواقع پر اہتمام سے عبادت و بندگی کا ماحول فراہم کرتے ہیں۔

۲۔علم وتحقیق کے کلچر کا فروغ

زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح دینی علوم میں تحقیق کے کلچر کو فروغ میں شیخ الاسلام کا کردار آفاقی ہے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب دینی علوم پر ایک کتاب تحریر کرنا تو درکنار محض ایک دینی رسالہ شائع کرنا بھی جان جوکھوں کا کام تھا۔ قرآن و حدیث سے رہنمائی کی بجائے قصے کہانیوں کو دعوت و تبلیغ کا ذریعہ بنایا جاتا تھا، جب تصوف صرف اولیاءاللہ کی کرامات کے ذکر کا نام بن کر رہ گیا تھا۔ اُس پرفتن دور میں شیخ الاسلام نے علم کے اِحیاء کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے انسانی زندگی کے بیسیوں موضوعات پر 1000 سے زائد کتب تحریر فرمائیں جس میں سے 596 شائع ہوچکی ہیں، جبکہ باقی اشاعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر 6000 سے زائد ایمان افروز خطابات فرمائے۔ دنیا بھر میں اسلام کے ہر پہلو پر لیکچرز دیے، ہزار ہا لائبریریز اور سیل سینٹرز قائم کیے گئے۔ حدیث، تصوف، فقہ اور عقائد اِسلامی کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا گیا۔ قرآن مجید کا جدید علمی، فکری، سائنسی اور تفسیری شان کا حامل ترجمہ کیا گیا جبکہ تفسیر پر کام تیزی سے جاری ہے۔

5000 ہزار سے زائد موضوعات پر 8 جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلوپیڈیا معاشرے میں قرآنی علوم کے فروغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسی طرح علم حدیث میں عنقریب شائع ہونے والا 42 جلدوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا آف حدیث تدوین حدیث کے باب میں 14 سوسالہ اسلامی تاریخ میں غیر معمولی کام ہو گا جس سے معاشرے میں حدیث کے کلچر کو حقیقی فروغ ملے گا۔ الغرض تحریکِ منہاج القرآن نے اس طویل علمی جدوجہد کے ذریعے نہ صرف دینی علوم کو زندہ کیا بلکہ تحقیق کے نئے دروازے کھولے۔

۳۔جدید ذرائع تبلیغ کا فروغ

جس معاشرے میں پورا مذہبی طبقہ ٹی وی کو فحاشی اور بے حیائی کا آلہ سمجھتا تھا اور تصویر بنانے کو حرام سمجھتا تھا، جس معاشرے میں انٹرنیٹ ذریعہ تبلیغ نہیں مانا جاتا تھا، آج سے 35، 40 سال قبل اسی معاشرے میں ویڈیو کیسٹ، وی سی آر اور ٹی وی کو ذریعہ تبلیغ بنا کہ شیخ الاسلام نے تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیا۔ آج کئی مذہبی جماعتوں کے اپنے ٹی وی چینلز ہیں۔ پاکستان میں انٹرنیٹ متعارف ہونے سے دو سال قبل منہاج القرآن کی ویب سائٹ کا لندن سے آغاز ہو چکا تھا۔

www.Minhaj.info

۴۔ عقائد اسلامیہ کا دفاع اور فروغ

قیام پاکستان سے قبل ہی پاکستان میں آنے والی خارجی فکر نے سب سے پہلا حملہ مسلمانوں کے عقائد خصوصاً عقیدہ رسالت کے مختلف پہلوؤں پر کیا۔ توحید کے نام پر توسل استعانت، شفاعت، ایصال ثواب اور خصوصاً میلاد النبی ﷺ کے عقائد کو مناظروں کا موضوع بنا کر تعلق بالرسالت کو کمزور کیا گیا۔ الغرض محبت رسول ﷺ کے ہر ہر پہلو پر بدعت، کفر اور شرک کا فتویٰ لگا کر اُمت کے ایک بڑے طبقے کو مشرک قرار دے دیا گیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ایسے ماحول میں ہر عقیدے کا علمی اور عملی دونوں انداز سے دفاع کیا۔ انہوں نے ہر عقیدے پر قرآن و حدیث کی روشنی میں متعدد کتب تحریر فرمائیں۔ کتاب التوحید کے نام سے عقیدہ توحید کی وضاحت پر اردو زبان میں سب سے ضخیم تصنیف تحریر فرمائی ۔انہوں نے عقائد اوراُن سے متعلق موضوعات پر 150 سے زائد کتب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں ہزاروں مقامات پر لاکھوں افراد کے مجمع عام سے خطابات کے ذریعے عقائدِ اسلامیہ کا دفاع کیا۔ گستاخی رسالت اور قادیانیت کی صورت میں پیدا ہونے والے اعتقادی فتنوں کا علمی، عملی اور قانونی سطح پر مقابلہ کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 39 سالہ جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان میں فتنہ قادیانیت اور فتنہ خوارج دونوں فتنے پنپ نہیں سکے۔

یہ شیخ الاسلام کی جدوجہد ہی کا نتیجہ ہے کہ آج خارجی فکر دم توڑ رہی ہے، عقائد اسلامی پر نہ صرف حملے ختم ہو چکے ہیں بلکہ اعتراض کرنے والے ان تقاریب میں شریک ہوتے ہیں اور خود بھی ان کا اہتمام کرتے ہیں۔

۵۔ احیائے اسلام کے لیے تنظیمی جدوجہد کا فروغ

جس دور میں خدمتِ دین کی جدوجہد کو تنظیمی سطح پر فعال کرنے کا افراد معاشرہ میں کوئی مزاج نہیں تھا، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اُس دور میں منہاج القرآن کے نام سے تنظیمی جدوجہد کا آغاز کیا۔ 39 سالوں میں یونین کونسل سے لے کر عالمی سطح تک تنظیمات کا جال بچھا کر لاکھوں کارکنان اور عہدیداران کو منظم انداز میں اصلاح احوال اور احیاء اسلام کی خاطر جدوجہد کرنے کا سلیقہ سکھایا۔ شیخ الاسلام کی اسی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج معاشرے میں متعدد جماعتیں منظم انداز میں معاشرے کی اصلاح اور نظام کی تبدیلی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ لاکھوں کارکنان کے ذریعے امن و محبت اور رواداری کے فروغ کی جدوجہد سے یقیناً وطن عزیز اور امتِ مسلمہ کا مستقبل روشن اور تابناک ہوگا۔

۶۔ عشق رسول ﷺ کا فروغ

ایک مسلمان کی زندگی کی سب سے قیمتی متاع نبی اکرم ﷺ سے قلبی تعلق ہے۔ ایمان کے وجود، اعمال کی قبولیت اور قربِ الٰہی کا انحصار اسی تعلق کی مضبوطی پر استوار ہے۔ شیخ الاسلام کی سب سے بڑی جدوجہد خارجی فکر کے خلاف ہے۔ قریب تھا کہ خارجی فکر سینوں میں روشن محبت رسول ﷺ کے چراغوں کو گل کرتے ہوئے مسلمانوں کو حبِ رسول ﷺ اور ایمان کے نور سے محروم کر دیتی ۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے علمی اور عملی دونوں سطحوں پر جدوجہد کرتے ہوئے دنیا بھر میں ہزاروں میلاد کانفرنسز سے فکری اور روحانی خطابات کیے، گلی محلوں میں لاکھوں محافلِ میلاد منعقد ہوئیں، میلاد النبی ﷺ، عشق و محبت رسول ﷺ، عقیدہ رسالت، اور سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے سیکڑوں کتب تحریر کی گئیں۔

39 برس سے مسلسل عالمی میلاد کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے، کردار اور اخلاق سے اِتباع رسول ﷺ کو فروغ دیا گیا، دنیا بھر میں ہزاروں حلقاتِ درود اور منہاج القرآن کے مرکز پر گوشہ درود قائم کر کے اِس اُمت کا حضور ﷺ سے ٹوٹا ہوا تعلق نہ صرف جوڑا بلکہ مضبوط تر کیا۔ آج رسول نما تحریک کی جدوجہد کے نتیجے میں خارجی طرزِفکر کو شکستِ فاش ہو چکی ہے۔ بیرونی امداد پر خارجیت کو فروغ دینے والے اپنی غلطی کا برملا اعتراف کر رہے ہیں اور تیزی سے عشق و محبت رسول ﷺ کی طرف پلٹ رہے ہیں۔ مجددِ رواں صدی کی شبانہ روز کاوشوں سے پوری دنیا پر خارجیت کی حقیقت بے نقاب ہو چکی ہے اور نئی نسلیں اِس فتنے سے محفوظ ہو رہی ہیں۔

www.Minhaj.info

۷۔ خواتین کے حقوق کی بحالی میں کردار

40سال قبل پاکستانی معاشرے میں خواتین کی مذہبی پروگرامز اور تقاریب میں شرکت نہ ہونے کے برابر تھی۔ شیخ الاسلام نے 30 سال قبل منہاج القرآن ویمن لیگ کا قیامِ عمل میں لاکر خدمتِ دین کے کام میں عورتوں کو بھی موقع عطا کیا۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے معاشرے کی خواتین کو ایسا پُروقار ماحول دیا کہ آج لاکھوں خواتین محافل میلاد سے لیکر نظام کے خلاف انقلابی جدوجہد تک ہر ہر میدان میں جدوجہد کرتی دکھائی دیتی ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کے عالمی اثرات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہمہ جہتی جدوجہد کے اثرات صرف ملکِ پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی یہ اثرات ہمیں جابجا نظر آتے ہیں:

ا۔ بین المذاہب رواداری کا فروغ

دنیا میں امن دشمن طاقتیں طویل زمانے سے اس جدوجہد میں مصروف تھیں کہ مذاہب کے درمیان نفرتیں پیدا کی جائیں اور مذاہب کو لڑا کر ہمہ وقت جنگ اور خوف کا ماحول پیدا کر کے دنیا پر اپنی حکمرانی کو طویل کیا جائے۔ ایسے ماحول میں جہاں ہر طرف نفرت کدورت اور دہشت گردی کا ماحول ہو وہاں امن محبت اور رواداری کے چراغ جلانا ایک جہاد سے کم نہیں ہے۔

بین المذاہب رواداری اور امن کے فروغ میں شیخ الاسلام کا کردار انقلابی جدوجہد پر محیط ہے۔ مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان نفرتوں کے خاتمے کے لیے مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کا قیام، حضرت عیسیٰؑ کی یوم پیدائش پر عیسائیوں کے ہمراہ ولادت عیسیٰؑ منانا اور انہیں مساجد میں اپنی عبادت کا موقع فراہم کرنا، تمام مذاہب کو جمع کر کے عالمی اَمن کی دعا کرنا، بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے ہی ہے۔

یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 39 سالہ عظیم جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ عالمی سطح پر اُمتِ مسلمہ کے خلاف نفرت میں بتدریج کمی واقع ہو رہی ہے اور دُوسرے مذاہب مسلمانوں کے قریب آنا شروع ہوگئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے تہواروں پر اپنے ہاں ضیافتوں کا اِہتمام کرتے ہیں، پاکستان کے گرجا گھروں میں بھی محافلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اِنعقاد شروع ہوچکا ہے۔ یہاں تک کہ توہین آمیز خاکوں کے خلاف مسیحیوں نے مسلمانوں کے نبی ﷺ کے حق میں پروگرام منعقد کیے ۔ اِسی طرح2010ء میں Facebook پر اِس طرح کے توہین آمیز خاکے بنانے کا مقابلہ کرانے کے اِعلان پر آرگنائزر کو خود مغربی دُنیا کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، نتیجتاً یہ ناپاک جسارت پر مبنی مقابلہ منسوخ کر دیا گیا۔

اب یورپ میں مسلمانوں کے دِینی تہواروں کے موقع پر غیرمسلم ممالک کے حکمران اور قائدین مسلمانوں کو مبارک باد دیتے ہیں اور اُن کے لیے نیک تمناوں کا اِظہار بھی کرتے ہیں۔ اِسی طرح برطانیہ کے وزیرِاعظم نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر وزیرِاعظم سیکرٹریٹ میں پہلی بار عیدملن پارٹی کا اِہتمام کرتے ہوئے مسلم عمائدین کو دعوت دی۔ یہ تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے جب سارے پروگرام کے دوران برطانیہ کا مشہور نعت خواں گروپ درود وسلام کا وِرد کرتا رہا۔ مغربی حکومتوں اور دِیگر سیاسی شخصیات اور سماجی و معاشرتی تنظیموں کی طرف سے اُن ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے عیدملن پارٹیز کا اِہتمام ایک معمول کی بات بن چکی ہے۔

۲۔ یورپ میں مسلم معاشرے کی تربیت

پاکستان سے یورپ اور امریکہ میں نقل مکانی کرنے والے وہ مسلمان جو اپنے ملک میں کسی دوسرے مسلک یا مذہب کی مذہبی تقاریب میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اب انہیں ایک ایسے معاشرے میں ایڈجسٹ ہونا تھا، جہاں اس کا پڑوسی یہودی یا عیسائی تھا۔ جہاں میلوں کے فاصلے تک کوئی مسجد موجود نہ تھی، جہاں حلال گوشت تلاش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا، جہاں سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم کا نام ونشان تک نہ تھا۔ جہاں ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہے کہ پھر کسی نائن الیون(9/11) کے بعد ہمیں راتوں رات ملک چھوڑنا پڑ سکتا ہے۔ اپنے ایمان کا تحفظ کرنا، نسلِ نو کا ایمان بچانا، ان کی دینی تعلیم وتربیت کرنا اور پھر انہیں بہترین عصری تعلیم دے کر معاشرے کا مفید شہری بنانا

www.Minhaj.info

ایک ایسی آزمائش تھی جس کی سنگینی کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔

شیخ الاسلام نے 100 سے زائد ممالک میں تنظیمات اور دفاتر قائم کرکے یورپ میں بسنے والوں کو خدمتِ دین کے لیے ایک منظّم پلیٹ فارم عطا کیا، بیرونی دنیا میں 90 سے زائد ممالک میں مساجد، اسلامک سینٹرز اور دینی تعلیم کے مراکز قائم کیے، جہاں بچوں اور ان کے والدین کے لیے روزانہ اور ہفتہ وار کلاسز کی شکل میں دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ ہفتہ وار حلقہ درود وفکر، ماہانہ اجتماعات، محافل میلاد، الہدایہ تربیتی کیمپ، سیمینار اور پروگراموں کا ایسا جال بچھایا کہ نوجوان نسل کو دینی و اخلاقی تربیت کے لیے مکمل ماحول میسر آیا۔ منہاج یونیورسٹی کے سیکڑوں سکالرز کو دنیا بھر میں بھجوا کر یورپ میں مسلمانوں کی اگلی نسلوں کی تعلیم و تربیت کا مستقل بندوبست کیا۔ بیسیوں ٹی وی چینلز پر انٹرویوز دیے، سیکڑوں تعلیمی اداروں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ رحمت اوراسلام کے تصورِ جہاد پرموثر اورفکر انگیز خطابات کیے اور ان مواقع پر سوال و جواب کی نشستیں بھی منعقد کی گئیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے الہدایہ کیمپوں کے ذریعے یورپ کے مسلمانوں کو انتہا پسندی اور تنگ نظری سے بچاتے ہوئے امن کا حقیقی درس دے کر یورپ میں مسلمانوں کا مستقبل محفوظ کردیا۔ اس انقلابی جدوجہد کے نتیجے میں یورپ کے مسلمانوں کا وقار بلند ہوا اور انہیں عزت، احترام اور جرأت کے ساتھ جینا نصیب ہوا۔

۳۔ ناموس انبیاء کا تحفظ

جب وطن عزیز میں تحفظ ناموس رسالت کا چیلنج آیا تو شیخ الاسلام نے ہی ناموسِ رسالت کا حقیقی دفاع کیا۔ اسی طرح جب بین الاقوامی سطح پر اَمن اور انسانیت دشمن طاقتوں اور طبقات کی جانب سے گستاخی رسالت کے ذریعے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عالمی رہنماؤں کو خطوط تحریر کرکے تمام مذاہب کے رہنماؤں کے احترام کے لیے قوانین واضح کرنے کی دعوت دی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے واضح کیا کہ انبیاء کی گستاخی کی سزا کے قانون کی ابتداء سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے دور اقدس میں ہوئی۔ ان کے دور میں اللہ، نبی اور آسمانی کتاب کی گستاخی پر رجم (پتھر مار مار کر مارنے) کی سزا مقرر تھی اور اس قانون پر سزائیں بھی دی گئیں۔ یہ قانون سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دور تک جاری رہا۔

اس علمی جدوجہد کے نتیجے میں الحمد للہ اب گستاخی کے اس فتنے کا سدباب ہوگیا ہے۔ یہ شیخ الاسلام ہی کی طویل جدوجہد ہے کہ آسٹریلیا اور یورپی ممالک میں گستاخی رسالت پر سزا کے قوانین بننا شروع ہو چکے ہیں اوران پر عمل درآمد بھی شروع ہو چکا ہے۔

۴۔ دہشت گردی کے خاتمہ کی جدوجہد

موجودہ دور میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان دہشت گردی کے مکروہ فتنہ نے پہنچایا ہے۔ جس وقت اِس فتنے کے بیج بوئے جارہے تھے اُس وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن کے لاکھوں کارکنان دنیا بھر میں اَمن و محبت کے چراغ جلا رہے تھے۔ جب وطن عزیز میں دہشت گردی کی لہر کا آغاز ہوا تو عالمِ کفر نے اِس فتنے کو مسلمانوں کے ساتھ جوڑ کر دینِ اسلام کو بدنام کرنے کی سازش کی۔ اس سنگین صورت حال میں مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے صدی کے سب سے بڑے فتنے کے تدارک کے لیے عالمی میڈیا پر سیکڑوں انٹرویوز اور دنیا بھر میں ہزاروں کانفرنسز، اجتماعات میں لیکچرز اور دہشت گردی و فتنہ خوارج کے خلاف فتوے اور دہشت گردی کے خلاف 28 کتابوں پر مشتمل امن نصاب کے ذریعے تن تنہا مجددانہ کردار ادا کیا۔ پاکستان میں آپ نے پوری قوت سے دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھائی، دہشت گردوں سے مذاکرات کی مخالفت کی اور انہیں طاقت سے کچلنے سے متعلق راہنمائی دی اور اس طرح فتویٰ سے فکری راہنمائی کرکے پوری قوم میں دہشت گردی اور دہشت گردوں سے نفرت پیدا کی۔

شیخ الاسلام نے پاکستان سے باہر پوری دنیا میں اس فتنے کا پوری قوت و طاقت سے مقابلہ کیا، انہیں بے نقاب کیا اور ان کو فکری بنیادوں پر تنہا کیا۔ انہیں کافر قرار دے کر اسلام کو دہشت گردی سے الگ کیا۔ اسلام کے چہرے پر لگے داغ کو صاف کیا۔ آج الحمد للہ پوری دنیا میں اسلام کو دہشت گردی سے منتھی نہیں کیا جاتا اور اسلام کو دینِ امن و سلامتی کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے۔ ❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

احیائے تصوّف اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی مساعی

آپ کا استدلال ہے کہ تصوّف قرآن وحدیث سے جدا نہیں اور نہ ہی اتباعِ شریعت سے انحراف کی کوئی گنجائش ہے

شیخ الاسلام نے تصوّف پر مستشرقین کی جانبدارانہ تحقیق سے پردہ ہٹا کر نوجوانوں کو فکری انتشار سے بچایا

عین الحق بغدادی

کسی بھی شخصیت کو جانچنے کے لیے اُس کی زندگی کے مختلف گوشوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تاریخ میں جن شخصیات نے نام کمایا ہے تو انہوں نے کوئی نہ کوئی ایسا کارنامہ ضرور سرانجام دیا جو انہیں صدیوں بعد بھی زندہ رکھے ہوئے ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت ہیں جنہوں نے ایک یا دو نہیں بلکہ ہر شعبۂ زندگی میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔آپ نے جب سیاست میں قدم رکھا تو پارلیمنٹ، ٹی وی چینلز اور عوامی سطح پر اپنے کیا بیگانوں سے بھی ایک ہی جملہ سننے کو ملتا ہے کہ اس نظامِ سیاست کے بارے میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے درست کہا تھا۔گویا آپ نے ہمارے ملک کے درندہ صفت سیاسی وحکومتی نظام کے چہرے سے پردہ ہٹا کر اُس کی اصل شکل اربابِ عقل و دانش اور عوام الناس کو دکھائی اور وقت کے ساتھ ساتھ آپ کے کہے ہوئے الفاظ تاریخ کے اوراق پر ثبت ہوتے چلے جارہے ہیں۔

جب علمی میدان میں آپ کی خدمات کو ملاحظہ کریں تو اس اندھی تقلید اور شخصیت پرستی کے دور میں جہاں مخالفین، قرآن و حدیث سے پیش کی ہوئی بات کو بھی ردّ کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے، آپ نے اس مفاد پرست دور میں امت کو مسالک وتفرقہ بازی اور مذہبی منافرت کی دلدل سے نکال کر اُن کا ناطہ قرآن و حدیث سے بھی جوڑ دیا اور علمِ تصوف کے چہرے پر مفادات کی پڑی گرد کو بھی دور کیا۔آپ نے تصوف کو بے عملی اور محلات نما خانقاہوں سے نکال کر میدانِ عمل میں لا کھڑا کیا اور عوام الناس کے دلوں میں دین اسلام کے اہم جزء تصوف کے بارے میں پائی جانے والی نفرتوں کو محبتوں میں بدل دیا۔پابندیٔ شریعت یعنی ظاہر سنوارنے کے ساتھ ساتھ تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب اور اخلاقِ حمیدہ جیسی صفات کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔ احیائے تصوف کے علمی و عملی دونوں پہلوؤں پر آپ کی کاوشیں ناقابلِ فراموش ہیں کیونکہ دینِ اسلام کے ان تینوں پہلوؤں (شریعت، طریقت اور حقیقت) پر عمل کے ذریعے ہی اُمت اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرسکتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے باور کرایا کہ تصوف حدیثِ جبریل کے مطابق 'احسان' کی عملی تفسیر کا نام ہے۔دنیا کی چکا چوند اور مادی آلودگی سے بچنا اور نفس و روح میں للّٰہیت و اخلاص پیدا کرنا تعلیماتِ تصوف کا مقصود ہے۔تصوف اسلام سے الگ یا اس کے مقابل کوئی چیز نہیں بلکہ شجرِ اسلام کے ثمرۂ روحی کا نام ہے۔ امتِ مسلمہ تعلیماتِ تصوف پر عمل پیرا ہو کر ہی دوبارہ کمال حاصل کرسکتی ہے۔

حدیثِ جبریل کی روشنی میں دین اسلام کے تین مدارج ہیں:

۱۔اسلام ۲۔ایمان ۳۔احسان

اگر ہم ان تینوں کی حقیقت کا جائزہ لیں تو یہ واضح ہوگا کہ اسلام اعمال و کردارِ مصطفی ﷺ کا عنوان ہے، ایمان بن دیکھے قولِ رسول ﷺ کو سچا ماننے کا نام ہے۔ گویا دینِ اسلام ذاتِ محمدی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کا نام ہے۔ احسان دینِ اسلام کا وہ معیارِ کمال ہے جو بندگی کی حقیقی معراج ہے، جس

www.Minhaj.info

ابو حنیفہ کا تفقہ بھی میرے قائد میں
غوثِ اعظم کا تفرّد بھی میرے قائد میں
حیدری علم کی نگہت بھی میرے قائد میں
کملی والے کی محبت بھی میرے قائد میں

ہم نابغۂ عصر مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، قائدِ ملتِ اسلامیہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

69 ویں

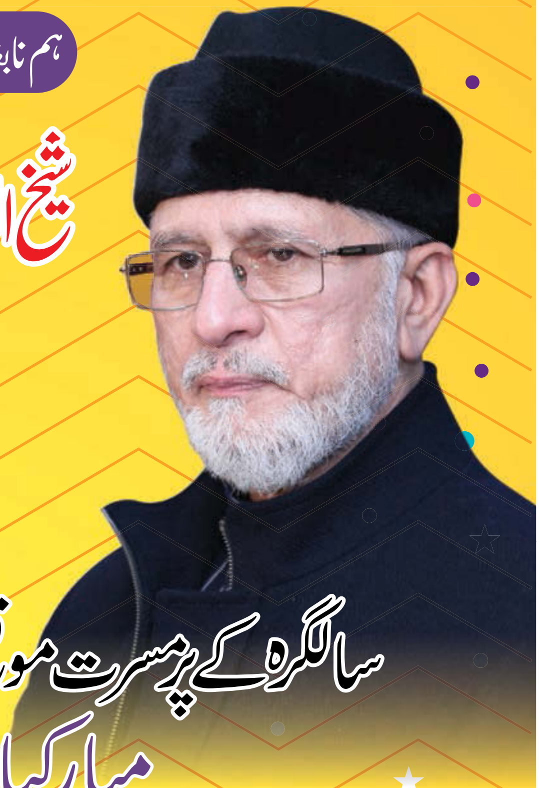

سالگرہ کے پر مسرت موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

مبارکباد پیش کرتے ہیں

ہم اپنے عظیم قائد کو تجدیدِ دین، احیائے اسلام، اصلاحِ احوالِ امت اور عالمی قیامِ امن کے لیے بے مثال خدمات پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو عمرِ خضر سے نوازے اور زمانہ تا قیامت آپ کے علمی فیضان سے بہرہ مند ہوتا رہے

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا

شہرِ ظلمات میں ہاں اک دیا ہے روشن — اپنے فیضان سے تاباں یہ اجالے رکھنا
تندیٔ بادِ مخالف نہ بجھانے پائے — میرے قائد میرے طاہر کو سلامت رکھنا

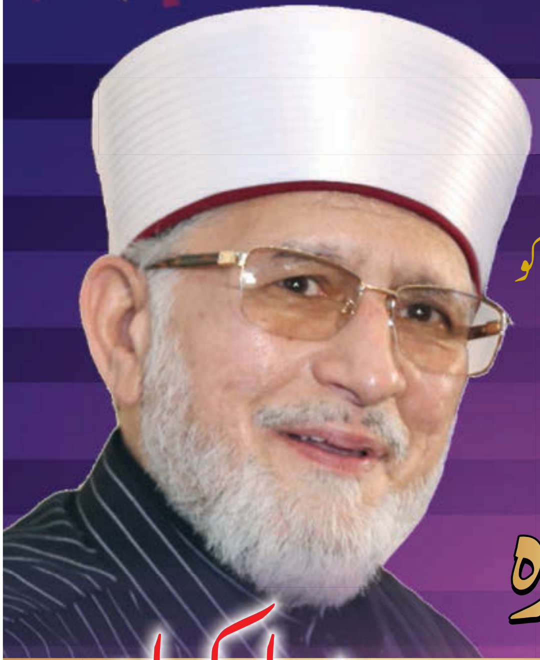

ہم داعی اتحادِ امت، سفیرِ امن، محبتوں کے پیامبر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

69 ویں سالگرہ

کے پرمسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے **مبارکباد**

اور ان کے عزم و ہمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

تجدید و احیائے دین، ترویج و اقامتِ اسلام اور ملکِ پاکستان میں بنیادی حقوق کی بحالی کی جدوجہد میں ان کے شانہ بشانہ چلنے کا عہد کرتے ہیں

منجانب: صدر و جملہ عہدیداران منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس

کے متعلق حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاکَ۔

’’تو اللہ تعالیٰ کی بندگی یوں کر کہ گویا اُس کا دیدار کر رہا ہے اور اگر تو اُسے نہیں دیکھ سکتا تو یہ تصور کر لے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے‘‘۔

احسان کی اسی حالتِ مشاہدہ و مراقبہ کا دوسرا نام تصوف و روحانیت ہے۔ تصوف اور روحانیت کی تعریف اگر صوفیاء سے پوچھی جائے تو ان کے نزدیک تصوف حسنِ اخلاق کا نام ہے۔ سیدنا علی بن عثمان الہجویریؒ کشف المحجوب میں تصوف کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’تصوف حسنِ اخلاق کا نام ہے‘‘۔ اگر تصوف حسنِ اخلاق کا نام ہے تو اخلاق محمدی ﷺ معراجِ تصوف و احسان ہے، کیونکہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاِنَّکَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْم

’’اور آپ بے شک خلق عظیم پر فائز ہیں‘‘۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے بعد صوفیاء نے نہ صرف اپنے اخلاق کو حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاق سے روشن کیا بلکہ اس کے نور سے زمانے کو بھی منور کیا۔ فاتحین کی فتوحات نے اسلام کو اتنی جغرافیائی وسعت نہیں دی جتنی قلبی وسعت صوفیاء کے کردار نے اسلام کو عطا کی ہے۔ اسلام کی 14 سو سالہ تاریخ صوفیاء کے کردار سے روشن ہے۔

تصوف کی موجودہ صورتحال

حقیقت یہ ہے کہ تصوفِ اسلامی نے ہی فروغِ اسلام میں بنیادی و تاریخی کردار ادا کیا۔ ایسے مشکل وقت میں کہ جب اسلامی سلطنت کی وسعت کے ساتھ مسلمان عمل کے بجائے دنیا کی طرف زیادہ راغب ہو رہے تھے، ایسے میں صوفیاء نے عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ کی شمع فروزاں رکھی مگر گزشتہ چند صدیوں سے امتِ مسلمہ پر زوال کے سائے گہرے ہوتے چلے گئے اور اس ہمہ گیر زوال میں تمام شعبوں کی طرح تصوف اور روحانیت بھی زوال پذیر ہوتی چلی گئی۔ اسی طرح مسلم معاشرے سے ایثار، قربانی، سخاوت اور تکریمِ انسانیت جیسی قدریں مٹتی چلی گئیں، تصوف اور روحانیت کے علمبردار (الا ماشاء اللہ) خود قابلِ اصلاح ہوگئے، روحانی خانقاہیں جو کبھی اخلاقی و روحانی تربیت کے مراکز ہوا کرتے تھے وہ مادیت کے اڈے اور امراء کے محلات میں بدل گئیں، علمِ تصوف صرف کرامات کے بیان کرنے تک محدود ہوگیا جبکہ عملی تصوف تقویٰ، رضاء الٰہی کا حصول، اخلاق اور پابندیٔ شریعت کے نور سے عاری ہوگیا۔ عملیات، تعویذ، شعبدہ بازی اور جادو ٹونے کے اعمال نے تصوف کی جگہ لے لی، علم و آگہی کے مراکز جاہلانہ رسومات کی آماجگاہ بن گئے اور اعراس نے میلوں اور سرکسوں کی شکل اختیار کرلی۔

تصوف کا علمی احیاء اور شیخ الاسلام کی خدمات

جس دور میں جعلی پیروں کا کردار دیکھ کر کئی مذہبی طبقات نے تصوف کے وجود کا انکار کردیا تھا اس دور میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تصوف کے علمی و عملی احیاء کا بیڑہ اٹھایا اور اصلاحِ احوالِ امت کے لئے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی۔ جب دین پر عمل خود ایک مسئلہ بن چکا ہے تحریک منہاج القرآن نے شیخ الاسلام کی سرپرستی میں تصوف کے علمی اور عملی احیاء میں وہ خدمات سرانجام دیں جنہوں نے تصوف کو موجودہ سائنسی دور میں بھی ایک زندہ حقیقت ثابت کردیا۔

شیخ الاسلام نے تصوف کے علمی اور عملی دونوں پہلوؤں کے احیاء کے لئے جدوجہد کا آغاز فرمایا۔ شادمان سے دروسِ تصوف کا آغاز فرمایا اور پھر سالہا سال تک تصوف کے مختلف پہلوؤں پر سیکڑوں دروس دے کر تصوف کی علمی حیثیت کو ایسا واضح کیا کہ منکرینِ تصوف کو اپنا موقف بدلنا پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ تصوف کی عملی اقدار کی بحالی کے لئے منہاج العمل، شب بیداریوں، محافلِ ذکر، تربیتی کیمپوں، دروس قرآن، روحانی اجتماعات، مسنون اجتماعی اعتکاف، گوشہ درود اور دیگر مضبوط ذرائع سے بالخصوص کارکنان تحریک اور بالعموم امت مسلمہ کے اجتماعی اصلاحِ احوال کے عمل کو آگے بڑھایا۔

تصوف کے احیاء کے سلسلہ میں شیخ الاسلام کی خدمات درج ذیل ہیں:

ا۔ تصوف کا قرآن وسنت سے اثبات

تصوف پر سب سے بڑا اعتراض یہ وارد کیا گیا کہ اس کی اصل قرآن وسنت اور وحی الٰہی کے براہ راست مخاطبین

www.Minhaj.info

یعنی صحابہ کرام ﷡، تابعین اور تبع تابعین کے ادوار میں نہیں ملتی، بلکہ تصوف کو تو قرآن و حدیث کے متوازی قرار دیا گیا اور صوفیاء کی تعلیمات کو مسلمانوں کے لیے مایوسی اور بے عملی کا پیش خیمہ کہا جانے لگا۔

ایسے حالات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تصوف پر لکھی گئی تصنیفات اور سیکڑوں خطابات کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ تصوف کا قرآن وحدیث کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہے اور تصوف اپنی تعلیمات کے کسی بھی پہلو کے اعتبار سے اور اپنے معمولات کے کسی بھی گوشے میں شریعتِ محمدی کی مخالفت گوارا نہیں کر سکتا۔ تصوف کا وجود شریعتِ اسلامیہ، احکامِ قرآن و حدیث اور تعلیماتِ کتاب و سنت کی مخالفت میں ممکن نہیں ہو سکتا۔ آپ نے تصوف کی اصل قرآن و حدیث سے دلائل کے ساتھ نہ صرف ثابت کی بلکہ حدیثِ جبریل کی روشنی میں تصوف کو دین کا تیسرا اور اہم جزء قرار دیا۔ آپ نے قرونِ اولیٰ میں لفظِ صوفی اور صوفیاء کے وجود کو دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا اور ساتھ ہی ساتھ متقدم صوفیائے کرام کے علمی مقام و مرتبہ اور علمِ حدیث میں اُن کی خدمات اور اجل ائمہ حدیث کا اُن سے اکتسابِ علمِ حدیث کرنا اور اُن سے حدیث روایت کرنا ثابت کر کے معترضین کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ آپ نے تصوف کی اصلی اور حقیقی تعلیمات صرف اُن کو قرار دیا جو ہمارے اسلاف کی کتب میں مذکور ہیں اور قرآن و حدیث سے مطابقت رکھتی ہیں۔

تصوف کی اصل قرآن و حدیث سے جوڑنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اس کی تعلیمات کو قرونِ اولیٰ ثلاثہ میں ثابت کیا جائے، کیونکہ متفق علیہ حدیث کے مطابق یہ تین ادوار 'خیر القرون' کہلاتے ہیں اور اگر کوئی چیز خیر القرون سے ثابت ہو جائے تو بالاتفاق اسے شریعت میں معتمد، معتبر، متحقق اور مسلَّم سمجھا جاتا ہے اور اس پر اُمّت کا اجماع ہے کہ جو چیز ان اعلیٰ و افضل زمانوں سے ثابت ہو جائے اس پر اعتراض کی گنجائش نہیں رہتی۔ لہٰذا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جہاں تعلیماتِ تصوف کی اصل قرآن و سنتِ رسول ﷺ سے ثابت کی وہاں تصوف کے لغوی اشتقاق اور معنوی استحقاق پر تین سو سے زائد صفحات کی کتاب لکھ کر یہ ثابت کیا کہ کہ تصوف اپنے کسی بھی اشتقاقی معنی کے اعتبار سے قرآن و حدیث سے خارج نہیں۔ اس طرح تصوف کی روح اور بیخ و بُن (Roots) کو صحابہ کرام ﷡، تابعین اور اتباع التابعین کے ادوار اور زندگیوں سے ثابت کر کے آخر میں تصوف کے قرآن و سنت کے ساتھ علمی تعلق پر موازنہ پیش کیا ہے۔

تصوف اور اتباعِ شریعت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری فرماتے ہیں کہ تصوف و شریعت میں مطابقت نہ ہونے کا ایک بڑا مغالطہ وہ جاہل مدعیانِ تصوف ہیں جن کے متعلق علماء، صوفیاء اور اولیاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ یہ لوگ اصل صوفیاء نہیں بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو صوفیاء کی جماعت کی طرف منسوب کیا تاکہ انہیں صوفی سمجھ لیا جائے۔ ان سے کچھ خوارق معاملات سرزد ہوئے، جنہیں لوگوں نے کرامت جان کر انہیں صوفی سمجھ لیا، حالانکہ وہ اس مذہب و طریقہ پر نہیں تھے۔ ایسے لوگ پہلے زمانوں میں بھی اور آج کے دور میں بھی کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں، جن کے علم، عمل، سلوک اور حال کا تصوف کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ معرفت نامی کسی چیز سے واقف ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ حقیقت میں صاحبانِ طریقت و صاحبانِ حقیقت و شریعت نہیں، بلکہ وہ تو تصوف وصوفیاء کے جھوٹے مدعی ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تصوف کا لبادہ اوڑھ کر تصوف اور صوفیاء کے نام پر مال کمانے کا کاروبار بنا رکھا ہے۔

ایسے لوگ جن کا عمل طریقت، تصوف اور حقیقت کے مطابق نہیں ہوتا، وہ اپنے حلقۂ مریدین و متوسلین کو مطمئن کرنے کے لیے جہالت و گمراہی کی وجہ سے یہ بات عام کر دیتے ہیں کہ تصوف و معرفت میں ایک ایسا مقام آتا ہے جہاں شریعت، کتاب و سنت اور قرآن و حدیث کی پابندی (معاذ اللہ) نہیں رہتی۔ ظاہری علوم کی پابندی فقط چھوٹے درجے کے علماء پر ہوتی ہے۔ ایسے جھوٹے مدعیانِ تصوف دعویٰ (claim) کرتے ہیں کہ ہم ان طبقات سے خروج کر کے ترقی کرتے ہوئے صاحبانِ معرفت ہوگئے ہیں۔ اب ہم براہِ راست فیوضات لینے والے ہیں، لہٰذا اب ہم اوامر و نواہیِ شریعت اور

www.Minhaj.info

احکامِ کتاب وسنت کی تعلیمات اور فرائض و واجبات کے (معاذ اللہ) پابند نہیں ہیں۔ کتاب وسنت کی پابندی سے بری ہونے کا دعویٰ کرنا، ایسا کہنا، تصور کرنا، عقیدہ رکھنا کفر اور صریح گمراہی ہے۔ صرف یہی نہیں کہ یہ سب تصوف کے خلاف ہے بلکہ عین (حقیقتِ) دین کے بھی خلاف ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جو اپنے نفس کی طمع اور اپنی جھوٹی منفعت کو برقرار رکھنے کے لیے اور اپنی خلافِ شریعت زندگی پر پردہ ڈالنے کے لیے تصوف کو جھوٹا نام دے کر بدنام کرتے ہیں، شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے ان پر واضح کردیا کہ ایسا عقیدہ رکھنا کفر اور سراسر گمراہی ہے۔

حضرت حارث المحاسبی کے ایک قول جسے امام عبدالرحمٰن السلمی نے 'طبقات الصوفیاء' میں ذکر کیا ہے، کی تشریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

جس شخص نے اپنے باطنی حال کو سنوارنے کے لیے حصولِ اخلاص میں مجاہدہ کیا، یعنی زہد، اللہ پر یقین، توکل، اللہ کی رضا جوئی، صبروشکر، خشوع وخضوع، اِنابت اور اِجابت الی اللہ میں اعلیٰ نیت اور صدقِ دل کے ساتھ مجاہدہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے باطنی معاملے کی برکت سے اس کے ظاہری معاملے میں بہتری کا وارث بنا دیتا ہے۔ جس شخص کا اپنے باطن کے ساتھ مجاہدہ کے ذریعے ظاہری معاملہ اچھا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہدایت کا وارث بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا.

''اور جو لوگ ہمارے حق میں جہاد (یعنی مجاہدہ) کرتے ہیں تو ہم یقیناً انہیں اپنی (طرف سَیر اور وصول کی) راہیں دکھا دیتے ہیں''۔ (العنکبوت، ۲۹: ۶۹)

تصوف کو بے عملی اور سہل پسندی سے عمل اور اتباعِ شریعت کی طرف لے جانے کے لیے آپ نے سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی کا قول نقل کر کے بے عمل نام نہاد متصوفہ کا پول کھول دیا اور سلوک و تصوف میں اتباعِ شریعت کو سب سے بڑا مجاہدہ قرار دیا۔ ابو یزید بسطامی فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہدہ میں تیس سال صرف کیے اور (ان تیس سالوں میں) میں نے قرآن وسنت کے علم اور اس کے مطابق عمل کرنے سے زیادہ سخت مجاہدہ کوئی نہیں دیکھا۔

اس قول کی تشریح میں آپ فرماتے ہیں کہ شریعت نام ہے، عبادت کے التزام اور اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننے کا، جب کہ طریقت عبادت میں ہیشگی اور دوام کا نام ہے۔ جب نماز کا وقت ہوگیا، تو سارے کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونا شریعت ہے، جبکہ ہر حال، ہر وقت، ہر لمحہ اور ہر کیفیت میں ظاہر و باطن کا اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبودیت سے سرشار رہنا، عبادت و عبودیت کا قلب وباطن پر طاری ہونا طریقت ہے اور حقیقت، مشاہدۂ حق یعنی ربوبیت کے انوار وتجلیات اور اس کے انعامات و ثمرات کے مشاہدے اور ان نعمتوں کی لذتوں کی چاشنی میں ذاتِ حق کی طرف کھنچے چلے جانے کا نام ہے۔

تصوف اور اتباع شریعت میں مزید فرماتے ہیں کہ:

شریعت ابتدا، طریقت وسط اور حقیقت کمال پر پہنچ جانے والوں کا علم وعمل ہے۔ شریعت اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے اجتناب کی صورت میں ظاہر کی اصلاح کرتی ہے۔ گویا شریعت ظاہر کا حسن ہے۔ طریقت اخلاقِ رذیلہ سے بچنے اور مکارمِ اخلاق کو اپنانے کا نام ہے۔ گویا طریقت، باطن کے حسن کا نام ہوا کہ نفس وقلب بری عادات و رجحانات سے پاک ہوجائیں۔ اسی طرح حقیقت، تہذیبِ ارواح اور اللہ کے حضور حاضری کے ادب کا نام ہے۔ روح کی ایسی اصلاح ہوجائے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جلوس و معیت نصیب ہوجائے۔

بندے کا سفر شریعت سے طریقت کی طرف اس وقت تک شروع نہیں ہوسکتا جب تک اسے شریعت میں کمال، تحقق اور استقامت نصیب نہ ہوجائے، اسی طرح کوئی شخص طریقت سے آگے نکل کر مرتبۂ حقیقت میں داخل نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی زندگی میں احوالِ طریقت پختہ نہ ہوجائیں۔ گویا شریعت میں پختگی کے بغیر طریقت میں داخل ہونا ناممکن ہے اور طریقت میں پختگی کے بغیر حقیقت میں داخل ہونا ناممکن۔

۳۔ تصوف اور استشراق

شیخ الاسلام نے مستشرقین کی طرف سے تصوف پر ہونے والے اعتراضات کا علمی وتحقیقی جواب بھی پیش کیا ہے جس پر

www.Minhaj.info

آپ کی کتاب استفادہ کے لیے موجود ہے۔ تصوف کے موضوع پر مستشرقین کی غلط اور بر بنائے تعصب تحقیق اور غلط فہمیوں نے بعض مسلمانوں کے ذہن کو مسلسل پراگندہ کیا ہے اور تصوفِ اسلامی کے بارے میں طرح طرح کے شکوک و شبہات کو جنم دیا ہے۔ تصوف کے مختلف پہلوؤں سے متعلق بہت سے سوالات پائے جاتے ہیں جو آج کے دور میں تصوف کو پڑھنے اور سمجھنے والے کے ذہن کو مسموم کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ایسے اعتراضات کے تحقیقی، تنقیدی اور تجزیاتی جوابات دیے گئے ہیں کہ تصوفِ اسلامی پر پڑی ہوئی تشکیک و ارتیاب کی دبیز تہوں کو چھانٹ کر اس کے خوبصورت چہرے کو واضح کیا گیا ہے۔ بالخصوص آج کی نوجوان نسل کو مستشرقین کی تحقیق کے پس پردہ اصل حقائق و محرکات اور مکروفریب سے روشناس کیا گیا ہے۔

تاریخِ تصوف پر لکھنے والے مستشرقین نے برصغیر پاک و ہند کے اہلِ قلم کو بالخصوص اور عالمِ اسلام کے چند علما اور اہلِ دانش کو بالعموم متاثر کیا۔ کچھ مومنانہ فراست اور حکیمانہ دانش کے حامل مصلحین نے واقعتاً تصوف کے نام پر در آنے والی بدعات و خرافات کی نشاندہی کی مگر کچھ سطحی علم رکھنے والے لوگ اس کی تشکیل غیر اسلامی عناصر کے ذریعے اور خارج از اسلام تسلیم کرنے لگے۔ اِن لکھنے والوں نے تصوف کی اساس، اس کی تشکیل کی حقیقی بنیاد اور تاریخِ تصوف کی حقیقی تشریح و تعبیر قرآن مجید، رسولِ محتشم ﷺ کی ذاتِ اقدس، آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور سنتِ مبارکہ سے، صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، خلفائے راشدین اور تابعین و تبع تابعین (جو خیر القرون ہیں) کی حیات و تعلیمات سے اخذ کرنے اور سمجھنے کے بجائے اس کی نشوونما کا سہرا ایران، ہند، یونان اور مسیحی فلسفے کے سر کر دیا اور اس بات پر یقین پختہ کر لیا کہ تصوف کی فکر (Mystic Thought) نے کلی طور پر ایران، ہند، چین، یونان اور مسیحی فلسفے سے جنم لیا ہے اور ان تہذیبوں کی ماحولیات، معاشرت، نظریات اور افکار و فلسفے سے پرورش پائی ہے اور اس پر ہندی، بدھ مت، مسیحی اور یونانی فلسفے اور عقائد کے اثرات ہیں۔ ان کے نزدیک تصوف کی نشوونما خارجی عناصر کے تحت ہوتی رہی۔

اِس سارے نقطۂ نظر کا مبدأ و مصدر مستشرقین کی وہ معاندانہ تحقیق تھی جو آج سے تقریباً چار سو سال قبل سولہویں صدی عیسوی یعنی صلیبی جنگ کے نتیجے میں شروع ہوئی۔ گویا مستشرقین کی تحقیق کا ایک خاص زاویۂ نگاہ اور مخصوص تناظرِ حالات اور خطے میں ہونا ہی اس کی جانبداری کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس طرح اُن کی اس جانبدارانہ تحقیق سے پردہ ہٹا کر شیخ الاسلام نے آج کے فکرِ مستشرقین سے متاثر نوجوان کو بچایا ہے۔

اس بھرپور عوامی جدوجہد کے ساتھ ساتھ علمی و فکری میدان میں بھی تحریک منہاج القرآن نے تجدیدی خدمات سرانجام دی ہیں۔ جس دور میں تصوف کے وجود ہی کا انکار ہو چکا تھا۔ اس دور میں اسلام کے اس عظیم نظامِ تربیت کا علمی و فکری دفاع کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام نے تصوف اور روحانیت کے موضوع پر چالیس سے زائد کتب تحریر کر کے تصوف اور روحانیت کی تجدید و احیاء کے سلسلہ میں ایسا عظیم باب رقم کیا جس کی مثال ماضی قریب میں کہیں نظر نہیں آتی۔

۴۔ شب بیداریاں

عوامی سطح پر افرادِ معاشرہ میں نیکی، ایمان، حیاء اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے لئے تحریک منہاج القرآن نے ابتداء میں تحریک کے مرکز پر ماہانہ شب بیداری کا آغاز کیا اور پھر دنیا بھر میں اپنی تنظیمات کے ذریعے ہر ہر تحصیل اور شہر میں محافل، شب بیداریوں، تربیتی نشستوں اور دروسِ قرآن کا جال بچھا دیا۔ ان شب بیداریوں میں بندگانِ خدا کا اللہ کی ذات سے تعلق مضبوط کیا اور توبہ و استغفار اور گریہ و زاری کے ذریعے ان کے ظاہر و باطن کو پاکیزہ کرنے کی جدوجہد کی۔

۵۔ وعظ و نصیحت

اس جدوجہد کے ساتھ ساتھ تحریک منہاج القرآن کے رفقاء دنیا بھر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے اخلاقی و روحانی خطابات کو ویڈیو پروگرام کی شکل دے کر افرادِ معاشرہ کو علم و معرفت اور اخلاقِ حسنہ کی دولت سے سرفراز کر رہے ہیں۔ دنیا بھر میں شیخ الاسلام کے خطابات نفرتیں مٹا کر دلوں میں محبتیں پیدا کر رہے ہیں۔ ان دروس کے ذریعے دنیا بھر میں امت کے احوال و عقائد کی اصلاح کا کام تیزی سے جاری ہے۔

www.Minhaj.info

٦۔ سالانہ اعتکاف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عامۃ الناس کی خصوصی روحانی و اخلاقی تربیت کے لئے سالانہ مسنون اجتماعی اعتکاف کا تربیتی نظام متعارف کرایا ہے جو گذشتہ اٹھائیس سالوں سے تحریک منہاج القرآن کے مرکز پر حرمین شریفین کے بعد دنیا کا سب سے بڑا 10 روزہ اجتماعی اعتکاف کا ایسا تربیتی کیمپ ہوتا ہے جس کی مثال کہیں بھی میسر نہیں آتی۔ ملک بھر سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ 10 دنوں کے لئے ذکرِ الٰہی کی لذتیں اور شیخ الاسلام کی صحبت سے فیض لینے کے لئے ان کے ہمراہ اعتکاف کرتے ہیں۔ ان دس دنوں میں 24 گھنٹے عبادت، بندگی، قیام اللیل، روزہ، نوافل، تلاوتِ قرآن اور اوراد و وظائف کے ذریعے قلب و روح کو پاکیزگی اور کردار و عمل کو طہارت دی جاتی ہے۔

یہ اسی تربیت کا ثمر ہے کہ آج ہر ایک تحریک منہاج القرآن کے کارکن کے صبر و برداشت، تحمل اور خوش اخلاقی کا معترف ہے۔ یاد رہے اس دوران دو مرتبہ اعتکاف کی اس اجتماعی تربیتی نشست کو منسوخ بھی کیا گیا اور اس کی وجہ ایک بار سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے میں متاثرین کی مدد کرنا اور ایک بار قومی فریضہ ادا کرتے ہوئے نظام کی تبدیلی کے لیے لانگ مارچ کی وجہ سے منسوخ کیا گیا۔ اس سے بتانا یہ مقصود تھا کہ شیخ اسلام نے رہبانیت، گوشہ نشینی یا معاشرے کی اصلاح سے کٹ کر مسجد میں معتکف ہونے والا تصور تصوف نہیں دیا بلکہ جہاں عملی اقدامات کی ضرورت تھی وہاں اُن کو ترجیح دی گئی اور یہی دینِ اسلام کا تقاضا ہے۔

٧۔ لیلۃ القدر کا روحانی اجتماع

اصلاحِ احوال کی اس جدوجہد کے ساتھ ساتھ ایک اور امتیاز جو کہ تحریک منہاج القرآن کو حاصل ہے وہ اس کا عوامی سطح پر لیلۃ القدر کے موقع پر عالمی روحانی اجتماع ہے۔ ملک بھر سے لاکھوں افراد اکٹھے ہوکر جب عشاء سے فجر تک گریہ و زاری کے ساتھ اپنی بخشش کے لیے مولا کو پکارتے ہیں تو لوگوں کو رحمت اترتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جب لاکھوں افراد برستی آنکھوں سے اپنے مولا سے فریاد کررہے ہوتے ہیں تو اس لمحے اس سارے منظر اور ماحول پر اسلاف اور مشاہیر کے انداز و طرزِ تربیت کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔ اس عالمی روحانی اجتماع میں 28 سال سے لاکھوں افراد گناہوں سے توبہ کرکے اپنی زندگیوں کو بدل چکے ہیں۔ اب اس اجتماع کا عالم یہ ہے کہ صرف ملک بھر میں چند لاکھ افراد ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں کروڑوں افراد مختلف ٹی وی چینلز کے ذریعے اس عظیم روحانی و تربیتی اجتماع سے منسلک ہو چکے ہیں اور رقت آمیز دعا میں شریک ہوکر مغفرت کے آنسوؤں سے اپنے دامن کو تر کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ ساری جدوجہد صرف ملکِ پاکستان کی ہر تحصیل اور یونین کونسل میں ہی جاری نہیں بلکہ پوری دنیا میں تربیتی کیمپوں اور شب بیداریوں کے ذریعے امتِ مسلمہ کی نئی نسل کے افکار و خیالات کو سوئے حرم روانہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے کردار و عمل کو اسوۂ محمدی ﷺ کے نور سے روشن کیا جارہا ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے جاری برطانیہ (لندن) اور یورپ میں سالانہ سہ روزہ الہدایہ کیمپس عالمِ مغرب میں امت کی نشاۃِ ثانیہ کی بنیادِ سحر ہے۔ ان کیمپوں میں دنیا بھر کے نوجوانوں کی علمی و فکری اور اخلاقی و روحانی تربیت کی جاتی ہے۔

٨۔ گوشۂ درود و فکر کا قیام

شیخ الاسلام نے جہاں قرآن و حدیث سے امت کا ٹوٹا ہوا تعلق بحال کیا وہاں کائنات کے مرکز و محور حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ عالی شان کے ساتھ عشق و محبت پیدا کرنے کے لیے آپ ﷺ پر، آپ کی آل اور اصحاب پر درود و سلام کا باقاعدہ سلسلہ قائم کیا اور مرکز منہاج القرآن پر گوشۂ درود و فکر قائم کر کے پوری دنیا میں وابستگانِ تحریک منہاج القرآن کو اس سے منسلک کر دیا۔ اس وقت عشق و مستی میں سرشار عاشقانِ رسول حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات پر اربوں نہیں کھربوں کی تعداد میں درود و سلام کے تحفے پیش کرتے ہیں۔ گویا شیخ الاسلام کے پیش کردہ تصوف کا محور و مرکز حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ اور آپ ﷺ کی اتباع و فرمانبرداری ہے۔

٩۔ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا قیام

تحریک منہاج القرآن کے نظامِ تربیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ شیخ الاسلام نے جہاں عوام الناس اور کارکنوں کی

www.Minhaj.info

عملی تربیت کا اہتمام کیا ہے وہاں تربیت یافتہ افراد کی ایک جماعت بھی تیار کی ہے۔ آپ نے امتِ مسلمہ کو اعلیٰ اخلاق و روحانی کردار کی حامل جماعت کا تحفہ دینے کے لئے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی جو بعد ازاں آج منہاج یونیورسٹی کے نام سے ایک چارٹرڈ یونیورسٹی کا درجہ رکھتی ہے۔ اس عظیم درسگاہ سے ہزاروں طلبہ علمی و عملی تربیت لے کر پوری دنیا میں اصلاحِ احوال کی جدوجہد میں مصروفِ عمل ہیں۔ یہ شیخ الاسلام کی تربیت کا اثر ہے کہ ان کی تیار کردہ جماعت ''منہاجینز'' مادیت کے اس دور میں رضائے الٰہی کی خاطر تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن سے شیخ الاسلام کے ان تربیت یافتہ افراد کی ایک خوبصورت مثال مرکزی نظامتِ دعوت ہے جس نے ملک بھر اور بیرونِ ملک میں جاری دروسِ عرفان القرآن کے ذریعے ادْعُ اِلٰی سَبِیلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ کا نبوی جھنڈا بلند کر رکھا ہے اور ساتھ ہی نظامتِ تربیت وابستگان و محبانِ تحریک کے لیے مختلف تربیتی و علمی کورسز کا اہتمام کرتے ہیں۔

۱۰۔ احیائے تصوف میں شیخ الاسلام کا ذاتی عملی کردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اللہ تعالیٰ نے جہاں علمی و تحقیقی ذوق اور فکری و نظریاتی خالصیت سے نوازا وہاں اخلاقی و روحانی عظمتوں سے بھی سرفراز کیا۔ آپ کی زندگی اُن تمام تر اخلاقی و روحانی صفات سے متصف ہے جو ایک مربی کے لیے ضروری ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ مخلوقِ خدا کو ان روحانی صفات سے فیض یاب بھی کرتے ہیں۔ آپ نے نہ صرف قرونِ اولیٰ کے صوفیائے کرام کی تعلیماتِ تصوف کو اجاگر کیا بلکہ خود اُن تعلیمات کی عملی تصویر بن کر اپنے آپ کو رول ماڈل کے طور پر پیش کیا۔

تحریک منہاج القرآن کے نظامِ تربیت کا سب سے خوبصورت پہلو بانی تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ذاتی کردار و عمل ہے۔ کسی نے سوال کیا کہ 23 سال کی مختصر مدت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے کیسے دنیا کو انسانیت کے اعلیٰ ترین معاشرے میں بدل دیا؟ جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے صرف فکر اور فلسفہ نہیں دیا بلکہ اپنے کردار و عمل سے نمونہ بھی فراہم کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے تبلیغ سے بڑھ کر اپنے کردار و عمل کا نمونہ پیش کیا۔ آپ کی کرامات سے پتھروں سے چشمے تو نہیں نکلے لیکن خشک آنکھوں سے اللہ کی خشیت کے آنسو ضرور نکلے ہیں۔ آپ کی کرامتوں سے مردے تو زندہ نہیں ہوئے لیکن دنیا بھر میں لاکھوں مردہ دل حیات آشنا ہوچکے ہیں۔ سالانہ روحانی اجتماع کے موقع پر آپ کی رقت آمیز دعاؤں سے لاکھوں لوگ گندگی اور گناہ کی دلدل سے نکل کر ایمان کی راہ پر چل چکے ہیں۔ بیعت نہیں فرماتے مگر ہر سال ہزاروں افراد کو اپنے ہمراہ اعتکاف میں جملہ تربیتی عمل سے گزارتے ہیں۔

یہ آپ کی عظیم تربیتی جدوجہد کا ہی ثمر ہے کہ تحریک منہاج القرآن دنیا بھر میں 90 سے زائد ممالک میں تنظیم کا نیٹ ورک رکھنے، ملک بھر میں ہر ہر تحصیل اور یونین کونسل سطح پر انتظامی ڈھانچہ قائم ہونے اور دنیا بھر میں لاکھوں وابستگان رکھنے کے ساتھ ساتھ دنیا کی سب سے پرامن اور موثر جماعت کی حیثیت رکھتی ہے۔ وقت گزرنے اور مرکزِ نبوت سے دور ہونے کے باعث دین کے جس جس پہلو میں خلا واقع ہوا یا دین کے کسی شعبے کا چہرہ گرد آلود ہوا تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضور ﷺ کے نعلینِ پاک کے تصدق سے اُس گرد کو ہٹا کر دین کا اصل چہرہ امت کے سامنے پیش کیا۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ نے نہ صرف احیائے تصوف پر کام کیا بلکہ آپ کی کاوشیں احیاء وتجدیدِ دین کے لیے ہیں۔ گویا آپ نے دینِ اسلام کے ہر شعبہ کو وقت کے تقاضوں اور بدلتے حالات کے مطابق پیش کر کے نہ صرف اُسے قابلِ عمل بنایا بلکہ آنے والی صدیوں کی نسلوں کے لیے رہنمائی بھی مہیا کی۔ بارگاہِ ربِ ذوالجلال میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کے وسیلے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کے علمی و روحانی اور تجدیدی فیوضات سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

21 ویں صدی کے عظیم مفسّر

شیخ الاسلام کی کوئی گفتگو اور تصنیف مستند حوالہ کے بغیر نہیں ہوتی

حفاظتِ قرآن کے آثار میں سے ہے کہ باری تعالیٰ اولین

کے علوم کو آخرین کے وجودوں میں جاری کرتا رہے گا

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

اس کائنات کی سب سے بڑی سچائی قرآن حکیم ہے۔ قرآن مجید اللہ کی وحدانیت و توحید کی شہادت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت و نبوت کی زندہ گواہی ہے اور اسلام کی حقانیت اور صداقت پر حجت ہے۔ آپ ﷺ کی ذمہ داریوں کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ. (النحل، ١٦: ٤٤)

’’اور (اے نبیِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف ذکرِ عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے وہ (پیغام اور احکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں‘‘۔

لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ کے کلمات نے رسول اللہ کی شان، اول مفسرِ قرآن ہونے کو بیان کیا ہے اور مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ کے کلمات نے تاریخ تفسیر و مفسرین کو بیان کر دیا ہے۔ بلاشبہ قرآن کی تفسیر کی سعادت ایک عظیم نعمت ہے، اس کے لیے انتخاب اللہ کی بارگاہ سے عظیم عطیہ ہے۔

عصرِ حاضر میں علمِ تفسیر میں بڑے بڑے جلیل القدر نام ہمارے سامنے آتے ہیں، ان ہی میں سے اس دور میں علمِ تفسیر میں امت کے افق پر ایک بہت بڑا، مستند اور معتبر نام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ہے۔ اس نام کا سب سے بڑا تعارف یہ ہے کہ علم و تحقیق کے باب میں یہ نام بذاتِ خود اس دور میں ایک حوالہ بن چکا ہے۔ اپنے اور پرائے سب جانتے ہیں کہ ان کا کوئی قول بغیر دلیل تحریر و تقریر اور خلافِ حقیقت اور کوئی تحریر بغیر ثبوت کے نہیں ہے۔

متقدم مفسرین کی صفات کے امین شیخ الاسلام

حفاظتِ قرآن کے آثار میں سے یہ بھی ہے کہ باری تعالیٰ اولین کے علوم کو آخرین کے وجودوں میں جاری کرتا رہتا ہے۔ پہلے لوگوں کی اچھائیوں کا کسی کو وارث بناتا ہے، اسلاف کی ثقاہت کو بعد والوں میں کسی کی زبان کی حقیقت بنا دیتا ہے، پہلے لوگوں کی قلم کے کمالات کو کسی بعد والے کے قلم میں بھی جاری کر دیتا ہے، پہلے مفسرین پر عطا کے رنگ کو بعد والوں پر بھی ایک بارش کی طرح برسا دیتا ہے، زمانوں کا تقدم و تاخر ہمارے لیے ہے مگر اس کی شانِ تخلیق اور شانِ عطا تو سارے زمانوں کے لیے یکساں ہے۔

اس تناظر میں جب ہم شیخ الاسلام کی شخصیت کا عمیق مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کی ذات میں ہمیں اسلاف مفسرین کی صفات کی جھلک نظر آتی ہے۔

☆ کبھی ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ابن جریر طبری کی طرح علم و فضل میں یکتائے روزگار دکھائی دیتے ہیں۔ آپ ان کی طرح ایک عظیم مفسر بھی ہیں اور ایک مسلّم محدث بھی ہیں اور ان کی طرح ایک مجتہد بھی ہیں مگر اس کے باوجود فقہ حنفی میں تقلید کی نسبت بھی رکھتے ہیں۔

www.Minhaj.info

☆ آپ کے اندر ابواللیث ثمرقندی کی صفات بھی پائی جاتی ہیں۔ آپ ان کی طرح علمائے سلف کی روایاتِ تفسیر سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ آثارِ صحابہ و تابعین اور اتباع تابعین کے اقوال سے بھی اپنی تفسیر کو مضبوط و مستحکم کرتے ہیں۔

☆ امام ابواسحاق ثعلبی کی طرح تفسیر کے باب میں جو لکھا ہے وہ منفرد لکھا ہے۔ ان کی طرح آپ صاحبِ تصانیف کثیرہ ہیں۔

☆ شیخ الاسلام کی صفات و کمالات کو امام بغوی سے بھی نسبت ہے۔ شیخ الاسلام بھی امام بغوی کی طرح علمِ تفسیر، علمِ حدیث اور علمِ فقہ میں جلیل القدر مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔ آپ علم و عمل کے جامع ہیں، یادگارِ سلف ہیں، فہم اسلام کے لیے سیکڑوں کتب رقم کی ہیں۔ اخلاص و نیت کی بنا پر آپ کو اپنے زمانے میں بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے اپنے زمانے کے سلیم الفطرت لوگوں سے خود کو ہر شعبے میں منوایا ہے۔ تمام شعبوں کے لوگ اپنے اپنے شعبے میں آپ کی عظمتِ شخصیت اور رفعتِ شان کے معترف ہیں۔

☆ آپ کو امام بغوی کے ساتھ مذکورہ صفاتِ جمیلہ کے علاوہ یہ تعلق و نسبت بھی حاصل ہے کہ امام بغوی نے اپنی تفسیر کو بدعات اور احادیثِ ضعیفہ سے پاک رکھا ہے۔

شیخ الاسلام نے بھی اپنی تمام تر تصانیف و تالیفات اور خطابات و محاضرات کو بدعات سے مبرّا رکھا ہے اور جہاں جہاں مذہبی و مسلکی کشمکش کی بنا پر اسلام کی مسلّمہ اقدار پر بدعات اور شرک کے تصورات کو چسپاں کردیا گیا تھا، آپ نے اس سلسلے میں ان ہی موضوعات پر الگ الگ تصانیف لکھ کر امت کے سوادِ اعظم کے بارے میں پائے جانے والے عوامی و گروہی اور مسلکی مخالفت کی بنا پر جاری کردہ فتاویٰ کا ردّ کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ امت کا کوئی بھی طبقہ کبھی دانستہ اور نادانستہ نہ ارتکابِ شرک کرسکتا ہے اور نہ ہی بدعتِ سیئہ کو اپنا سکتا ہے۔ اس بنا پر امت کے کسی بھی طبقے کو کافر و مشرک قرار نہ دیا جائے اور نہ ہی بلا ثبوت اور محض مسلکی مخالفت کی بنا پر کسی کو بدعتی قرار دیا جائے۔

علمِ حدیث میں بغویِ عصر

امام بغوی آیاتِ قرآنیہ کی توضیح احادیثِ رسول ﷺ سے کرتے ہیں امورِ دین کا انحصار اور مدار رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر رکھتے ہیں اور احادیث کو معتبر ائمہ کی کتب سے اخذ کرتے ہیں، منکر اور ضعیف احادیث سے احتراز کرتے ہیں۔
(تاریخ تفسیر و مفسرین، ص: ۲۶۲)

امام بغوی کے اس وصف سے بھی شیخ الاسلام کو نسبت اور تعلق ہے۔ آپ کے نزدیک بھی قرآنِ مجید کی سب سے بڑی تفسیر خود قرآن ہی ہے۔ قرآن کے بعد اس کی اعلیٰ اور ارفع ترین تفسیر حدیثِ رسول ﷺ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عصرِ حاضر میں جتنا کام آپ نے احادیث کا کیا ہے اگر اس سارے کو سامنے رکھا جائے تو اپنے کام کے معیار اور تدوین کے اعتبار سے بخاریِ عصر کے لقب کے آپ ہی مستحقِ اول نظر آتے ہیں۔ تاریخِ احادیث میں ایک منفرد کام آپ نے عصرِ حاضر میں کیا ہے۔ اس کی عملی مثال یہ ہے کہ آپ احادیث کے 150 کے قریب متعدد مجموعہ جات اور اربعینات کو تخریج و تحقیق کے ساتھ منصۂ شہود پر لائے ہیں۔

ثقاہت اور صحت میں مشابہت

آپ کو **المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز** کے مصنف و مفسرِ قرآن قاضی ابوالحمد عبدالحق بن غالب بن عطیہ اندلسی سے بھی اشتراکِ صفات کی نسبت حاصل ہے۔ قاضی ابوالحمد کے دادا عطیہ بہت بڑے عالم اور فاضل شخصیت تھے اور خود امام ابن عطیہ بھی امام، حافظ الحدیث اور جلیل القدر عالم تھے۔ ابنِ عطیہ کو ذہانت و فطانت اور حسنِ فہم میں عدیم النظیر کمالات حاصل تھے۔ (تاریخ تفسیر و مفسرین، ص ۲۶۶)

یہی نسبت اور مشابہت شیخ الاسلام کو بھی اپنی ذات اور اپنے والدِ گرامی الشیخ فریدالدین قادریؒ کے اعتبار سے حاصل ہے۔ آپ کے والدِ گرامی نے بھی اہلِ عرب وعجم سے سارے علوم حاصل کرکے کسی اور کو پڑھانے کی بجائے سارے زمانے کو پڑھانے کے لیے اپنے لختِ جگر کو پڑھا کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کردیا۔ شیخ الاسلام یہ روحانی ذمہ داری ایک ظاہری منصب داری سے بڑھ کر ادا کررہے ہیں۔ ابنِ عطیہ

www.Minhaj.info

اپنی تفسیر میں جملہ تفاسیرِ قرآن سے استفادہ کرتے ہوئے ان کا ملخص یعنی نچوڑ پیش کرتے ہیں اور اس میں ثقہ مواد کو ہی ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی تفسیر میں کمال فن کا مظاہرہ کیا۔ یہی چیز تفسیر منہاج القرآن میں بھی نظر آتی ہے جو کہ اسلاف کی تفاسیر کی آئینہ دار بھی ہے اور اس کی ہر بات زمانے کی ثقاہت اور اہل علم کے معیارِ صحت پر پوری اترتی ہے۔

اعتدال و توازن میں اشتراک صفات

اسی طرح **تفسیر القرآن العظیم** (ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر) کے ساتھ بھی بعض صفات میں اشتراک ہے۔ جیسا کہ ابنِ کثیر کو دوسری تفاسیر سے اس اعتبار سے سبقت حاصل ہے کہ یہ تفسیر القرآن بالقرآن کے اعتبار سے سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ آیات کے باہم مقارنہ کے ساتھ آیات کے مطالب کھل کر واضح ہوجاتے ہیں۔ تفسیر منہاج القرآن میں بھی اسی اسلوب کو ترجیح دی گئی ہے۔ آیاتِ احکام میں ابن کثیر مختلف مسالک اور مذاہب کے اقوال نقل کرتے ہیں مگر ان سب کے باوجود حدِ اعتدال کو نظر انداز نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے تجاوز کرتے ہیں۔

(تاریخ تفسیر و مفسرین، ص۲۶۹)

تفسیر منہاج القرآن میں بھی شیخ الاسلام کا یہی اسلوب احکامِ شرعیہ اور مسائلِ فروعیہ کے باب میں ہے۔ دلائل و براہین کے ساتھ کسی بھی مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے حدِ اعتدال کو ہرگز نہیں چھوڑتے۔

شیخ الاسلام کا کمال ان کی دلیل ہے

اسی طرح آپ کو **الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن** کے مصنف امام ثعالبیؒ کے ساتھ بھی صفاتِ تفسیر میں مشارکت حاصل ہے۔ امام ثعالبیؒ کا امتیازی وصف یہ تھا کہ آپ جب بولتے تو اہلِ زمانہ اور اہلِ علم آپ کی بات پر خاموش ہوجاتے تھے اور حق کا ساتھ دیتے ہوئے ان کے موقف کو مان لیتے تھے۔ (تاریخ تفسیر و مفسرین ص۲۷۴)

اس خوبی سے باری تعالیٰ نے شیخ الاسلام کو بھی خوب نوازا ہے۔ اہلِ علم کا اجتماع ہو یا اہلِ سیاست کا اکٹھ ہو، آپ نے جب بھی بولا ہے تو سارے زمانے نے پھر آپ ہی کو سنا اور آپ کے بول کو ہی بولا اور تسلیم کیا ہے۔ علم کی دنیا میں دلیل کے ساتھ آپ کو کوئی جھکا نہ سکا۔ ایک ہی مسئلے پر آپ نے دلائل کے انبار لگادیئے ہیں۔ یہی عظمت آپ کے بقول آپ کے شیخ قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانیؒ کو باری تعالیٰ نے بے حد درجہ عطا کی تھی اور یہی کمال آپ کے والدِ گرامی شیخ ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی ذاتِ اقدس میں بھی پایا جاتا تھا۔ علم کے باب میں علمی برتری دلیل کی ہوتی ہے اور یہی دلیل عقل کو فتح کرتی ہے۔

کتب کی کثرت فضیلت کی علامت ہے

اگر ہم امام جلال الدین سیوطی کو شیخ الاسلام کی ذات میں تلاش کریں تو ان کے کچھ آثار و صفات آپ کی ذات میں جھلکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ امام سیوطی پانچ سو سے زائد کتب کے مصنف اور مؤلف تھے۔ آپ کی یہ کتب شرق تا غرب آپ کی زندگی میں ہی پھیل گئی تھیں اور عوام الناس میں آپ کی کتب کو بے پناہ شرف و قبولیت میسر آئی۔ امام جلال الدین سیوطی سرعتِ تحریر و تصنیف میں بھی عدیم النظیر تھے۔ آپ کے شاگرد علامہ داؤدی بیان کرتے ہیں کہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ استادِ گرامی ایک دن میں تین بڑے اجزاء بآسانی رقم کردیتے تھے۔

امام جلال الدین سیوطی کی یہ صفاتِ منفردہ عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام کی ذات میں اس طرح موجزن ہیں کہ آپ تصنیف و تالیف کی دنیا میں ایک ہزار کتب کے مصنف و مؤلف بن چکے ہیں۔ جس میں سے 596 کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوچکی ہیں اور ہر سال تیزی سے نئی کتب آرہی ہیں۔ یہ کتب ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ان کی زندگی میں ہی شرق تا غرب پھیل چکی ہیں۔ لوگوں میں ان کتب کی بے پناہ مقبولیت اور پذیرائی پر شہادت ان کے ایڈیشن در ایڈیشن تیزی سے آنا ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال قرآنی انسائیکلو پیڈیا ہے جس کی مانگ اس قدر ہے کہ اس کی ہر اشاعت کی ایڈوانس بکنگ ہوچکی ہوتی ہے، ایڈیشن کے ایڈیشن ختم ہورہے ہیں مگر مانگ پھر بھی پوری نہیں ہورہی۔ جہاں تک آپ کی تحریر میں سرعتِ رفتار کی خوبی کا تعلق ہے تو آپ کے

www.Minhaj.info

ایک تلمیذ ہونے کی بنا پر اس خوبی کے بھی بے شمار مظاہر کا مشاہدہ کرچکا ہوں، کئی کتابیں آپ نے اپنے ہوائی سفروں میں مکمل کی ہیں، کئی صرف چند دنوں میں مکمل کی ہیں۔ جب آپ تصنیف و تالیف کے لیے پاکستان سے کینیڈا تشریف لے گئے تاکہ یکسوئی سے تصنیف و تالیف کا کام مکمل کرسکیں تو سب سے پہلے آپ نے عرفان القرآن کے آخری چند پاروں کا ترجمہ مکمل کیا اور تقریباً 5 دنوں میں آپ ایک پارے کا ترجمہ مکمل کرتے تھے۔

سارے زمانے کا بے مثل خطیب

شیخ الاسلام اپنی بات بیان کرنے اور سمجھانے میں امام فخرالدین رازی کے ساتھ مشابہت کی نسبت رکھتے ہیں۔ امام فخرالدین رازی اپنے زمانے کے بہترین مقرر اور واعظ تھے۔ عربی اور فارسی زبان کے خطیب بے مثل تھے۔ ان کا وعظ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری کردیتا۔ آپ نے متعدد اور لازوال تصانیف چھوڑی ہیں۔ (تاریخ تفسیر و مفسرین، ص ۳۱۴)

ان صفاتِ مذکورہ کو جب ہم شیخ الاسلام کی ذات میں دیکھتے ہیں تو آپ اپنے زمانے کے ہر میدان میں خطیبِ بے مثال نظر آتے ہیں، عربی، انگریزی اور اردو میں ان کے خطابات زمانے سے اپنی بے پناہ پذیرائی اور مقبولیت کی مہر تصدیق ثبت کراچکے ہیں۔ عربی زبان کے مرکز جامعۃ الازہر میں آپ عربی شیوخ و اساتذہ کو اپنی عربی دانی اور علم و تحقیق کے ذریعے متاثر کرچکے ہیں۔ جبکہ انگریزی زبان میں اظہار خیال کے حوالے سے یورپی ممالک کے ایوانِ علم اس پر گواہ و شاہد ہیں اور اردو زبان میں فنِ خطابت کے کمالات پر برصغیر کا سارا خطہ آپ کا معترف ہے۔

علم کا بحر: طاہر

امام بیضاوی بھی اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم، زاہد اور مناظر تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب تفسیرِ بیضاوی میں تفسیر اور تاویل دونوں کو جمع کیا ہے۔ ان کا اسلوبِ نگارش بڑا دلکش اور جاذب نظر ہے۔ اس میں بعض عبارات نہایت دقیق اور عمیق ہیں، آپ کی تفسیر آبِ زر سے تابندہ و درخشندہ ہوگئی ہے اور نصف النہار کی طرح معروف و مشہور ہوگئی ہے۔ آپ نے جمیع علوم و فنون میں شہسواری کے جوہر دکھائے ہیں۔ (تفسیر و مفسرین، ص ۳۲۳)

شیخ الاسلام اپنی ذات میں امام بیضاوی کی صفات کو بھی مرتکز کیے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کی تحریرات اور بیانات میں سلاست اور روانی کا پہلو آپ کو مقررین و مصنفین کی صف میں امتیازی مقام عطا کرتا ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو بھی اپنے زمانے میں بحرالعلوم کی صفت سے نوازا ہے اور آپ نے بھی اپنی تحریر و تقریر میں جملہ علوم میں شہسواری کی ہے، جس پر آپ کی تصانیف اور لیکچرز گواہ و شاہد ہیں۔

☆ شیخ الاسلام کو اپنی طبیعت میں لطافت اور خوش مزاجی میں امام خازن کے ساتھ بھی نسبتِ اشتراک حاصل ہے۔ اسی طرح ابوحیان اندلسی کے ساتھ اشتراکِ صفات کی خصوصیت بھی حاصل ہے کہ ابوحیان اندلسی ہمیشہ لکھنے پڑھنے میں مصروف رہتے، روایات سننے اور سنانے میں مشغول دکھائی دیتے، ان کی تصانیف ان کی زندگی میں ہر سو پھیل گئی تھیں۔

یہی عادت اور عمل شیخ الاسلام میں بدرجہ کمال پایا جاتا ہے۔ آپ اپنی بیماری اور تکلیف میں بھی اپنے مطالعہ اور تحریر و تصنیف میں مصروف رہتے ہیں، اس عمل سے ناغہ اور لاتعلق مصروفیات کی کثرت کی بنا پر بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔

زمانے کے ہر علمی چیلنج کا جواب ہے: طاہر

اگر ہم صاحبِ روح المعانی علامہ آلوسی کی ذات کو دیکھیں تو وہ اپنے عصر اور عہد میں منقولات اور معقولات کے جامع تھے۔ آپ پر ہر وقت یہ دھن سوار رہتی تھی کہ اپنے علم میں اضافہ کرتے رہیں۔ تیرہ سال کی عمر میں ہی تدریس و تالیف میں مصروف ہوگئے۔ بہت سے لوگ آپ سے مستفید ہونے لگے، دور و نزدیک سے بے شمار طلبہ آنے لگے۔ نثر نویسی اور قوتِ تحریر میں آپ منفرد تھے۔ فرماتے ہیں کہ میرے ذہن نے میری سپرد کردہ امانت میں کبھی خیانت نہیں کی اور میں نے اپنی قوتِ تفکر و تدبر کو جب بھی بلایا ہے تو اس نے میری ہر مشکل کی عقدہ کشائی کی ہے۔ علم و فضل کی کثرت کی بنا پر ان میں اعتدال و توازن پایا جاتا تھا۔

علامہ آلوسی کی صفات سے شیخ الاسلام کی شخصیت نے بھی اکتساب کیا ہے۔ آپ کو باری تعالیٰ نے جامع المنقولات اور

www.Minhaj.info

معقولات بنایا ہے۔ ان دونوں صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرکے آپ نے اپنی صلاحیتوں کا اعتراف اہلِ زمانہ سے کرایا ہے۔ آپ کی تحریری سرگرمیاں آپ کے کیریئر کے آغاز سے ہی نظر آتی ہیں اور اس کے ساتھ تقریری مصروفیات بھی اوائل شباب میں دکھائی دیتی ہیں۔ آپ نے اپنے زمانے کے چیلنجز کو اپنے ذہنِ رسا پر پیش کیا تو اس نے بڑے بڑے چیلنجز کا حل اپنی پوری قوت و استعداد کے ساتھ دے کر اہلِ زمانہ کو خاموش کرایا ہے۔ صرف دو واقعات سے ہی اندازہ ہوجاتا ہے:

ایک قومی چیلنج بلا سود بنکاری کا آیا تو آپ نے قومی معیشت دانوں کو 1991ء میں بلا سود بنکاری کا عبوری خاکہ پیش کرکے مطمئن کردیا، جس کے نتیجے میں آج پاکستان میں بڑے پیمانے پر بلا سود بنکاری کا نظام رائج ہوچکا ہے۔

اسی طرح بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کا مسئلہ درپیش ہوا تو آپ نے عالمی سطح پر اس کا حل 2010ء میں دہشت گردی اور فتنہ خوارج کے خلاف مبسوط فتویٰ کی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے اپنے فکروعمل میں ہمیشہ اعتدال و توازن کا اظہار کیا ہے اور دنیا آپ کو ایک ماڈرن اور معتدل شخصیت کے طور پر جانتی ہے۔

تفسیر منہاج القرآن کی انفرادیت

قرآنِ حکیم کی متنوع تفسیری خوبیوں کے تناظر میں جب ہم آپ کی ذات و شخصیت کو دیکھتے ہیں تو ہمارے سامنے امام جلال الدین سیوطی کی بات آتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی ہمہ گیر تفسیر تحریر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے جو تمام ضروری علوم کی جامع ہوگی۔ اس میں تمام عقلی اقوال، بلاغی نکات، اعراب و لغات اور استنباطات و اشارات ہوں گے۔ وہ تفسیر ایسی جامع ہوگی جو اپنے قارئین کو دیگر تفاسیر سے بالکل بے نیاز کردے گی، اس تفسیر کا نام میں نے **مجمع البحرین و مطلع البدرین** رکھا ہے اور میری کتاب الاتقان اسی تفسیر کا مقدمہ ہے۔ (الاتقان، ج۲، ص۱۹۰)

امام جلال الدین سیوطی کا یہ قول ہمیں شیخ الاسلام کی تفسیر منہاج القرآن کی بابت بھی ایسی ہی توقعات سے وابستہ کرتا ہے۔ منہاج القرآن کے رفقاء اور آپ کے چاہنے والے عام مسلمانوں کی یہی آرزو ہے کہ یہ تفسیر تمام تفاسیر سے منفرد اور سب کی جامع ہو۔ اس تفسیر منہاج القرآن کا مقدمہ پڑھ لیں تو الاتقان کی طرح یہ بھی اس تفسیر کی خوبیوں سے ہمیں آگاہ کرتا ہے۔ تفسیر منہاج القرآن کے مقدمے کو دیکھیں تو اس میں فقط لفظِ قرآن کی تشریح ہی قرآنِ حکیم کے عظمت و رفعت کے ان گنت پہلوؤں کو ہمارے سامنے اجاگر کرتی ہے۔

شیخ الاسلام کی قلم سے تفسیری کمالات اس مقدمۂ تفسیر میں اس طرح سامنے آتے ہیں کہ انسانی عقل اس کی تحقیقی گہرائی پر حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔

عصرِ حاضر کا قاریِ قرآن

تفسیر منہاج القرآن کا مقدمہ ہمارے سامنے قرآن کی عظمتوں اور رفعتوں کے بے شمار ابواب وا کردیتا ہے۔ ایک باب کے اندر بے شمار ابواب ہمارے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر انسان قرآن کی عظمتوں کا اعتراف کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی رفعتوں کو سرِتسلیم خم کرکے مانتا چلا جاتا ہے۔

انسانی زندگی میں حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ اس کے بہترین فہم اور حق و باطل کے درمیان امتیاز اور مکمل فرقان کا ذریعہ صرف قرآن ہے۔ عصرِ حاضر میں انسانیت قرآن ہی کے ذریعے خوف و حزن سے نجات پاسکتی ہے اور ہر خوف و حزن سے ماوراء ہوسکتی ہے۔ قرآن کو جس جس رخ سے دیکھیں یہ روشن ہی روشن ہے۔ یہ روشن انسانی زندگی کا لائحہ عمل ہے، یہ روشن راستہ بھی ہے اور روشن منزل بھی ہے۔ اس روشن کتاب کی آیات اپنی تلاوت، اپنے فہم اور ابلاغِ معنی میں جب شیخ الاسلام کی زبان وقلم سے ادا ہوتی ہیں تو بقول اقبال وہ ایسے قاریِ قرآں نظر آتے ہیں کہ:

؎ یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآں

❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

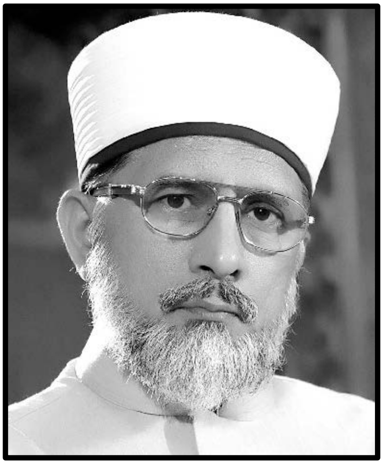

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نُوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وَر پیدا

میاں ریحان مقبول

جنرل سیکرٹری سنٹرل پنجاب

بشارت جسپال

صدر عوامی تحریک سنٹرل پنجاب

عہدیداران پاکستان عوامی تحریک سنٹرل پنجاب

دور ہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود۔۔۔۔ بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

اللہ نے شیخ الاسلام کو علمِ راسخ اور ملکۂ بیان کی دولت سے مالا مال کیا

روح کے تقاضوں سے عہدہ برأ ہونے والے راہِ بقاء اور جسم کے تقاضے پورے کرنے والے راہِ فنا کے مسافر ہوتے ہیں

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

دور ہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود
بایزید اندر خُراساں یا اویس اندر قرن

''زمانے پر گردشوں کے کئی دور گزر جاتے ہیں تب ایک ایسا مردِ حق پیدا ہوتا ہے جیسے خُراسان مین بایزید بُسطامی اور قرن میں اویسِ قرنی''۔

جب زمین پانی کو ترستی ہے اور سبزہ ناپید ہوجاتا ہے۔۔۔ درختوں سے پتے جھڑ جاتے ہیں اور چشمے خشک ہوجاتے ہیں۔۔۔ کھیتیاں اور باغات ہریالی کھو بیٹھتے ہیں۔۔۔ ہنستی بستی مخلوق آبِ حیات کے قطرہ قطرہ سے محروم و مایوس ہوجاتی ہے۔۔۔ دھرتی پر بسنے والے آب و دانہ کی تلاش میں اپنے اوطان و مساکن کو خیر باد کہہ کر نامعلوم منزلوں کی طرف چل پڑتے ہیں۔۔۔ انسان ہی نہیں بحر و بر کے تمام باسی ابرِ رحمت کے نزول کی دعائیں مانگتے ہیں۔۔۔ پھر:

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ م بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ. (الشوریٰ، ۴۲: ۲۸)

''اور وہ ہی ہے جو بارش برساتا ہے اُن کے مایوس ہو جانے کے بعد اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے، اور وہ کارساز بڑی تعریفوں کے لائق ہے''۔

جس طرح زمین کی ویرانی و زرخیزی کا یہ سلسلہ ہم دیکھتے ہیں اسی طرح زمین پر بسنے والے اہم ترین طبقہ حضرتِ انسان کا مسئلہ ہے۔ کبھی اس کی مخلصانہ مساعی سے شہر بستے ہیں، قومیں آسودہ حال اور پرامن زندگی بسر کرتی ہیں اور کبھی اس کی بداعمالیوں سے بستے شہر کھنڈر بنتے اور خوشحالی کے آثار بھی خزاں دیدہ پتوں کی طرح مٹتے جاتے ہیں:

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ (الصافات، ۳۷: ۱۳۷)

تم صبح سفر پر نکلتے اور ان ویران بستیوں پر سے گذرتے ہو۔ وہ محل، قلعے، باغ، مینار دیکھتے ہو اور عبرت نہیں پکڑتے۔

فَتِلْکَ مَسٰکِنُهُمْ لَمْ تُسْکَنْ مِّنْ م بَعْدِهِمْ (القصص، ۲۸: ۵۸)

یہ ہیں ان کے مسکن، جن میں ان کے بعد کوئی بسا نہیں اور عبرت کا نشان بن کر رہ گئے۔

کیسے کیسے کجکلاہ، حکمران کچھ ظالم کچھ عادل، رزقِ خاک ہوئے۔ اسی زمین پر کہیں خانہ بدوشوں کی جھونپڑیاں، کہیں تخت نشینوں کے عشرتکدے ہر ایک میں غور وفکر کا کوئی نہ کوئی زاویہ و پہلو ضرور موجود ہے۔

جسم و روح کے تقاضوں کی بجا آوری

انسان محض کھانے پینے اور سلسلہ توالد و تناسل قائم رکھنے والا حیوان ہی نہیں بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی ہے، جس کے تقاضے جسم کے تقاضوں سے یکسر جدا ہیں۔ ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے قدرت نے الگ الگ ذرائع پیدا فرمائے ہیں جن کو سمجھنا اور پورا کرنا اور ان کو حدِ اعتدال پر رکھنا از حد ضروری ہے۔ روح کا تعلق چونکہ عالم بالا سے ہے، اس لیے اس کی تسکین اچھے عقائد، سچی سوچ، نیک نیتی

www.Minhaj.info

اور اس کے نتیجہ میں اچھے اعمال سے ہے۔

صرف جسم کے تقاضے پورے کرنے والے راہ فنا کے مسافر بنے جبکہ روح کے تقاضوں سے بھی عہدہ برآ ہونے والے راہِ بقا کی طرف عازمِ سفر ہوئے۔ اس لیے کہ روح کے تقاضے پورے کرتے ہوئے انسان جسمانی اور مادی تقاضوں کو بھی فراموش نہیں کرتا اور راہِ اعتدال پر چلتا ہے، جبکہ صرف جسم کے تقاضے پورے کرنے والے روح کے تقاضوں کو یکسر بھلا کر دنیا اور اس کی محبت کے اسیر ہوجاتے ہیں۔

دورِ حاضر میں ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں ایک ایسی شخصیت نظر آتی ہے کہ جن کی تعلیمات و عمل میں ہمیں اپنے روحانی و باطنی اور دنیاوی تقاضوں ہر دو کو پورا کرنے کے لیے مکمل راہنمائی میسر آتی ہے۔

شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمات

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.

’’فرما دیجیے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہوسکتے ہیں‘‘۔ (الزمر، ۳۹: ۹)

علم روشنی ہے، جہالت اندھیرا ہے۔۔۔ علم زندگی ہے جہالت موت ہے۔۔۔ علم حقیقی ہو، ظن وتخمین سے پاک ہو تو باادب ہوتا ہے۔۔۔ علم سطحی ہو، ظاہر تک رسائی ہو، باطن سے بے خبر ہو تو ایسا انسان غرور و تکبر کا پتلا اور بدنصیب ہے۔ بقول علامہ:

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اللہ تعالیٰ نے اس دور کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے لیے بھی منتخب فرمالیا ہے۔ قدرت جس پر ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالتی، اسے اٹھانے کے لیے اسے صلاحیت و ہمت و جرأت بھی عطا کرتی ہے۔ آپ کو اللہ نے علم راسخ، ملکۂ بیان اور ظاہری و باطنی محاسن سے مالا مال کیا ہے۔ آپ نے تقریر و تحریر کے میدانوں میں جس طرح جھنڈے گاڑے۔۔۔ یورپ و امریکہ تک ہر مذہب و مسلک بلکہ مذہب سے بیزار طبقات سے علمی و تحقیقی دلائل سے مبرہن گفتگو کی۔۔۔ لیکچرز اور خطابات میں سنجیدہ، باوقار اور سلجھی ہوئی گفتگو سے دینِ اسلام کا دفاع کیا، اس کی مثال نہیں ملتی۔

عقیدۂ توحید کی واضحیت، عظمت و ناموسِ رسالت ﷺ کا تحفظ، فتنۂ خوارج اور دہشت گردی و انتہا پسندی کے خلاف مبسوط فتویٰ، نصابِ امن کی تشکیل، قرآنی انسائیکلو پیڈیا اور اس جیسے سیکڑوں علمی، فکری اور تحقیقی امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ تنظیمی، انتظامی اور اداراتی امور کے ضمن میں سکولز و کالجز کا نیٹ ورک، ملکی و بین الاقوامی سطح پر تنظیمی نیٹ ورک، گوشہ و حلقہ ہائے درود، الغرض عقائد، معاشیات، سیاسیات، طبیعات، اخلاق، سلوک و تصوف، تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، مابعدالطبیعات، تاریخ، سائنس، مقامِ توحید، مقامِ رسالت، ولایت، فرقہ واریت کا خاتمہ، ختمِ نبوت، مسئلۂ علم غیب، مسئلہ شفاعت، مسئلۂ وسیلہ، سنت و بدعت، حیات و ممات، علاماتِ قیامت، مقامِ امام اعظمؒ، فضائلِ صحابہ و اہل بیت اور دیگر کئی موضوعات پر امت مسلمہ کو آپ نے علمی و فکری سرمایہ مہیا فرمایا۔ جس سے عوام و خواص آنے والے ادوار میں بھی فوائد حاصل کرتے رہیں گے۔

ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی تعلیم و تربیت کا عظیم شاہکار

کہا جاتا ہے کہ ماحول کا شخصیت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ حقیقت ہے اور اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مگر قدرت کے ڈھنگ نرالے ہیں۔ یونان، مصر، عراق، شام، فلسطین قدیم تہذیب و تمدن کے مراکز ہیں۔ ہر میدان کے مرد ان علاقوں میں پیدا ہوئے۔ انبیائے کرام، فلاسفہ، مناطقہ، اشراقی، مشائی، سائنسدان اور ریاضی دان، جبکہ دوسری طرف عرب کے لوگ تو صدیوں سے جہالت کے اندھیروں میں بھٹکنے والے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر خون کی ندیاں بہانے والے اور متمدن دنیا سے الگ تھلگ لیکن اس سب کے باوجود اللہ کی قدرت کہ دنیا کی سب سے بڑی علمی و عملی شخصیت حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اسی معاشرے میں مبعوث فرمایا۔

دیکھا جائے تو جھنگ کا علاقہ علم، صنعت، زراعت اور دیگر کئی حوالوں سے نسبتاً پسماندہ ہے، رہی سہی کسر جاگیرداری نے

www.Minhaj.info

نکال دی ہے۔ کسی غریب کا بچہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکے، یہ جاگیردار کے لئے چیلنج ہے لیکن اللہ کی قدرت کہ اسی سرزمین میں بڑے بڑے علماء، فضلاء، صوفیاء اور اہل درد وسوز نے جنم لیا۔

بیسویں صدی کے اوائل میں اسی سرزمین پر محترم خدا بخشؒ کے گھر 1918ء میں رئیس الاطباء زبدۃ العلماء علامہ ڈاکٹر محمد فریدالدین قادریؒ نے جنم لیا۔ آپ کے آباؤ اجداد پر نگاہ کریں تو مردانِ حق آگاہ، اولاد کی طرف دیکھیں تو چندے آفتاب و ماہتاب۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

مَثَـلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ. (ابراهیم، ۱۴:۲۴)

''پاکیزہ بات اس پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ (زمین میں) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں''۔

یہ حقیقت ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ استاذ اپنے شاگردوں سے، مرشد اپنے مسترشدین سے، کاریگر اپنی صناعی سے، کاتب اپنے خط سے، مصور اپنی تصویر سے، مصنف اپنی تصنیف سے، مولف اپنی تالیف سے۔ عالیشان عمارتوں کا استحکام اور نقش و نگار نظر آنے والی عمارت کا کمال دکھائی دیتا ہے مگر اہلِ فہم وفراست جانتے ہیں کہ اس تمام رونق کے پیچھے وہ مضبوط و مستحکم بنیادیں ہیں، جو ظاہر بینوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں، جن کے بغیر یہ تمام رونقیں وہم وگمان بن جاتی ہیں۔

☆ ہم نے ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کو نہیں دیکھا مگر ان کے پروردہ عابد، زاہد، شب زندہ دار بیٹے کو دیکھا ہے۔۔۔ ہم نے ان کے علم کو نہیں دیکھا لیکن ان کی تعلیم سے آراستہ ان کے ''شیخ الاسلام'' بیٹے کو دیکھا ہے۔۔۔ ہم نے ان کی راتوں کی مناجاتیں، دعائیں، التجائیں، آہ و زاریاں نہیں دیکھیں مگر ان کے تربیت یافتہ گلِ سرسبد کو دیکھا ہے۔۔۔ ہم نے ان کے سوز و درد کی چنگاریاں نہیں دیکھیں مگر ان کے بیٹے کی آہ وزاریاں اور آتشِ شوق کی شعلہ باریاں دیکھی ہیں۔

☆ قبلہ ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ نے جو چراغ روشن کیا، آج ایک زمانہ اس سے منور ہورہا ہے۔ تصنیف و تالیف کا کام خود تو زیادہ نہیں کرسکے لیکن امام اعظمؓ کی سنت کو اپناتے ہوئے اہلِ اسلام کو تصنیف و تالیف کی کمپیوٹرائزڈ مشین دے گئے۔ جس کی سرعتِ تحریر کی مثال ملنا مشکل ہے۔

☆ کوئی دارالعلوم تو قائم نہ کرسکے مگر ایسا مفسر قرآن، محدث دوراں اور مفکر اسلام فرزند ہمیں دے گئے جو اپنی ذات میں عظیم ادارہ، عظیم تنظیم اور ہزاروں قابل رشک تعلیمی اداروں اور تربیتی مراکز کے جال پھیلانے والے ہیں۔

☆ بڑے بزرگوں کی زبان سے تو مسائلِ تصوف سنا کرتے تھے، بچوں اور نوجوانوں کی شب بیداریوں کے مناظر دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی تھیں، ان حالات میں شیخ الاسلام کے حسنِ تدبر نے اصلی خانقاہی نظام کو پھر سے زندہ کر دکھایا۔ سینماؤں، تھیٹروں اور چوراہوں میں بدمست نوجوانوں کی ٹولیاں تو خرمستیاں کرتی نظر آتی تھیں مگر دن کو روزہ، رات کو شب بیداریاں کرتے نوجوان نظر نہیں آتے تھے۔۔۔ فحش گانوں اور گالی گلوچ کی آوازیں سن سن کر کان پک گئے تھے، مگر ذکرِ خدا و مصطفیٰ ﷺ کے نغموں کو کان ترستے تھے، سریلے وعظ سن سن کر دل پتھر ہوئے جاتے تھے۔۔۔ مساجد میں شورغل، بے مغز دھواں دھار تقریریں تو سنتے تھے مگر دل سے نکلی ہوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

الحمدللہ! اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں امید کی کرن پھوٹی۔ منہاج القرآن کے نام سے روشنی اٹھی اور تیزی سے بڑھتے بڑھتے بڑھتی ہی چلی گئی اور آج دنیا کا شاید ہی کوئی خطہ اس سے محروم ہو۔ ہر طرف حمدونعت کی آوازیں ہیں۔۔۔ تلاوت و درود و سلام کی صدائیں ہیں۔۔۔ بے مقصد زندگی کے خوگر علم وعمل کے میدان میں اتر رہے ہیں۔۔۔ گانوں کی جگہ زبانیں ذکر و درود و سلام سے تر ہورہی ہیں۔۔۔ دلوں کا رخ قدرت نے گمراہی سے موڑ کر سوئے گنبدِ خضریٰ کردیا ہے۔۔۔ علم وعمل کی ایک تحریک اٹھی ہے، جس نے بے عملی، بدعملی اور سستی و کاہلی کا جمود توڑ کر رکھ دیا ہے۔۔۔ بے مقصدوں کو نہ صرف مقصد دیا بلکہ مقصد کی محبت وشعور دیا۔۔۔ بے روزگاروں کو باعزت روزگار کے ہزاروں مواقع فراہم کئے۔۔۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے ذریعے نورِ علم کے چراغ

www.Minhaj.info

روشن کیے۔۔۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ذریعے تعلیم، صحت اور فلاح عامہ کے درجنوں منصوبے مخلوقِ خدا کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔۔۔ ملکی و بین الاقوامی سطح پر اسلامک سنٹرز، تعلیمی ادارے اور تنظیمی نیٹ ورک ہدایت و فلاح کے راستے دکھانے میں مصروف عمل ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمان کو جو شان و شوکت، نظم و استحکام اور ترقی و عروج بخشا ہے اس سب میں ڈاکٹر علامہ فریدالدینؒ کی ذہانت وقابلیت، سوز و درد، دعوات، توجہات، نیک تمناؤں، اعلیٰ مقاصد، پرخلوص خواہشات اور تعلیم و تربیت کا اہم کردار ہے۔

قدوۃ الاولیاء کا احسانِ عظیم

حضور قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانیؒ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں جن سے ہم جیسوں نے بھی بھرپور فیض پایا۔ آپ فیضانِ غوثیتِ مآب کے اس دور میں سب سے بڑے امین وقسیم تھے اور ہیں۔ آپ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں لیکن میرے نزدیک آپ کی سب سے بڑی کرامت اور اہل پاکستان ہی نہیں اہل اسلام پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ہمیں مفکر اسلام، مفسر قرآن، مجدد دوراں، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم القدسیہ جیسا نابغۂ عصر چراغ عطا فرمایا جس سے نہ صرف دورِ حاضر بلکہ آئندہ نسلیں بھی صدیوں تک فیض پاتی رہیں گی۔۔۔ جو دور حاضر میں اسلام کے بے مثل مبلغ، امت کے مصلح اور دین کے عظیم مجاہد اور حضور قدوۃ الاولیاء کے قابل صد افتخار روحانی فرزند ہیں۔۔۔ جن کی نگاہ کیمیا کے اثر سے لاکھوں انسانوں کے دل خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی روشنی سے منور ہوچکے ہیں اور ہورہے ہیں۔۔۔ جو بیک وقت صاحبِ حال صوفی، صاحبِ طرز ادیب، لاثانی خطیب، جلیل القدر مفسر و محدث، بے مثال مرشد و رہبر، متعدد زبانوں میں شرق سے غرب تک اسلام کا پیغام عوام میں ہی نہیں خواص بلکہ اخص والخواص تک پہنچانے والے عظیم مبلغ بھی ہیں اور جن کی صدائے حق دنیا کے کونے کونے میں سنی جاتی ہے۔

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی یہ تمام کامیابیاں رب العالمین کا فضل و رحمت، رسول اللہ ﷺ کے کرم، والد گرامی کی تعلیم و تربیت، مرشد کامل قدوۃ الاولیاءؒ کی دعاؤں و توجہات، ان کی اپنی جدوجہد، ریاضت و مجاہدہ اور ان کے رفقائے کار کے خلوص کا ثمر ہیں۔ اے خدا ایں فیض را دائم بدار!۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے ان قابل رشک والدین، اساتذہ اور مرشد پاک علیہم الرحمہ والرضوان کی ارواحِ مقدسہ کو کتنا سکون دیا ہوگا اور یہ مقدس ہستیاں کس قدر خوش ہوں گی اور ان کے نامہ اعمال میں کتنی نیکیاں لحہ بہ لحہ درج ہوتی ہوں گی جن کا اس گلستان کی آبیاری میں حصہ ہے۔ دعا ہے کہ:

؎ پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

جن آنکھوں پر حسد و تعصب کی پٹی بندھی ہے ان کو مشرق و مغرب کی طرف سے دولت نظر آتی ہے اور جن کو خصوصی بصیرت سے نوازا گیا ہے، انہیں یہ سب کچھ مکینِ گنبدِ خضریٰ ﷺ کے فیضانِ بے پایاں کا دھارا نظر آتا ہے۔

❁❁❁❁❁

انتقالِ پُرملال

سابق ڈائریکٹر ریسرچ اور تحریک منہاج القرآن کے دیرینہ رفیق محترم پروفیسر محمد نصر اللہ معینی کے بیٹے، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محترم محمد احمد معین طویل علالت کے بعد دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔
انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران اور کارکنان تحریک نے مرحوم کے انتقال پر گہرے غم و رنج کا اظہار کرتے ہوئے مغفرت و بلندی درجات کی خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

www.Minhaj.info

قرآن واحادیث پہ گہری نظر اس کی — ہے علمی معارف کا سمندر میرا قائد

گفتار میں، کردار میں ہے حق وہ سراسر — ہے بحرِ حقیقت کا شناور میرا قائد

ہم اپنے محبوب قائد، مجدّدِ وقت، سفیرِ امن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

69 ویں

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

مبارک باد پیش کرتے ہیں

نیز ان پُرمسرت لمحات پر قیامِ امن، اصلاحِ احوالِ امت، ترویج واقامتِ اسلام اور دہشت گردی وانتہا پسندی کے خلاف جدوجہد پر ان کی مساعی جمیلہ کو سلام پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علمی وروحانی فیض سے امتِ مسلمہ کو مستفیض فرمائے۔ آمین

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ اینڈ نارتھ اٹلی

وہ جس نے ملت کے زخم خوردہ بدن پہ دی ہے ردائے حکمت
علوم و دانش کی مملکت میں اسی کا سکہ رواں دواں ہے
وہ جس کی دونوں ہتھیلیوں پر چراغِ عشقِ نبیؐ ہے روشن
وہ شب کی تاریکیوں میں عزمِ سفر کی تابندہ داستان ہے

ہم نابغہ روزگار، پیکرِ علم و عمل، درخشندہ روایات کی حامل معتدل و متوازن آواز مجدّدِ رواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

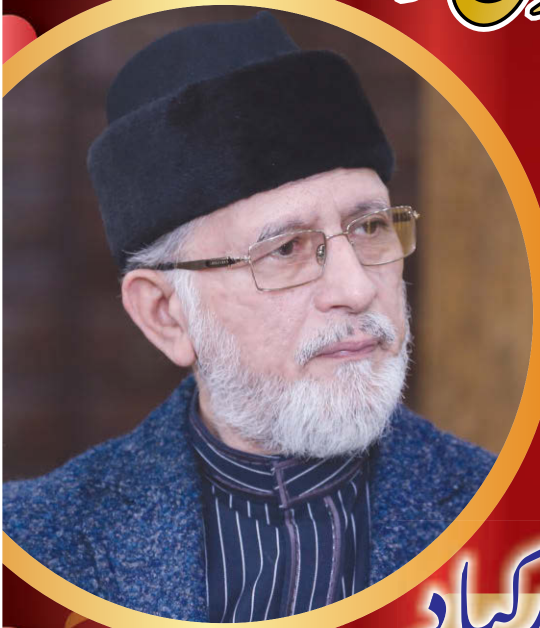

69 ویں

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

علم و عمل کی طاقت سے مذاہب اور مسالک کے مابین نفرتوں کو زائل کرنے میں آپ کا کردار تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ یہ چراغِ امن و محبت قیامت تک یونہی علم و حکمت کی روشنی بکھیرتا رہے۔

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل UK

www.Minhaj.info

شیخ الاسلام نے مشن کی تڑپ اولاد میں بھی منتقل کی

بڑے کہتے ہیں کسی کے افکار کی صداقت کو دیکھنا ہو تو اس کی اولاد کو دیکھ لیں

ڈاکٹر حسن محی الدین دوران تعلیم لاہور میں گھر ہونے کے باوجود شریعہ کالج کے ہاسٹل میں رہے

ڈاکٹر حسین محی الدین نے ایک نقصان پورا کرنے کے لیے ریسٹورنٹ میں نوکری کی

محمد فاروق رانا/نوراللہ صدیقی

قائد تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے آئندہ نسلوں کی علمی، فکری آبیاری، اصلاحِ احوال اور اصلاحِ امت کیلئے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے جہاں قابلِ رشک تعلیمی، روحانی، فلاحی، فکری ادارے اور فورمز تشکیل دیئے وہاں اس فکر کو آئندہ نسلوں اور زمانوں میں منتقل کرنے کے لیے کارکنان کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور پھر ان کی اولاد کی بھی اسی نہج پر علمی، فکری، روحانی تربیت کی۔ بزرگوں کے اقوال میں سے ہے کہ کسی صاحبِ نظر، صاحبِ فکر یا Visionery شخصیت کے اقوال و افکار کے متعلق حقائق کا عملی مشاہدہ کرنا ہو تو اس کی اولاد کے احوال اور روزمرہ کے اعمال پر نگاہ دوڑالی جائے تو صاحب فکر کے ویژن اور وجدان سے متعلق حقائق طشت از بام ہو جائیں گے۔ کسی شخصیت کے معاملات اہلِ مجلس یا خلائق سے تو پوشیدہ رہ سکتے ہیں مگر اولاد، اہلِ خانہ اور عزیز و اقارب سے کچھ مخفی نہیں رہ سکتا کیونکہ کوئی بھی شخصیت اپنے اعمال، کردار، افعال، حسنِ سلوک اور دیگر سماجی، خانگی امور میں اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر پوری طرح متعارف ہوتی ہے، اس لیے کیے گئے جملہ دعوؤں کے تناظر میں جاندار اور شاندار گواہی بھی یہی مستند ٹھہرائی جاتی ہے۔

بلاشبہ اولاد اعمال صالح میں اپنے باپ کے کردار اور فکر کی وارث اور پرتو ہوتی ہے۔ شومئی قسمت ہم جس عہد میں زندہ ہیں وہاں ہمارے اطراف میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بعض بڑی بڑی نامور علمی، روحانی، شخصیات کی علمی، فکری میراث بوجوہ اولاد اور آئندہ نسلوں میں منتقل نہ ہوسکی جس کی وجہ تربیتی مراحل میں کوتاہی یا دیگر سماجی، خانگی وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ بہرحال تربیتی مراحل میں برتی جانے والی کوتاہی کا نتیجہ اخلاقی گراوٹ اور زبوں حالی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے اور جس کے منفی اثرات سے صاحبِ فکر کی فکر بھی متاثر ہوتی ہے اور اس کے منفی اثرات سے سوسائٹی بھی محفوظ نہیں رہ پاتی۔

ماہنامہ منہاج القرآن کا یہ خصوصی نمبر قبلہ شیخ الاسلام کی علمی، فکری خدمات کے تناظر میں اشاعت پذیر ہو رہا ہے تو تحدیث نعمت کے طور پر اس کا ذکر کرنا بھی مناسب سمجھ رہے ہیں کہ قبلہ شیخ الاسلام نے اپنے علمی، فکری، تحریکی، تنظیمی سفر میں اپنی اولاد اور پھر ان کی اولاد کو بھی اس ڈگر پر گامزن کیا جس پر پانچ دہائیوں سے زائد عرصہ سے وہ خود گامزن ہیں۔ علم سے جو محبت انہوں نے کی اور اس محبت کو نبھانے کیلئے جو تکالیف انہوں نے برداشت کیں، اسی راستے پر انہوں نے اپنی اولاد یعنی صاحبزادگان کو بھی گامزن کیا۔ قبلہ شیخ الاسلام نے وسائل کی بہتری کے باوجود صاحبزادگان کو حصولِ علم کے سفر میں مشقت کی بھٹی سے گزارا۔

انہوں نے منہاج یونیورسٹی لاہور کے ایک کانووکیشن میں خطاب کے دوران ایک خوبصورت جملہ ادا کیا کہ ’’جہاں نخرا ہو وہاں علم نہیں آتا کیونکہ علم کا اپنا بڑا نخرا ہوتا ہے‘‘ ان کی کہی ہوئی اس بات کی گواہی محترم حماد مصطفیٰ سے بھی آئی۔ انہوں نے

www.Minhaj.info

ایک خصوصی گفتگو میں بیان کیا کہ ٹورنٹو میں یونیورسٹی کے دو کیمپس تھے، ایک کیمپس آمدورفت کے حوالے سے ساڑھے 3 گھنٹے کی مسافت پر تھا جو بڑا تھا اور ایک کیمپس گھر کے نزدیک آدھے گھنٹے کی مسافت پر تھا جو سب کیمپس تھا۔ جب داخلہ لینے کے لیے قبلہ سے مشاورت کی گئی تو آپ نے فرمایا: دل کہتا ہے کہ گھر کے نزدیک والے کیمپس میں داخلہ لیں مگر عقل کہتی ہے دور والے کیمپس میں داخلہ لیں تا کہ حصولِ علم کے سفر میں آپ کو مشقت اٹھانا پڑے، اس مشقت سے آپ کی شخصیت اور پیشہ وارانہ زندگی میں نکھار آئے گا۔

قبلہ نے صاحبزادگان کی تربیت کے حوالے سے جو توجہ اور اسلوب اختیار کیا، وہ چشم کشاء ہے، اس کے مختصر تذکرے کو بھی اس تحریر کا حصہ بنایا جانا ضروری ہے تا کہ تحریک سے وابستہ احباب کو بھی اندازہ ہو سکے کہ ایک انسان کی تربیت کس قدر اہم اور سنجیدہ توجہ کی متقاضی ہے۔ قبلہ شیخ الاسلام نے منہاج القرآن کی علمی، تحقیقی، روحانی، اصلاحی، فلاحی فکر کو دنیا کے تمام براعظموں تک پہنچا دیا، 100 سے زائد ملکوں میں منہاج القرآن کے اسلامک سنٹرز بنا دیئے جن سے لاکھوں نفوس منسلک ہیں، پاکستان کے ہر چھوٹے، بڑے شہر میں منہاج القرآن کی تنظیمیں قائم ہوئیں،ادارے قائم ہوئے، لاکھوں، کروڑوں لوگوں کے عقائد کا تحفظ ہوا مگر سوال یہ ہے کہ یہ فکر، یہ تحرک، یہ تدبر، تعقل، گہرائی، گیرائی گھر میں بھی منتقل ہوئی یا نہیں؟

اس سوال کا جواب اثبات میں ملتا ہے۔ تحقیق کے دوران یہ بات مشاہدے میں آئی کہ اگر آج ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر رواں دواں ہیں تو یہ محض اتفاق نہیں ہے، اس کی تیاری بھی دہائیوں پر محیط ہے۔

اس سوال کا ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے بین الاقوامی معیار کی تعلیم حاصل کی، دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں پڑھے، اچھوتے موضوعات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں لیکن جب ہم انہیں دنیا کے ممتاز تعلیمی اداروں یا ملٹی نیشنل کمپنیوں میں ہزاروں، لاکھوں ڈالرز کی تنخواہیں اور مراعات لینے کی بجائے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر دین اور انسانیت کی خدمت میں صبح و شام متحرک دیکھتے ہیں تو دل گواہی دیتا ہے کہ اولاد بھی عظیم باپ کے نقش قدم پر ہے۔ یہی نہیں شیخ حماد مصطفیٰ اور شیخ احمد جنہیں شیخ الاسلام کی براہ راست توجہ اور سرپرستی میسر ہے، وہ بھی اسی منزل کے مسافر ہیں، وہ دنیا کی تعلیم بھی حاصل کررہے ہیں اور دین کی بھی۔ شیخ حماد مصطفیٰ انٹرنیشنل ریلیشنز میں فائنل مرحلے میں ہیں لیکن ہم انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ شہر اعتکاف میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں گویا ہو کر صحابی رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کی سنت بھی ادا کررہے ہوتے ہیں، ذکر و اذکار کی محافل میں بھی پیش پیش ہوتے ہیں، حال ہی میں انہیں شیخ الاسلام کی معیت میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ شیخ الاسلام ناسازی طبیعت کے باعث وہیل چیئر پر سعی فرمانے کے لیے بالائی منزل پر تشریف لے گئے مگر طواف کعبہ کے موقع پر تحریکی قافلے کی قیادت شیخ حماد مصطفیٰ کررہے تھے وہ تلبیہ اور دیگر دعائیہ کلمات میں اہل قافلہ کی رہنمائی فرمارہے تھے، یعنی شیخ الاسلام تربیت کے اس تحریکی اور تنظیمی سفر میں اپنی اولاد کی تربیت تک محدود نہیں بلکہ آگے ان کی اولادوں کو بھی مصطفوی انقلاب کے مشن کا سپاہی بنا رہے ہیں اور حماد مصطفیٰ اور شیخ احمد کی طبیعت میں ٹورنٹو میں رہتے ہوئے بھی علم سے محبت اور عمل کا رنگ نظر آتا ہے۔ تربیت کا یہ انداز اور اسلوب تحریک منہاج القرآن کے دنیا بھر کے کارکنان کے لیے بھی ہے۔

اس حوالے سے قابلِ احترام چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری سے گفتگو ہوئی، تربیت اولاد کے ضمن میں انہوں نے چند ایک واقعات کا ذکر کیا، جن کا یہاں تذکرہ بے جا نہ ہوگا۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے فرمایا کہ

ابتدائی سن کی تعلیم کے بعد علوم شریعہ کی تحصیل کے لیے مجھے کالج آف شریعہ ٹاؤن شپ لاہور میں داخل کروایا گیا تو قبلہ نے حکم صادر فرمایا کہ حسن محی الدین علوم شریعہ کی تعلیم کے حصول تک ہاسٹل میں قیام پذیر رہیں گے اور انہیں گھر کا نہیں ہاسٹل کے میس کا کھانا کھانا ہوگا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ کسی کو اجازت نہیں تھی کہ وہ مجھ تک گھر کا پکا ہوا کھانا پہنچائیں۔ مجھے بغیر اجازت کے ہاسٹل سے نکلنے کی بھی اجازت نہیں تھی

www.Minhaj.info

اور یہ واقعہ میری شادی کے بعد کا ہے جبکہ اس وقت میں صاحبِ اولاد بھی تھا۔

قبلہ کے اس فیصلے میں یقیناً مصلحت تھی کیونکہ یہ تحریک اور یہ مشن آئندہ نسلوں کے لیے ہے اور اس کی تیاری بھی اسی نہج پر ہے۔ وہ صاحبزادہ صاحب کو باور کروانا چاہتے تھے کہ کل جب کوئی ذمہ داری نبھانے کا مرحلہ آئے تو ان کے علم میں یہ ہونا چاہیے کہ ہاسٹل کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ ہاسٹل میں رہنے والوں کے وسائل اور مسائل کیا ہوتے ہیں؟ اور ہاسٹل کے میس کا معیار کیا ہوتا ہے اور کیسے ہونا چاہیے؟ کیا ہم میں سے کسی نے صاحبِ حیثیت باپ کو تربیت کی غرض سے اپنی اولاد کو مشقت کی بھٹی سے اس انداز سے گزارے جانے کا کوئی واقعہ سنا؟

ایک اور چشم کشا واقعہ سننے کو ملا، اگر بیان کرنے والے قابل احترام ڈاکٹر حسن محی الدین قادری خود نہ ہوتے تو شاید واقعہ کی صداقت پر شک ہوتا۔ انہوں نے بتایا کہ لندن میں زمانہ طالب علمی کے دوران کسی شرارت پر کوئی قیمتی چیز ٹوٹ گئی، اس پر شیخ الاسلام نے فرمایا کہ ڈانٹوں گا نہیں لیکن اس کا نقصان آپ خود پورا کریں گے، یہ محض تنبیہ نہیں تھی بلکہ عملاً ہمیں ایسا کرنا پڑا۔ میں نے اور ڈاکٹر حسین محی الدین نے ایک فوڈ چین کے ریسٹورنٹ میں مزدوری کی اور جو نقصان ہمارے ہاتھوں سے ہوا تھا اسے پورا کیا۔ اس کام کے دوران ہاتھ بھی جلے اور مشقت بھی اٹھائی۔

انہوں نے ایک اور واقعہ بھی بیان کیا کہ پی ایچ ڈی کیلئے جب جامعہ الازہر مصر یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو ضروری وسائل کی دستیابی کے باوجود لوکل ٹرانسپورٹ استعمال کی، اکاموڈیشن بھی شیئر کی اور ایک انتہائی سادہ زندگی گزاری۔ یہ شیخ الاسلام کی ابتدائی مراحل کی تربیت کا ثمر تھا۔

انہوں نے بہت سارے واقعات بیان کیے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ قبلہ شیخ الاسلام نے کھانے کو سادہ نوالہ دیا لیکن تربیت کیلئے شیر کی آنکھ سے دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ اگر غلطی سے بھی ڈرائیور یا کسی محافظ سے انجانے میں بھی تلخ نوائی ہوئی اور یہ قبلہ کے علم میں آیا تو اس وقت تک معافی نہیں ملتی تھی جب تک اس ڈرائیور اور اس محافظ سے معافی نہیں مانگی۔ بعض ایسی غلطیوں پر سزائیں بھی ملیں۔ آپ کسی بڑے کے ساتھ سخت جملوں کے تبادلے پر سخت برہم ہوتے تھے اور اسے اخلاق اور شائستگی کے خلاف سمجھتے تھے۔ ہم اپنے دوستوں کا انتخاب بھی اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے تھے، اس کے لیے بھی قبلہ پہلے انٹرویو کرتے تھے کہ کون ہے جس کے ساتھ ہم اٹھ، بیٹھ سکتے ہیں، چونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ کالج اور یونیورسٹی کی دوستیاں ہی برباد کرتی ہیں اور یہ دوستیاں ہی آباد کرتی ہیں۔ ہمارے دوست نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو دوست زمانہ طالب علمی میں بنے، ان کے ساتھ دوستی کا رشتہ آج بھی قائم و دائم ہے جو ہمارے دوست تھے، وہ ہماری اولادوں کے بھی دوست ہیں اور آج کل اس مشن کے بھی دوست ہیں۔ ہمیں بتایا گیا کہ اصل عظمت علم کی اور انسانیت کی ہے۔ قبلہ شیخ الاسلام کی تربیت نفس کو کچلنے کے لیے تھی۔

عربی زبان میں ایک محاورہ بولا جاتا ہے: اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِأَبِیْهِ۔ اس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ اولاد اپنے والد کا پرتَو یا شبیہ ہوتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جیسا والد ہوگا اولاد بھی اُسی کے نقشِ قدم پر ہوگی؛ جیسی اصل ہوگی ویسی فرع ہوگی؛ جیسا درخت ہوگا ویسا ہی اُس کا پھل ہوگا۔ اگرچہ یہ کوئی اٹل اُصول نہیں ہے یعنی اس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان اپنے نسبی تعلق کے باوجود گمراہ تھا، کیونکہ اسلام میں سِرٌّ لِأَبِیْهِ کا رووادار فقط وہ ہے جو اپنے والد کے محاسن اور خوبیوں کا حامل ہو۔

اِسلام میں مادّی ورثہ ہر کس و ناکس کو ملتا ہے، مگر علمی و روحانی ورثہ (academic and spiritual legacy) صرف اُسے ملتا ہے جو اپنے اندر اُن محاسن کو جذب کرنے کی طاقت و قابلیت پیدا کرلے۔

مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تقویٰ وطہارت، پاکیزگی و صالحیت، علم وفضل اور بلندیِ کردار پر کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا۔ وہ اپنے والد حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادری کا پرتَو ہیں۔

www.Minhaj.info

حضرتِ فرید ملتؒ کی عظمت کے اعتراف کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ ان کے فیضانِ علم اور تربیت نے دنیا کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی صورت میں ایک نابغہ روزگار ہستی عطا کی ہے۔ اپنے والد کے اُسوہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بھی اپنے جگر گوشوں کی تربیت اسی نہج پر فرمائی ہے کہ وہ بھی اپنے عظیم والد کے نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے علم و عمل، تقویٰ و طہارت، پاکیزگی کردار، حسنِ خُلق اور عاجزی و انکساری میں دنیا کے لیے ایک لائق تقلید مثال ہیں۔

تحدیث نعمت کے طور پر تحریکی کارکنان اور دیگر قارئین کو شیخ الاسلام کے دونوں صاحبزادوں کی علمی و فکری صلاحیتوں سے رُوشناس کرانے کے لیے ہم نے ماہ نامہ منہاج القرآن کے اِس قائد نمبر میں اُن کا اِجمالی تعارُف اور تصانیف کا تذکرہ کرنا ضروری گردانا تا کہ پڑھنے والوں پر بھی واضح ہوسکے کہ منہاج القرآن کے علمی، تحقیقی، تحریکی اور تنظیمی سفر میں اولاد بھی اپنے عظیم باپ کی ڈگر پر گامزن ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں:

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی علمی، فکری اور تحقیقی خدمات کا اجمالی جائزہ (محمد فاروق رانا)

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری عصرِ حاضر کی عظیم علمی شخصیت، مجدّدِ دین و ملت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ 1978ء میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں سے حاصل کی۔ فیضانِ غوث اَعظم کے امین قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤ الدینؒ سے بچپن میں شرفِ بیعت حاصل کیا۔

تعلیمی پسِ منظر

آپ نے اپنے والد گرامی کی آغوشِ تربیت میں روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ قدیم و جدید علوم بھی حاصل کیے۔ پنجاب یونی ورسٹی سے law graduation کی ڈگری لی۔ آپ نے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور سے سات سالہ علومِ شریعہ یعنی درس نظامی کی تکمیل کی اور منہاج یونی ورسٹی سے Masters in Arabic and Islamic Sciences کیا۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے City University London سے management sciences میں MSc بھی کی ہے۔ بعد ازاں City University London کے Cass Business School سے Organizational Behaviour and Devolopment میں تخصص کیا۔ آپ نے بیرونِ ملک یونی ورسٹیوں سے leadership، financial management اور organizational management کے موضوع پر مختلف کورسز بھی کیے ہیں۔

☆ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے اساتذہ میں عرب و عجم کی معروف شخصیات شامل ہیں۔ آپ کو اِمام یوسف بن اِسماعیل النبہانیؒ سے الشیخ حسین بن احمد عسیران اللبنانی کے صرف ایک واسطے سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ آپ نے شام کے جید شیوخ و اساتذہ سے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، اصول الدین اور فلسفہ میں اعلی درجے کی اسناد اور اجازات حاصل کیں۔ ان میں الشیخ عبد الرزاق الحلبی (فقہ حنفی پر اتھارٹی)، الشیخ دیب الکلاس (جوکہ فرید ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادری قدس سرہ کے معاصر تھے) اور الدکتور رمضان البوطی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے العقیدۃ الاسلامیۃ اور عشرہ قراءات میں اتھارٹی کی حیثیت رکھنے والے الشیخ الشکری اللحجی سے عقیدے میں سند حاصل کی۔ الشیخ الشکری اللحجی کو صوفیاء کے حلقوں میں اَبدالِ شام میں گردانا جاتا تھا۔ ڈاکٹر حسن قادری نے شام کے کبار محدثین سے صرف 9 دن میں صحیح بخاری کا ختم کیا اور اس کی سند الشیخ فاتح الکتانی بن محمد بن مکی الکتانی سے لی اور انہی سے شرح المواہب اللدنیۃ اور شرح الموطا

www.Minhaj.info

للزرقانی کا ختم صرف 4 روز میں کیا۔ آپ شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی کے پاس سبقاً سبقاً مختلف تفاسیر، شروحات اور کئی امہات الکتب پڑھتے رہے اور اجازات حاصل کیں۔ آپ کے دیگر مشائخ میں شیخ ہشام البرہانی اور شیخ اسامہ الرفاعی شامل ہیں۔ مزید برآں آپ نے یمن، مصر اور سوڈان کی معروف علمی و روحانی شخصیات سے بھی اِکتسابِ فیض کیا ہے۔ آپ کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معیت میں شیخ حسین بن احمد عسیران سے حدیث مسلسل بالمصافحۃ کی روایت لینے کا شرف بھی حاصل ہے اور یوں آپ پانچویں مصافح بنے ہیں۔

☆ ڈاکٹر حسن قادری نے مصر کی یونی ورسٹی جامعۃ الدول العربیۃ (Arab League University) سے Ph.D کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل عربی زبان میں لکھے گئے آپ کے مقالہ کا موضوع ہے:

دستور المدينة المنورة والدستور الأمريكي والبريطاني والأوروبـــي (دستور مدینہ اور امریکی، برطانوی اور یورپی دساتیر کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ)

تنظیمی و انتظامی ذمہ داریاں

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ہیں۔ آپ عالمی سطح پر منہاج القرآن انٹرنیشنل کے نیٹ ورک کی توسیع کے سلسلے میں مختلف ممالک کے دورہ جات میں بھی مصروف رہتے ہیں۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کا شمار ساؤتھ ایشیاء کی بڑی NGOs میں ہوتا ہے جسے UN سے مشاورتی درجہ (consultative status) بھی حاصل ہے۔ منہاج القرآن اپنے وسیع نیٹ ورک کے ساتھ دنیا کے 90 سے زائد ممالک میں عالمی سطح پر لوگوں کے مختلف طبقات میں تعلیم کے فروغ میں کوشاں ہے۔ بین المذاہب رواداری، بین المسالک ہم آہنگی اور حقوقِ اِنسانی و عالمی امن کے فروغ کے حوالے سے منہاجِ القرآن انٹرنیشنل کی خدمات محتاجِ بیان نہیں۔

آپ منہاج یونی ورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے رُکن بھی ہیں۔ اسی طرح جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن اور منہاج کالج برائے خواتین کی سرپرستی بھی کرتے ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے بیک وقت قدیم و جدید علوم میں ماہر طلبہ و طالبات کی کھیپ تیار کرتے ہیں جو زندگی کے مختلف میادین میں اعلیٰ خدمات سرانجام دیتے ہیں اور پاکستان کے اندر اور باہر انہی کی branches کے قیام میں مصروفِ عمل رہتے ہیں۔

☆ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے بھی سرپرست ہیں۔ یہ پاکستان کے ساتھ ساتھ دیگر ایشیائی اور افریقی ممالک میں قدرتی آفات کے دوران مدد کرنے کے علاوہ غریبوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کو بنیادی ضروریات مثلاً خوراک، صاف پانی اور طبی سہولیات وغیرہ مہیا کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے خود کو بنی نوع انسان کے محروم طبقات کی بحالی کے لیے وقف کر رکھا ہے۔

علمی و فکری سرگرمیاں

ا۔ 2010ء کے اوائل میں آپ کی خصوصی کاوشوں سے پاکستان میں جامعہ الازہر کے فارغ التحصیل طلبا کے رابطہ دفتر - **الرابطة العـالمية لخـريجي الأزهر** (The World Association for Al-Azhar Graduates) کی برانچ کا اِفتتاح ہوا، جس کے چیئرمین بھی آپ ہی تھے اور پاکستان میں اس کی میزبانی کا شرف منہاج یونی ورسٹی لاہور کو حاصل ہوا۔ یہ آپ کی خصوصی محنت کا ثمر ہے کہ اس برانچ کے بارے میں شیخ الازہر اور جامعہ ازہر کے دیگر شیوخ و اکابرین کا واضح موقف رہا کہ دنیا میں رابطہ دفتر کی کوئی اور برانچ پاکستانی برانچ کا مقابلہ نہیں کرسکی۔ ایک سال کے اندر اندر پاکستان برانچ نے سہ لسانی (عربی، انگلش، اردو) سہ ماہی شمارہ دعوۃ الأزہر بھی جاری کر دیا، جس کا بنیادی مقصد مسلمانوں اور مغربی دنیا کے مابین برداشت، بین المذاہب ہم آہنگی اور امن کو فروغ دینا ہے۔ جب کہ پاکستان برانچ نے آغاز میں ہی تین زبانوں میں ویب سائٹ بھی لانچ کی۔ علاوہ ازیں رابطہ دفتر کی برانچز میں سے یہ اعزاز بھی صرف پاکستان برانچ کو حاصل

www.Minhaj.info

رہا کہ اس کے تحت ہونے والے تربیتی کورسز پاکستان اور بیرون پاکستان بھی منعقد ہوتے رہے ہیں۔ جامعۃ الازہر کے اشتراک سے کئی علمی و تحقیقی اور معاشرتی پروگرام، کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کیے گئے ہیں۔

۲۔ مسلمان ممالک کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے آپ نے دنیا بھر میں مختلف ممالک میں منعقد ہونے والی کانفرنسز میں اپنی علمی و فکری ثقاہت کا سکہ منوایا ہے۔ ان میں ورلڈ اکنامک فورم (WEF)، واشنگٹن ڈی سی، کینیڈا، یو کے، پیرس، ڈنمارک، اوسلو (ناروے)، نیدر لینڈز، جرمنی، بارسلونا (سپین)، اٹلی، یونان، آسٹریلیا، مشرقی ایشیا، انڈونیشیا، کوالالمپور، سنگاپور، ساؤتھ کوریا، منیلا (فلپائن)، بنگلہ دیش، مشہد (ایران) اور اردن سرِ فہرست ہیں۔ ان کانفرنسز میں ڈاکٹر حسن قادری نے اسلام اور عصری چیلنجز، تصوف کی اہمیت، عالمی معیشت میں اخلاقی اقدار کی ضرورت و اہمیت، معاشی بڑھوتی (economic growth) میں شفافیت کے عملی اظہار میں حائل رکاوٹیں اور اُن کا حل، قرآن اور نظامِ حکومت، اسلام اور اعلیٰ اخلاقی اَقدار، بین المذاہب رواداری کا فروغ اور انتہا پسندی و دہشت گردی کا تدارک و کلی خاتمہ، انتہاء پسندانہ سوچ اور دہشت گردی کے خلاف شیخ الاسلام کے فتویٰ کے اثرات کی اہمیت، جہاد کی غلط اور حقیقی تعبیر، القاعدہ کے نام نہاد جہاد کی حقیقت، شہری زندگی میں درپیش مسائل اور اُن کا حل جیسے اہم موضوعات پر اظہار خیال کیا اور تحقیقی مقالات پیش کیے ہیں۔ اِن خطبات میں آپ نے مسلم تارکین وطن کے سامنے یہ اہم سوال بھی رکھا جس پر مغرب میں مسلمانوں کا مستقبل وابستہ ہے کہ کیا مسلمان مغربی سوسائٹی سے ہم آہنگ ہوئے بغیر اپنے وجود کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

۳۔ ڈاکٹر حسن قادری منہاج یونی ورسٹی لاہور میں MPhil اور PhD کے طلبہ کو تسلسل کے ساتھ لیکچرز دیتے ہیں۔ مختلف اخبارات و رسائل اور جرائد میں آپ کے آرٹیکلز بھی طبع ہوتے ہیں۔ ان میں معاشی اتحاد، أیھا الأمۃ !انتبھی، اسلام میں شادی کا حقیقی تصور اور جبری شادیوں کی ممانعت (Concept of Forced Marriages in Islam) جیسے موضوعات پر اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔

علاوہ ازیں ایک مقالہ میں القاعدہ کے جہاد کے بیانیہ کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے۔ اسی طرح باہمی رواداری، اسلام ہم آہنگی اور امن کا مذہب، تصوف کی ضرورت و اہمیت، صوفی ازم جیسے اہم موضوعات بھی مقالہ جات کا موضوع ہیں۔

اس کے علاوہ قرآن کے حوالے سے نظامِ حکومت، جہاد، اسلامی فقہ اور منتخب آیات قرآنی کی تفصیل، آیاتِ قرآنی کی موضوع کے حوالے سے تقسیم جیسے اہم تحقیقاتی کام احاطہ کیے ہوئے ہے۔

۴۔ آپ کے قرآن حکیم کی منتخب سورتوں کے تفسیری لیکچرز مختلف ٹی وی چینلز پر باقاعدہ نشر ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے علم، میلاد النبی ﷺ اور قصص الانبیاء جیسے موضوعات پر قومی ٹی۔ وی چینلز پر لیکچر سیریز بھی دی ہیں۔

ڈاکٹر حسن قادری کی عالمی سطح پر علمی، سماجی، فلاحی، معاشرتی مصروفیات اس قدر ہیں کہ یہاں فرداً فرداً اُن کا تذکرہ نہیں کیا جاسکتا۔ انتہاء پسندی و دہشت گردی اور تشدد کے تدارک، عالمی امن کے قیام، بین المذاہب رواداری اور مسلم و غیر مسلم طبقات کے درمیان برداشت اور بھائی چارے کے فروغ کے سلسلے میں عالمی سطح پر منعقدہ کانفرنسز میں اُن کی شرکت کے تذکرے کا یہ مختصر تعارف نامہ متحمل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے آپ کی گراں قدر خدمات کے اجمالاً ذکر پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی مطبوعہ تصانیف

ڈاکٹر حسن قادری نے مختلف موضوعات پر کتب بھی تحریر کی ہیں جن کی اجمالی تفصیل آئندہ سطور میں درج کی گئی ہے۔ آپ کی کئی کتب زیرِ طبع ہیں جن میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری :ایک بے مثل اور عہد ساز شخصیت، ایک سو شیوخ الاسلام، غیر مسلم اقوام کے ساتھ پیغمبرانہ امن معاہدات، قیام امن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی بے مثال جدوجہد، دستورِ مدینہ میں حصولِ شہریت کے اصول وضوابط جیسے اہم موضوعات

www.Minhaj.info

کا انتخاب کیا گیا ہے جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ اسی طرح Ring Theory and Quran، Altruism، Leadership Characteristics، Ethics and Prophetic Characteristics جیسے اہم موضوعات پر بھی کتب زیر ترتیب ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی بعض مطبوعہ کتب کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں:

۱۔ تحریکی زندگی میں نظم و ضبط (ایک قرآنی تمثیل)

اس کتاب میں فاضل مصنف نے شہد کی مکھی کے نظامِ حیات اور فعالیت و عملیت پسندی کا جائزہ لیتے ہوئے کارکنوں کو اپنے مقصد اور منزل کے حصول کے لئے جذبہ محرکہ فراہم کیا ہے۔ شہد کی مکھی کی زندگی کا نظم -جو کہ وحی الٰہیہ کے تابع ہے- کا عمیق مطالعہ جہاں قرآن فہمی کے حوالے سے نئے دروازے وا کر رہا ہے، وہاں فاضل مصنف کی ژرف نگاہی کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے کہ کارکن کی زندگی کی ذہنی، نفسیاتی اور روحانی ضروریات کا کامل ادراک رکھتے ہوئے شہد کی مکھی میں بھی وہی محاسن تلاش کر کے تحریک منہاج القرآن کے جاں باز کارکنوں کو ان کی محنت، استقامت اور جہدِ مسلسل کے اُلوہیاتی اور وجدانی منہج سے آگاہ کرتے ہوئے کامیابی و کامرانی کے رازہائے سر بستہ کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ اس طرح شہد کی مکھی کی مثال قرآنی اور الوہیاتی حوالے سے اور بھی جامع اور منبع فیض کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ سورۃ النحل کا ایسا مطالعہ ہمارے سامنے اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔

2۔ Terrorist Rehabilitation: A New Frontier in Counter-Terrorism

Rohan Gunaratna اور Mohamed Bin Ali اس کتاب کے editors ہیں۔ اس کتاب میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا ریسرچ آرٹیکل موجود ہے جو انہوں نے سنگاپور میں ہونے والے کانفرنس میں پیش کیا تھا۔ ریسرچ آرٹیکل کا عنوان ہے:

Delegitimising the Al-Qaeda of Obligatory Jihad: Interpreting the Islamic Concept of Jihad Based on the Fatwa on Terrorism

اس آرٹیکل میں ڈاکٹر حسن نے جہاد بالقتال کی فرضیت اور وجوب کے حوالے سے قرآن و سنت سے دلائل دیتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے دہشت گردی اور فتنہ خوارج کے خلاف مبسوط تاریخی فتویٰ کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے اور القاعدہ جیسی دہشت گرد تنظیموں کے خود ساختہ تصورِ جہاد کا ناقابلِ تردید بطلان ثابت کیا ہے۔

۳۔ محبتِ رسول ﷺ کے تقاضے اور نصرتِ دین

اس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ سے اُمت کے تعلق کی چند اہم جہات کو بیان کیا گیا ہے۔ اگر آج ہم تجدید و احیاء دین کے خواہاں ہیں تو ہمیں اُمتِ مسلمہ کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کے دلوں میں جذبہ حبِ نبوی اور اتباعِ رسول ﷺ کو موجزن کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر دنیوی و اُخروی کامیابی کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی خدمتِ دین کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ وحدت و اِجتماعیت اور ہماری تحریکی زندگی

اس کتاب میں فلسفہ وحدت و اجتماعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مصطفوی کارکنوں کی قرآنی اصولوں پر تربیت کا اُسلوب بیان کیا گیا ہے۔ یہ تصنیف دراصل مصطفوی انقلاب کی تحریک کے کارکنوں کے لیے قرآنی اَنوار سے منور ایک ہدایت نامہ ہے۔ قابلِ ذکر بات ہے کہ کہنے کو تو یہ فلسفہ کے تناظر میں لکھی گئی ایک تصنیف ہے، مگر سلاست، روانی اور دل چسپ اندازِ تحریر نے اسے انتہائی آسان اور زود فہم بنا دیا ہے۔

اِس کتاب کے پہلے باب میں فلسفہ وحدت و اجتماعیت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں کارکنوں کو قرآنی تمثیل کے ذریعے شہد کی مکھی کی سخت کوشی، پاکیزہ اوصاف، دیانت داری، وفا داری اور اپنے مشن کی تکمیل کو ہر شے پر مقدم رکھنے کے اوصاف اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی

www.Minhaj.info

ہے۔ تیسرے باب میں سیدنا ذو القرنین علیہ السلام کے قرآنی واقعہ کی روشنی میں عظیم انقلابی قائد کے اوصاف بیان کرتے ہوئے دلائل کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ دورِ حاضر کا ذوالقرنین کون ہے؟ چوتھے باب میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد کے واقعہ کے تناظر میں قیادت کی وسیع القلبی، ترغیب اور امورِ نگہبانی کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔

۵۔ خدمت دین کے تقاضے اور ہمارا کردار

اِصلاح اور تربیت کے حوالے سے یہ بہت اَعلیٰ کتاب ہے۔ اس میں دین کی خدمت کرنے والے کارکنان کے لیے مفید نکات بیان کیے گئے ہیں۔ ان اہم نکات میں قابلِ ذکر یہ ہے کہ کس طرح وہ اپنی تحریکی کوششوں میں اِخلاص و اِستقامت کا جذبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ بلاشبہ تربیت و اِصلاح کے حوالے سے یہ ایک عظیم سرمایہ ہے۔

6۔ Parents Rights in Islam (Social and Scientific Perspective)

انگریزی زبان میں لکھی گئی اس کتاب میں والدین کے حقوق نہ صرف اسلامی تناظر میں بلکہ سماجی و سائنسی انداز سے بھی درج کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں بتایا گیا ہے کہ والدین کے حقوق کیوں ہیں، وہاں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے والدین کے کاندھوں پر نسلِ نو کی تربیت کی بہت بڑی ذمہ داری اور بارِ گراں بھی ہے۔ لہٰذا والدین کے صرف حقوق نہیں بلکہ ان پر تربیتِ اولاد کا عظیم بار بھی ہوتا ہے جسے ادا کیے بغیر وہ حق ادا نہیں کر سکتے۔

۷۔ دستور المدینة المنورة والدستور الامریکی والبریطانی والاوروبی (دراسة توثیقیه تحلیلیه مقارنه)

عربی زبان میں لکھا گیا یہ مقالہ اب بفضلہٖ تعالیٰ ایک ضخیم کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ کویت کے معروف پبلشر دار الضیاء نے اسے انتہائی دیدہ زیب کاغذ پر دل موہ لینے والے سرورق کے ساتھ طبع کیا ہے۔

ڈاکٹر حسن نے مقالہ میں یہ تحقیق پیش کی ہے کہ اِسلام کے ریاستی نظام اور دستورِ مدینہ کے حوالے سے چار اَنواع کی مختلف studies پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنے مقالہ میں دستورِ مدینہ کا کامل تجزیہ، تقابل، تفصیل و توضیح اور تشریح کی ہے اور امریکی وبرطانوی اور دیگر مغربی دساتیر کے Constitution کا constitutional principles of Madena سے تقابلی جائزہ لیا ہے۔ آپ نے دستورِ مدینہ کی مکمل تخریج و تحقیق اور اس کا استناد و اعتبار ثابت کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ صرف دستور مدینہ ہی تمام آئینی و دستوری تقاضے پورے کرتا ہے اور اسی پر عمل پیرا ہو کر مسلم ممالک مثالی اسلامی فلاحی ریاستیں تشکیل دے سکتے ہیں۔

بہت جلد اس کا اردو اور انگریزی ترجمہ بھی شائع ہورہا ہے، ان شاء اللہ۔ اس کی نمایاں خصوصیات کا اجمالی جائزہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

☆ اس کتاب سے یہ بات حوالہ جات کے ساتھ ثابت ہوتی ہے کہ ریاست مدینہ تاریخِ عالم کی پہلی ویلفیئر سٹیٹ ہے۔

☆ جدید جمہوریت کے بانی ہونے کے دعوے دار برطانیہ میں 1215ء میں Magna Carta کے نام سے شاہِ انگلستان King John نے محضر کبیر (Magna Carta) پر دستخط کیے جب کہ دستورِ مدینہ اس سے 593 سال قبل تحریر کیا جاچکا تھا۔

☆ اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ برطانیہ کا غیر تحریری آئین 1911ء میں پاس ہوا، امریکہ کا آئین 1776ء میں بنا۔ میگنا کارٹا کا بڑا عہد یک طرفہ طور پر تحریر کیا گیا جب کہ دستورِ مدینہ یا میثاقِ مدینہ کے تحریری معاہدہ میں ایک سے زائد اقوام اور مذاہب کے نمائندے شامل تھے۔

☆ دیگر قدیم معاہدے ایک خاندان، ایک قبیلہ یا گروہ کے اقتدار کو دائمی بنانے کی اصولی بنیادوں پر استوار تھے جب کہ دستورِ مدینہ کی روح تمام افراد کی جان، مال، عزت و آبرو اور

www.Minhaj.info

اقتدار اعلیٰ کا تحفظ تھا۔ اس میں بلا تفریقِ رنگ ونسل ریاستِ مدینہ کے ہر شہری کے مذہبی، سیاسی، معاشی و دفاعی حقوق کو تحفظ دیا گیا تھا۔ دستورِ مدینہ میں انفرادیت نہیں بلکہ اجتماعیت کے مفاد کو مدِ نظر رکھا گیا۔

☆ میثاق مدینہ کی روشنی میں ریاستِ مدینہ کی تشکیل کے ذریعے ایک اسلامی، فلاحی ریاست کے ماڈل کی داغ بیل ڈالی گئی۔

☆ اس کتاب میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ دستورِ مدینہ میں انتظامی، معاشی، تجارتی، عدل و انصاف، لاء اینڈ آرڈر، انٹیلی جنس کے نظام، آزادیِ اظہار، انسانی حقوق، بین الاقوامی تعلقات و معاہدات کے بارے میں راہ نما اصول مہیا کیے گئے ہیں۔

☆ مغربی محققین نے اسلام کے سیاسی و انتظامی ماڈل اور فلاسفی کو بوجوہ نظر انداز کیا اور مسلم شہنشاہوں کے ذاتی طرزِ عمل کو مسلم سیاسی، انتظامی ماڈل کے طور پر پیش کر کے حقائق کو مسخ کرنے کی دانستہ کوششیں کیں۔ اس کتاب سے اس تاریخی غلط فہمی کا کافی حد تک ازالہ ہوتا ہے۔

☆ اِس کتاب میں یونان، روم سمیت قبل مسیح کی جدید تہذیبوں کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ریاستِ مدینہ کے ماڈل کو سمجھنے والوں کے لیے مفید معاملہ ہے۔ انہیں قبل مسیح کی تاریخ بھی پڑھنے کو ملے گی، جس سے وہ بخوبی اندازہ لگا لیں گے کہ ریاستِ مدینہ کا انتظامی، معاشی، فلاحی ماڈل سب سے بہترین ہے اور کہیں سے مستعار نہیں لیا گیا۔

☆ عرب معاشرہ کے خد و خال اور معروضی حالات سے بھی آگہی میسر آتی ہے۔ انتہائی خوبصورتی کے ساتھ قبل مسیح کی تہذیبوں کا عہدِ رسالت مآب ﷺ سے موازنہ کر کے ایک تاریخی تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

☆ مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تہذیبیں حکمرانوں کے مظالم کی وجہ سے بڑے پیمانے پر ہجرت ہو جانے کی وجہ سے برباد ہوئیں جب کہ ریاستِ مدینہ ہجرت کی برکت سے آباد ہوئی۔

☆ ریاستِ مدینہ میں ہجرت کرنے والوں کو عزت اور تحفظ ملا۔

☆ قدیم تہذیبوں میں آمریت کا غلبہ تھا، ریاستِ مدینہ شورائی نظام سے پھلی پھولی اور اس میں با مقصد مشاورت کو اہم توجہ حاصل تھی۔

☆ سیکڑوں کتب پر محیط قبل مسیح تک پھیلے ہوئے مکالمہ کو اب انتہائی خوبصورتی کے ساتھ ایک کتاب میں رقم کیا گیا ہے۔

☆ تحریر کا انداز سادہ اور معنوی اعتبار سے موثر ہے۔

زیرِ ترتیب کتب

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی درج ذیل موضوعات پر کتب زیرِ ترتیب ہیں:

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بے مثال اوصاف و عہد آفریں خدمات

☆ تاریخ اسلام کے نام ور شیوخ الاسلام

☆ أوصافِ قیادت ☆ اللغة العربية أم اللغات

☆ تفسیر سورۃ یوسف ☆ تفسیر سورۃ النباء

☆ Management Sciences (in the light of the Holy Quran & Sunna)

☆ To What Extent is Altruism an Effective Tool for NGOs?

☆ Political History of Islam

☆ Islamic & Politics (Historic and Modern Perspective)

☆ Emergence of Political Legislation between the West and Islam

☆ Historic Validity and Authenticity of the Constitution of Medina

☆ State Authorities (A Comparative Study of the Constitution of Medina and Contemporary Constitutions)

☆Human Rights in Islam and the West

www.Minhaj.info

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی علمی، فکری اور تحقیقی خدمات کا اجمالی جائزہ (محمد فاروق رانا)

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری ایک سیاسی مفکر، معیشت دان، ماہر تعلیم، عظیم دینی اسکالر اور فلسفی ہیں۔ آپ ایک عظیم علمی و دینی اور روحانی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں، جنہوں نے علمی و ادبی اور روحانی صلاحیت اپنے جدِ امجد فرید ملت حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کے ورثہ اور اپنے والد گرامی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شبانہ روز تربیت و توجہ سے حاصل کی ہے۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے متعدد موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے۔ آپ 30 سے زائد کتب اور 100 سے زائد تحقیقی مقالات کے مصنف ہیں۔ آپ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی صدر اور ملک پاکستان کے عظیم تعلیمی ادارے منہاج یونیورسٹی لاہور (چارٹرڈ) کے بورڈ آف گورنرز کے ڈپٹی چیئرمین ہیں۔ آپ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے بھی سربراہ ہیں جس کے تحت ملک بھر میں 650 سے زائد اسکولز اور کالجز نسلِ نو کی تربیت اور علم کا نور عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ یتیم بچوں کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کے عظیم مرکز ''آغوش'' کی سرپرستی آپ کی انسان دوستی کا بھرپور ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر حسین المواخات اسلامک مائکرو فنانس اور منہاج حلال سرٹیفکیشن بیورو کے بھی بانی چیئرمین ہیں۔ آپ School of Economics and Finance میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے طور پر بھی اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ آسٹریلیا کی University of Melbourne کے اعزازی ممبر (Honourary Fellow) بھی ہیں۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اکتوبر 1982ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ایچی سن کالج لاہور سے حاصل کی۔ اس کے بعد کینیڈا چلے گئے۔ جہاں اُنہوں نے اکنامکس اور پولیٹکل سائنس کے موضوع پر YORK یونیورسٹی ٹورانٹو سے گریجوایشن کی۔ اس یونیورسٹی میں اپنے قیام کے دوران شاندار تعلیمی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ آپ ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی متحرک رہے اور یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں حصہ لیتے ہوئے شاندار فتح حاصل کرکے نائب صدر منتخب ہوئے۔ 2006ء میں آپ فرانس چلے گئے اور پیرس کی معروف یونیورسٹی Sciences-Po سے عالمی معیشت میں MBA کی ڈگری حاصل کی۔ پھر کچھ عرصہ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) میں تدریسی و تحقیقی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے۔

ڈاکٹر حسین قادری نے آسٹریلیا کی معروف یونی ورسٹی Victoria University, Melbourne سے درج ذیل موضوع پر اپنی PhD مکمل کی ہے:

An Analysis of Trade Flows Among ECO Member Countries and Potential for a Free Trade Area

اپنے مقالہ میں آپ نے پاکستان، ایران، ترکی اور نو آزاد وسطی ایشیائی ریاستوں کے معاشی اتحاد اور ان کا تقابل کرتے ہوئے ایک رول ماڈل تشکیل دیا ہے کہ کس طرح یورپی یونین کی طرز پر یہ خطہ ایک مؤثر معاشی طاقت کے طور پر اُبھر سکتا ہے۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری ایک اُبھرتے ہوئے ماہرِ معاشیات ہیں جو اِس میدان میں ایک نئی سوچ اور فکر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اپنی عمیق نظری، تخلیقی تخیل اور فکرِ رسا کی بدولت ڈاکٹر حسین معاملہ فہمی اور فیصلہ سازی میں ہمہ جہتی نقطہ نظر رکھنے والے اہلِ دانش میں سے ہیں جو بڑی خوبی سے دقیق مسائل کا عملی حل پیش کرتے ہیں۔ مسلم ممالک کے اقتصادی مسائل پر ان کی گہری نظر ہے اور مسلم ممالک کے مشترکہ سماجی، سیاسی و اقتصادی بلاک کے طور پر کام کرنے والی دولتِ مشترکہ کا نظریہ رکھتے ہیں۔ وہ ان ممالک کو اَقوام عالم میں خوش حال اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے سیکولر سائنسز کے حصول کے ساتھ ساتھ شریعہ اور قدیم اسلامی علوم بھی معروف عالمی اسلامک اسکالرز سے حاصل کیے ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں

www.Minhaj.info

سب سے اہم آپ کے والد گرامی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ اسلامی علوم میں آپ کے پسندیدہ موضوعات میں الٰہیات، علوم الحدیث، تفسیر، تصوف، فقہ اور اجتہاد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے پسندیدہ عصری موضوعات میں معاشی افکار کی تاریخ، سیاسی معیشت، عالمی تجارت، قدرتی وسائل کی معاشیات، اسلامی معاشیات، اسلامی بینکاری، بین المذاہب رواداری، انتہا پسندی کا خاتمہ، مینجمنٹ اور فلسفہ وغیرہ شامل ہیں۔

رب ذو الجلال ان کی صلاحیتوں اور علم و عمل میں مزید اضافہ فرمائے اور انہیں دین اِسلام اور ملک و ملت کی زیادہ خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے شذراتِ علمی

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے مختلف قومی و بین الاقوامی، سیاسی اور معاشی و معاشرتی موضوعات پر انگریزی اور اُردو میں درجنوں آرٹیکلز شائع ہو کر علمی حلقوں میں پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ سماجی جدلیاتی پس منظر میں عالم اسلام کی اِقتصادی حکمت عملی اور ان کی اقتصادیات کو ترتیب دینے والے معاشی مضمرات ان کے پسندیدہ موضوع ہیں۔ بین الاقوامی تحقیقی جرائد و رسائل کے علاوہ پاکستان کے معروف اردو اور انگریزی روزناموں The News، Business Recorder، The Nation، Dawn میں سماجی، اقتصادی، معاشرتی، سیاسی، قومی اور بین الاقوامی موضوعات پر ان کی سیکڑوں تحریریں منظر عام پر آ چکی ہیں۔

ذیل میں ان کی اب تک طبع ہو جانے والی کتب کا اجمالی تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

1۔ نقشِ اوّل (2007ء)

آپ کی پہلی ادبی کاوش آپ کا وہ شعری مجموعہ ہے جو نقشِ اوّل (ISBN 97896907408) کے نام سے جولائی 2007ء میں شائع ہوا۔ یہ شعری مجموعہ آپ کے تیرہ سال سے اُنیس سال تک نو عمری کی سات سالہ قلمی نگارشات کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔

2. Strat:gie de diversification d'EDF l':tranger (2008)

آپ کا دوسرا علمی شاہکار فروری 2008ء میں فرانسیسی زبان میں طبع ہوا ہے۔ اِس کا عنوان Stratgie de diversification d'EDF l'tranger ہے اور اِس کتاب کا عالمی معیاری نمبر 978-969-32-0792-7 ہے۔ ایک سو صفحات پر مشتمل اِس کتاب میں فرانس کی سب سے بڑی نیم سرکاری کمپنی EDF کے بارے میں انتہائی مفید معلومات اور چشم کشا حقائق درج کیے گئے ہیں۔

3۔ پاکستان میں شکر سازی کی صنعت (ایک تحقیقی جائزہ) (2008ء)

ڈاکٹر حسین نے پاکستان میں شکر سازی کی صنعت پر تحقیقی اور مدلّل کتاب لکھی ہے۔ اس میں انہوں نے پاکستان میں اِس صنعت کے مختلف گوشے اُجاگر کیے ہیں۔ نیز اِس صنعت کو درپیش مسائل، اَسباب اور اُن کے حل کے لیے نہایت ٹھوس اقدامات بھی تجویز کیے ہیں۔

4. Sugarcane Ethanol as an Alternate Fuel Source for Pakistan (2008)

ڈاکٹر حسین کی اس کتاب کا عالمی معیاری نمبر 978-969-32-0802-3 ہے، اس کتاب میں گنے کے ethanol سے توانائی پیدا کرنے کے بارے میں نہایت جامع تحقیق پیش کی ہے۔ آپ کی اس کتاب کی سرکاری حلقوں میں خاص پذیرائی ہوئی ہے اور حکومت نے اِسے توانائی کے مسئلے پر قابو پانے کے لیے ایک اہم تحقیق قرار دیا ہے۔

5. SAARC & Globalization: Issues, Prospects & Policy Prescriptions (2008)

ڈاکٹر حسین کی سارک ممالک اور عالمی منظر نامے پر اس

www.Minhaj.info

تصنیف کا عالمی معیاری نمبر 978-969-32-0840-5 ہے۔ اِس میں اُنہوں نے جنوبی ایشیائی ممالک کی اِس تنظیم کے مسائل اور پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے ان کی پالیسی کے بارے میں قابل عمل تجاویز پیش کی ہیں۔ اُنہوں نے اِس حقیقت پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ سارک اپنا ایجنڈا پورا کرنے میں کیوں ناکام رہی ہے؟ اور سارک ممالک انفرادی اور اجتماعی سطح پر دہشت گردی سے نبٹتے ہوئے کس طرح اپنی معاشی ترقی کے نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔

6۔ پاکستان میں بجلی کا بحران اور اُس کا حل (2008ء)

اِس گراں قدر تحقیق میں ڈاکٹر حسین نے معروضی حقائق کی بنیاد پر نہ صرف بجلی کے بحران کا باعث بننے والے اَسباب و محرکات کا باریک بینی سے جائزہ لیا ہے بلکہ اُن کے ممکنہ حل کے لیے ایسے اقدامات بھی تجویز کیے ہیں جنہیں بروئے کار لاکر اِس گھمبیر قومی مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

7۔ بچوں کا اِستحصال (ایک معاشرتی المیہ) (2009ء)

ڈاکٹر حسین نے مذکورہ عنوان پر ایک بے نظیر و بے مثل تحقیقی کتاب تالیف کی ہے، جس میں اُنہوں نے بچوں کے استحصال اور ان سے قطع تعلقی کے معاشرتی اَلمیے پر بحث کرتے ہوئے باور کرایا ہے کہ اگر اِس رویے کے قلع قمع کے لیے مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو اِس کے اَثرات و مضمرات بنی نوع انسان کے لیے نہایت بھیانک اور تباہ کُن ہوں گے۔

8۔ پاکستان میں گندم کی پیداوار (طلب اور رسد کا تقابلی جائزہ) (2009ء)

عالمی معیاری نمبر 978-969-32-0844-3 کی حامل اس تصنیف میں آپ نے پاکستان میں کاشتہ گندم اور آٹے کی صنعت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اِس کی پیداوار میں اِضافے اور کمی کے اَسباب کے سدباب کے لیے اُنہوں نے نہایت مفید اور قابلِ عمل تجاویز فراہم کی ہیں۔ پالیسی سازوں کے لئے یہ کتاب ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

9-10. Economics of Agriculture Industry in Pakistan (vol01: 2009; vol0-2: 2010)

ڈاکٹر حسین کی دو ضخیم جلدوں پر مشتمل انتہائی اِس اَہم کتاب میں زراعت کو بطور صنعت ترقی دینے کے بارے میں مدلل اَبحاث کی گئی ہیں۔ نیز یہ کہ پاکستان اس صنعت کو ترقی دے کر ہی معاشی خود کفالت کی منزل حاصل کر سکتا ہے۔ زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے مگر یہ صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے کہ موافق موسمی حالات، زرخیز زمین اور محنتی کاشت کار ہونے کے باوجود ملک خود کفالت سے کہیں پیچھے رہ گیا ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی سب سے بڑی زرعی یونی ورسٹی نے اسے اپنی ریفرنس بک قرار دیا ہے۔

11۔ اجتماعی تحریکی زندگی (مقاصد اور لائحہ عمل) (2011ء)

اس تصنیف میں آپ نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے کارکنان کی تحریکی و تنظیمی زندگی کو موضوع بحث بنایا ہے کہ وہ کس طرح اپنی تحریکی سرگرمیوں کو نظم دے سکتے ہیں اور باہمی تعلقات کو کیسے مضبوط کر سکتے ہیں۔

12۔ اسلام اور تحفظِ ماحولیات (2011ء)

اگرچہ پاکستان میں ماحولیات کے موضوع پر کم لکھا گیا ہے، تاہم اس تناظر میں یہ تحقیقی کاوش ڈاکٹر حسین قادری کی عمیق نگاہی کی عکاس ہے۔

13۔ فلسفہ تحریک (فکری وحدت، اِجتماعیت اور منہج و مقصد) (2012ء)

یہ تصنیف آپ کی علمی گیرائی اور فکری بصیرت کا شاہکار ہے۔ اس میں اُنہوں نے تحریکی فکر اور کارکنان و وابستگان سے متعلقہ چند اَہم فکر انگیز موضوعات کو اِنتہائی آسان پیرائے میں تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے۔

www.Minhaj.info

14. Islam and Environmental Protection (2015)

یہ کتاب اسلام اور تحفظِ ماحولیات کا انگلش ترجمہ ہے۔

15. Muslim Commonwealth: The Way Forward (2016)

یہ کتاب عالمی معیاری نمبر 978-1-908229-47-2 کی حامل ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر حسین نے اقتصادی تعاون تنظیم (ECO) کے کردار اور خدوخال کو اُجاگر کیا ہے اور اس کے ممبر ممالک کے باہمی تعلقات کا جائزہ لیا ہے۔ اس کتاب میں ایشیائی ممالک کے باہمی تعاون کو فروغ دینے اور اس تنظیم کو یورپین یونین کی طرز پر فعال کرنے کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

16. Stray Impressions: An Anthology of Social Issues (2016)

یہ کتاب عالمی معیاری نمبر 978-1-908229-48-9 پر موجود ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر حسین کے 2007ء سے 2013ء کے درمیان مختلف موضوعات پر طبع ہونے والے تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کے اہم موضوعات میں جدید معاشی نظریات، پاکستان کی معاشی صورت حال، پالیسی سازی میں میڈیا کا کردار، بیوروکریسی کا کردار، پاکستانی حکمرانوں کو درپیش چیلنجز اور پاکستانی نظامِ تعلیم شامل ہیں۔

17. Rational to Brawl The Irrational (Pursuing The Revolution, Through Education) (2017)

اس کتاب کا عالمی معیاری نمبر (ISBN 9783330063884) ہے۔ یہ آپ کا ریسرچ آرٹیکل ہے، جسے Lambert Academic Publishing, Germany نے 2017ء میں شائع کیا۔ اس میں آپ نے انتہاء پسندی کے خاتمہ میں تعلیم کے کردار کو اُجاگر کیا ہے۔ اس میں پاکستانی نظامِ تعلیم کو بطور case study پیش کیا گیا ہے۔

18. The Journey of Revolution (Social & Spirtiual Aspects)(2017)

یہ آپ کی ایک اور اہم کتاب ہے۔ اس کتاب کا عالمی معیاری نمبر (ISBN) 978-1-908229-50-2 ہے۔ اس کتاب میں قائد اور کارکن کے باہمی تعلق اور اسے مزید مضبوط کرنے کے مختلف طریقوں کو واضح کیا گیا ہے۔

19. O Brother! (2017)

یہ کتاب امام غزالی کی کتاب أیھا الولد کی طرز پر روحانی و اخلاقی گائیڈ بک ہے، جو آج کے دور کی ضروریات کے مطابق نوجوانوں کی اَخلاقی و روحانی تربیت کے لیے تحریر کی گئی ہے۔ اس کتاب کا عالمی معیاری نمبر (ISBN) 978-1-908229-51-9 ہے۔

20۔ پاکستان کا نظامِ تعلیم (متشدد رجحانات اور مدارسِ دینیہ) (2017)

اس علمی و تحقیقی تصنیف میں پاکستانی نظام تعلیم کے حوالے سے چشم کشا حقائق کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں پاکستانی تعلیمی اداروں اور مدارس میں بڑھتے ہوئے متشدّد رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں درج ذیل اہم مسائل کی نشان دہی اور اُن کا حل پیش کیا ہے:

- ☆ پاکستان کا غیر مساوی اور فرسودہ نظامِ تعلیم نسلِ نو پر کیا اثرات مرتب کر رہا ہے؟
- ☆ انتہا پسندی سے دہشت گردی تک کے مراحل کیا ہیں؟
- ☆ مدارس میں انتہا پسندی کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟
- ☆ پاکستان کے مدارس میں طلبہ کے داخلہ لینے کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟
- ☆ کیا مدارس اور دیگر تعلیمی اداروں کے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے معاشرے میں ملازمت کے حصول کے یکساں مواقع

www.Minhaj.info

موجود ہیں؟

☆ کیا پاکستانی مدارس غیر قانونی طور پر بیرونِ ملک سے چندہ وصول کرتے اور بدلے میں انہیں افرادی قوت اور دیگر خدمات پیش کرتے ہیں؟

☆ کیا مذہبی مدارس پاکستان اور بیرونی دنیا میں سیاسی، فرقہ وارانہ اور متحارب گروہوں سے منسلک ہیں؟

☆ مخصوص فکر کے حامل مدارس متشدد انتہا پسندی کے رجحانات کو جنم دیتے ہیں؟

☆ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور بیداریِ شعور کے لیے ناگزیر عوامل کیا ہیں؟

☆ فروغِ علم و شعور کے لیے کن ہنگامی اقدامات کی ضرورت ہے؟

☆ انسدادِ دہشت گردی اور فروغِ امن میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کیا کردار ادا کر رہی ہے؟

☆ عصر حاضر میں درپیش مسائل کے حل اور معاشرے کو انتہا پسندانہ عناصر سے کلیتاً پاک کرنے کے لیے جامع لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے؟

21. Islamic Banking in Pakistan (Theoretical, Practical & Legal Development) (2017)

یہ کتاب منہاج یونی ورسٹی لاہور کے شعبہ International Centre of Research in Islamic Economics (ICRIE) نے طبع کروائی ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اسلامی معاشیات کی تاریخ اور نظامِ بینکاری کی تاریخ اور ارتقاء کو بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے پاکستان میں اسلامی بینکاری کے آغاز و ارتقاء اور اس کی ترقی کو موضوعِ بحث بنایا ہے اور اس میں بہتری کے لیے گراں قدر تجاویز بھی دی ہیں۔

22۔ اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور (خانقاہوں اور مزاراتِ اَولیاء کے حوالے سے تحقیقی مطالعہ) (2018ء)

اس گراں قدر مختصر تحقیق میں اِنسان دوستی کے حوالے سے اَولیاء کرام کے کارناموں کو بہترین انداز سے سلامِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ اِبتداء میں خدمتِ خلق کے حوالے سے اِسلامی تعلیمات کو ایک اچھوتے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ بعد ازاں صوبہ پنجاب کے پانچ اولیاء کرام کے مزارات یعنی دربار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ (لاہور)، دربار حضرت بابا بلھے شاہؒ (قصور)، دربار حضرت فرید الدین گنج شکرؒ (پاک پتن) اور دربار حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ و حضرت شاہ رکن عالمؒ (ملتان) کے حوالے سے اَعداد و شمار پر مبنی ایک منفرد تحقیق پیش کی گئی ہے کہ کس طرح اَولیاء اللہ نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ بعد اَز وصال بھی ہمہ وقت مخلوق خدا کی حاجت روائی کرتے ہیں اور خلق خدا ہر لحظہ ان سے فیض یاب ہوتی رہتی ہے۔ اِس طرح مزاراتِ اَولیاء کے سماجی و معاشی پہلو پر محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔

23۔ مقالاتِ عصریہ (جدید تحقیقی مباحث): (2018ء)

یہ تصنیف اسلامی تحقیق میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس تحقیقی دستاویز میں مختلف موضوعات جیسے بنی نوع انسان کی شناخت اور ان کے مختلف قبائل و اقوام میں تقسیم ہونے کی حکمت، مہذب معاشرے کی ناگزیریت، اِسلامی فنونِ لطیفہ، مسلمانوں کے کارہائے نمایاں، حیاتِ انسانی کی اقسام، حقوقِ نسواں، فلسفہ تعددِ اَزدواج اور عصرِ حاضر کے مسائل جیسے مختلف تحقیقی زاویوں پر شان دار انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان تمام مسائل کا مناسب حل بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔

24۔ اِسلامی اَخلاقیاتِ تجارت (2019ء)

یہ اپنے موضوع پر ملکی و غیر ملکی سطح پر لکھی گئی کتب میں جامع ترین اور منفرد کتاب ہے۔ 500 سے زائد صفحات پر مشتمل اِس کتاب میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اِسلامی

www.Minhaj.info

اَقدار اور اِنسانی اَخلاقیات کے تناظر میں معاشی مسائل اور ان کا حل پیش کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ معاشی مسائل سے چھٹکارا اور اقتصادی بندھنوں کی غلامی سے آزادی کا راز اِسلامی اَخلاقیات کی پیروی میں ہی مضمر ہے۔ جدید ترقی یافتہ دور کا انسان مادی دوڑ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں اپنا دین، دنیا اور آخرت؛ الغرض سب کچھ داؤ پر لگا رہا ہے۔ حقیقی ترقی صرف اُسی وقت ممکن ہے جب انسان زندگی کے ہر شعبے میں اِسلامی اَقدار اور اَخلاقی اُصولوں کی پاسداری کرے گا، خواہ اس شعبے کا تعلق معیشت سے ہو یا معاشرت سے، سیاست سے ہو یا سائنس سے، فکریات سے ہو یا عصریات سے۔

معاشی و سماجی انصاف، امانت و دیانت، صداقت اور جذبۂ اخوت اِسلامی معاشرے کی اساس ہیں۔ اس اساس سے رُوگردانی ہمارے زوال کا باعث بنی اور ہم اوجِ ثریا سے گرتے گرتے زوال کی گہری دلدل تک جا پہنچے۔ اگر ہم پھر سے عروج چاہتے ہیں تو انہی اصولوں کے اِحیاء اور عملی نفاذ سے ممکن ہے۔

اس کتاب کے مختلف ابواب میں اسلامی بینکاری، تکافل، سود، معاہدات اور دیگر بنیادی امور کو عام فہم اور سادہ زبان میں قرآن و حدیث کے حوالہ جات کے ساتھ یوں زیرِ بحث لایا گیا ہے کہ ایک عام کاروبار سے لے کر بڑے کاروبار تک، تمام لوگ مستفید ہو سکتے ہیں۔

25۔ اِسلامی فلسفہ اور مسلم فلاسفہ (2019ء)

اِسلامی فلسفہ اور مسلم فلاسفہ کے عنوان سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی مایہ ناز تصنیف اپنے اندر انفرادیت و امتیاز کے کئی پہلو سموئے ہوئے ہے۔ فلسفہ اور اسلامی فلسفہ کے حوالے سے کسی بھی ذہن میں کسی بھی جہت سے کوئی بھی سوال پیدا ہوتا ہے تو یہ کہنا بالکل بے جا نہ ہوگا کہ یہ کتاب اس کو کامل رہنمائی دیتی نظر آتی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع سے متعلقہ دیگر بہت سارے اُمور کے ساتھ ساتھ درج ذیل سوالات کے جوابات بھی فراہم کرتی ہے:

☆ فلسفہ کیا ہے اور اس نے کس طرح مختلف اَدوار میں بتدریج سفر کیا ہے؟

☆ مسلم فلسفہ پر یونانی اَفکار و نظریات کے اَثرات کی حقیقت کیا ہے؟

☆ مسلم فلاسفہ نے اسلامی فکر و فلسفہ کی تاریخ پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں؟

☆ یونانی فلسفہ پر امام غزالی کے اعتراضات نے اسلامی دنیا پر کیا اثرات مرتب کیے؟

☆ قدیم مسلم فلاسفہ امام غزالی، ابن سینا اور ابن رشد کے درمیان مختلف اُمور سے متعلق اِختلاف و اِتفاق کی نوعیت کیا تھی؟

☆ شیخ اکبر ابن عربی اور حضرت مجدد الف ثانی کے فلسفہ تصوف میں اِختلاف و اِتفاق کی حقیقت کیا ہے؟

☆ جدید مسلم مفکرین سید جمال الدین افغانی، سر سید احمد خاں، مفتی محمد عبدہ، اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے سیاسی اَفکار و نظریات نے اُمتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ میں کیا کردار ادا کیا ہے؟

☆ عصرِ حاضر کے تناظر میں اسلامی فلسفہ و فکر میں جدتِ افکار کی کس قدر گنجائش موجود ہے؟

☆ عالمِ اسلام کو درپیش چیلنجز سے نجات دلانے کے لیے عالمی سطح پر کیا ایسی شخصیت کا وجود ممکن ہے جس کے فلسفیانہ اَفکار و نظریات من حیث المجموع اُمتِ مسلمہ کے عروج کا سبب بن سکیں؟

یہ کتاب نہ صرف معلومات کا گنجینہ ہے بلکہ کئی علمی و فکری دروازوں کو وا کرتی ہوئی بھی نظر آتی ہے۔

26۔ کرہ اَرضی سے اِنسانی ہجرت اور یاجوج ماجوج کی حقیقت (اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ) (2019ء)

انسان اپنی خلقت کے اعتبار سے چونکہ نئی سے نئی دنیاؤں کی تلاش اور حقیقتوں کی کھوج میں مصروفِ عمل رہتا ہے، اس لیے وہ ہر موجود لیکن نظر نہ آنے والی حقیقت کو بھی منظر عام پر لانے کے لیے کاوشوں میں سرگرداں رہتا ہے۔ انہی موجود حقیقتوں میں سے ایک حقیقت یاجوج ماجوج کی ہے جن کا ظہور علاماتِ قیامت میں سے ایک بڑی علامت ہے۔

www.Minhaj.info

انسان ان کے بارے میں بھی جاننے کا صدیوں سے مشتاق ہے اور اپنے اپنے فہم کے مطابق ان کی تعبیر و توجیہ (interpetation) کرتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اس موضوع پر منفرد اور بالکل اچھوتے انداز میں قلم اُٹھایا ہے اور ایک ایسی کتاب تحریر کی ہے کہ جس کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے کہ:

☆ کیا زمین کے علاوہ دیگر سیاروں پر زندگی کا کوئی وجود ہے؟
☆ خلائی مخلوق (Aliens) کی حقیقت کیا ہے؟
☆ کیا قرآن و حدیث میں مذکور یاجوج ماجوج کوئی خلائی مخلوق (Aliens) ہیں؟
☆ کیا ہماری زمین پر یاجوج ماجوج پائے جاتے ہیں؟
☆ دیگر مذاہب میں یاجوج ماجوج کا کیا تصور ہے؟
☆ سائنسی نقطہ نظر سے یاجوج ماجوج کی حقیقت کیا ہے؟
☆ کیا اِنسان کبھی زمین کے علاوہ دیگر سیاروں پر رہائش اِختیار کر سکے گا؟
☆ خلا کے علاوہ دوسرے سیاروں پر زندگی کی حقیقت کیا ہے؟
☆ خلا میں زندگی کے کتنے فیصد اِمکانات ہیں؟
☆ کیا ہمارے سیارے جیسی اور زمینیں بھی کائنات میں پائی جاتی ہیں؟
☆ زمینوں اور آسمانوں کی تعداد قرآن کے مطابق کتنی ہے؟
☆ زمین پر موجود سپیس ایجنسیاں کیا کام کر رہی ہیں؟
☆ ان ایجنسیوں کی خلا میں پہنچ کہاں تک ہے؟

یہ کتاب اپنے موضوع کی جدت کے اعتبار سے ہر خاص و عام کو دعوتِ غور و فکر دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔

27. Islamic Marketing(Philosophy & Principles)(2019)

مختصر اور جامع کتاب میں اسلامی مارکیٹنگ کے اصول و ضوابط انتہائی جامعیت کے ساتھ سپردِ قلم کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے کل سات ابواب ہیں، جن میں تعارف و تاریخی پس منظر سے لے کر مارکیٹنگ کا مذہبی و اخلاقی پہلو بیان کرتے ہوئے جدید قواعد پر بھی سیر حاصل گفت گو کی گئی ہے۔ کتاب میں بڑے خوب صورت انداز میں اسلامی مارکیٹنگ اور اسلامی مالیاتی اداروں کو درپیش چیلنجز کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ نیز ان چیلنجز سے نبٹنے کے لیے قابل عمل تجاویز دی گئی ہیں۔

اس موضوع پر پڑھنے والوں کے لیے یہ بہت شاندار کتاب ہے۔

28. The Growth of Islamic Finance and Banking: Innovation, Governance and Risk Mitigation (2019)

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے ڈاکٹر محمد اسحاق بھٹی کے اشتراک سے یہ تازہ ترین تالیف مرتب کی ہے۔ یہ کتاب برطانیہ و امریکہ کے معروف پبلشر Routledge نے شائع کی ہے جو معیاری تحقیقی و درسی کتب اور جرائد شائع کرنے میں پوری دنیا میں اپنا نام رکھتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلا آرٹیکل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا Standardisation in Islamic Banking & Financial System کے موضوع پر ہے۔ دیگر تحقیقی آرٹیکلز میں سے بعض کے عنوانات کچھ یوں ہیں:

1. Recent development in Islamic finance and financial products
2. On the role of ownership and governance structure in raising capital: A sukuk example
3. Takaful (Islamic Insurance)on the blockchain
4. IT-based finance hub: a new horizon towards transparent Zakat distribution model
5. The way towards standardizing Islamic economic, financial and banking

www.Minhaj.info

fatawa

6. The fallacy of conventional benchmarks in Islamic banking and finance: defining, defending and discussing with evidence from archival data

7. Overview of progress in Islamic commercial and social finance in Pakistan

8. Translation of Economic Verses by Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri in the Light of Translation Studies: A Linguistic Translational Comparative Analysis

9. Drawing inferences from Ali ibn Abi Talibs Teachings on social, and collective responsibility for a fair and just economy

10. Pricing anomaly: tale of two similar credit-rated bonds with different yields

11. Resolving Islamic finance disputes through arbitration in the Middle East

12. Formation of tangible-intangible capital and venture philanthropy: an innovation in Islamic finance

13. Theoretical, practical vis--vis legal development in Islamic banking: a case of Pakistan

14. Islamic safety nets for the poor: Pakistans experience

کتاب کے آخر میں اسلامک بینکنگ اور فنانس انڈسٹری (IBF) کے مستقبل کے حوالے سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور ڈاکٹر محمد اسحاق بھٹی کے اختتامی کلمات ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوعات کی جدت و ندرت اور انفرادیت کے باعث IBF انڈسٹری کے میدان میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور IBF کے میدان میں کام کرنے والا کوئی بھی ماہر معیشت اور محقق اس کتاب سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

29.Business Ethics in Islam(2019)

یہ اپنے موضوع پر ملکی و غیر ملکی سطح پر لکھی گئی کتب میں جامع ترین اور منفرد کتاب اِسلامی اَخلاقیاتِ تجارت کا انگریزی ترجمہ ہے۔ اِس کتاب میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اِسلامی اَقدار اور اِنسانی اَخلاقیات کے تناظر میں معاشی مسائل اور ان کا حل پیش کیا ہے۔

30. Hearken to the Call of Duty: The Philanthropic Approach of Sufi Masters in Islam(2020)

یہ کتاب اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور (خانقاہوں اور مزاراتِ اَولیاء کے حوالے سے تحقیقی مطالعہ) کا انگریزی ترجمہ ہے۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی کئی دیگر کاوشیں ترتیب و تدوین اور اشاعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ وہ ایک مَشاق صاحبِ قلم کی حیثیت سے روشن مستقبل کے حامل شخصیت ہیں۔ خداداد فکری اور انفرادی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ وہ اپنے گرد و پیش کو علم و عرفان کے نور سے منور کر رہے ہیں۔ آپ اُمتِ مسلمہ کی محبت سے سرشار اور حب الوطنی کے جذبہ سے لیس ہیں۔ آپ مسلم ممالک کے تعلیمی، اِقتصادی، صنعتی اور تجارتی معاملات کو سلجھانے کی فکر و دانش سے مزیّن ہیں۔ فعال اور صاحبِ اِدراک قائد کی حیثیت سے آپ قوم و ملت کو فتح و نصرت کی نئی منزلوں تک لے جانے کے جذبے سے سرشار ہیں۔

❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

شیخ الاسلام کے شب و روز

شیخ حماد مصطفیٰ المدنی القادری کی خصوصی گفتگو

جہاں نظم وضبط کے معاملے میں پہاڑ کی طرح سخت ہیں وہیں سمندر کے پانی کی طرح نرم اور رواں بھی ہیں

اللہ کا کروڑ ہا شکر کہ ہمیں شیخ الاسلام کی سرپرستی میں شب و روز بسر کرنیکی سعادت میسر ہے

کم خوراک، کم خواب ہیں، سب سے رابطہ رکھتے ہیں، سانحہ ماڈل ٹاؤن اور اسیران کیلئے انہیں ہمیشہ دعا گو پایا

شیخ الاسلام کی زندگی سے حصولِ علم، فروغِ علم اور دعوت وتبلیغ کے کام سے عمر بھر منسلک رہنے کا پیغام ملتا ہے

اللہ رب العزت کا خاص کرم اور عنایت ہے کہ ہمیں شیخ الاسلام کی سرپرستی اور صحبت میں شب و روز بسر کرنے کی سعادت میسر ہے۔ ان کے زیر سایہ بیتنے والے لمحے زندگی کے بیش قدر اور یادگار ہیں اور ہر لمحہ سیکھنے کی سعادت سے عبارت ہے۔ ماہنامہ منہاج القرآن کے قائد نمبر کیلئے مجھ سے یہ فرمائش کی گئی کہ شیخ الاسلام کے ساتھ گزرنے والے لمحات کے بارے میں اظہار خیال کروں۔ یہ بھی سوال کیا گیا کہ ان کی تالیف و تصنیف اور تدریسی مراحل کس طرح انجام پاتے ہیں اور شیخ الاسلام کے 24 گھنٹے کے معمولات کیا ہیں اور فراغت کے لمحات میں وہ اپنا وقت کس طرح بسر کرتے ہیں؟ بالخصوص میرا اور شیخ احمد کا ان کے ساتھ وقت کیسے گزرتا ہے؟ متفرق امور کے بارے میں سوالات کیے گئے ہیں۔ میں مختصر بیان کیے دیتا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں یہ بتاتا چلوں کہ شیخ الاسلام انتھک جدوجہد کرتے ہیں اور ان کے شب و روز کا غالب حصہ تصنیف و تالیف میں گزرتا ہے۔ وہ اپنے کھانے، پینے میں حد درجہ احتیاط اور اعتدال سے کام لیتے ہیں، آپ کم خوراک بھی ہیں اور کم خواب بھی۔ وہ دیگر معمولات زندگی کے ساتھ ساتھ اپنی طبیعت میں بھی ایک خاص نظم و ضبط رکھتے ہیں اور یہ نظم و ضبط ان کی خوراک میں بھی نظر آتا ہے۔ وہ بہت سادہ ناشتہ فرماتے ہیں، کام کے دوران ایک کپ چائے لے لیتے ہیں اور کبھی کبھار وٹامنز پر مشتمل ایک خاص مقدار "طبی سفوف" کی لے لیتے ہیں، مرغن غذاؤں کا آپ کے معمولات زندگی سے کچھ لینا دینا نہیں۔

اس وقت تفسیر قرآن اور انگریزی میں ترجمہ قرآن کے پراجیکٹس چل رہے ہیں۔ اس کے ساتھ بخاری شریف کی شرح کا کام بھی جاری ہے۔ وہ بیک وقت چار سے پانچ پراجیکٹس پر کام کررہے ہیں۔ نمازوں کے اوقات کے علاوہ رات گئے تک مذکورہ پراجیکٹس پر علمی، تحقیقی کام جاری رہتا ہے۔ بسا اوقات صحت کے حوالے سے کچھ مشکلات حائل ہوتی ہیں تو علاج اور چیک اپ کے لیے بھی کچھ وقت نکالتے ہیں، تاہم 24 گھنٹے کا بیشتر حصہ تالیف و تصنیف میں گزرتا ہے، بعض اوقات تہجد تک کام جاری رکھتے ہیں۔

جب ہم شیخ الاسلام کو اس عمر میں صحت کے مسائل کے ساتھ اس قدر سخت محنت کرتے دیکھتے ہیں تو یہ ہمارے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ ہم نوجوان ہیں اور ہمیں سخت محنت اور مشقت کی عادت ڈالنی ہے۔ جہد مسلسل کا یہ پیغام تحریک سے وابستہ جملہ نوجوانوں اور رفقائے کار کیلئے بھی ہے کہ ہمیں حصولِ علم، فروغ علم اور خدمتِ خلق و خدمت دین کے کام کو زندگی کے آخری سانس اور لمحے تک جاری رکھنا ہے۔ حصولِ علم، دعوت و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے کام کا تعلق عمر کے کسی مخصوص حصے سے نہیں ہے جب شیخ الاسلام اس قدر زیادہ محنت اور کام کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ میں آج بھی اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا ہوں تو ہمیں اس پر خوشگوار حیرت بھی ہوتی ہے اور مسرت بھی کہ ان کے تجدیدی کام کی ایک دنیا معترف ہے، وہ وقت کے مجدد اور شیخ الاسلام ہیں، ان کی کہی ہوئی بات اتھارٹی ہوتی ہے مگر اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو طالب علم سمجھتے ہیں۔

اس سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ علم ایک ایسا سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں اور ہمیں اپنی زندگی کا ہر لمحہ مطالعہ

www.Minhaj.info

کتب میں گزارنا چاہیے۔ ہم شیخ الاسلام کے ساتھ نسبت پر فخر کرتے ہیں تو ان کے ساتھ تعلق استوار رکھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم ان کی کتب کا مطالعہ کریں، ان سے سیکھیں، ائمہ کبار کی کتب ہوں، فلسفہ، سائنس، تصوف، تفسیر، عقائد، اصول وفنون جس موضوع پر بھی کتابیں ہوں انہیں اس انداز سے پڑھیں اور تصور کریں کہ ہم ان کی صحبت میں بیٹھے ہیں، ایسی نیت کے اثرات بھی ہوں گے اور ثمرات بھی۔

ہمیں اس بات پر فخر بھی ہے اور اس پر سجدہ شکر بجا لاتے ہیں کہ ہمیں شیخ الاسلام کی صحبت میں اٹھتے، بیٹھتے علم و حکمت کے ایسے موتی بھی ملتے ہیں جو مطالعہ کتب سے نہیں ملتے۔ ان کی گفتگو کا ایک ایک حرف علم و حکمت کا نچوڑ ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ صحبت ظاہری بھی ہوتی ہے اور باطنی بھی۔ کوئی مصنف چاہے ہزار سال پہلے ہی وفات کیوں نہ پا چکا ہو مگر جب آپ ان کی کتب عقیدت، محبت سے پڑھتے ہیں تو آپ اپنے آپ کو ان کی صحبت میں بیٹھا پاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ امام بخاری کی کتب زیر مطالعہ ہوں یا دیگر ائمہ، محدثین، محققین کی کتابیں پڑھ رہے ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کی کچہری میں بیٹھے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کسی سے محبت محض دعوؤں سے نہیں ہوتی، جس سے آپ محبت کرتے ہیں اس کے رنگ میں بھی اپنے آپ کو رنگ لیں، اگر آپ اہل اللہ اور اہل علم سے محبت کرتے ہیں تو ان کی کتابیں پڑھیں، ان کے احوال کو جانیں اور اعمال پر عمل کریں، ان کی کتابوں سے بھی ان کی صحبت میسر آتی ہے۔

اگرچہ شیخ الاسلام کا اوڑھنا بچھونا ان کا تجدیدی، علمی، تحقیقی کام ہے لیکن اس کے باوجود وہ باقی امور اور فیملی کے لیے بھی وقت نکالتے ہیں۔ جو ان کے ہمراہ ہیں، جو امریکہ میں ہیں، برطانیہ میں ہیں، آسٹریلیا میں ہیں، پاکستان میں ہیں، وہ سب کی خیریت دریافت کرتے ہیں، ان کے دکھ، سکھ اور معاملات زندگی میں شریک ہوتے ہیں۔ رشتہ دار کسی بھی خطہ میں کیوں نہ ہوں، تحریکی ساتھی، رفقائے کار، اراکین، وابستگان وہ سب سے وٹس ایپ پر رابطہ رکھتے ہیں۔ فرصت کے لمحات میں وہ پاکستان میں ڈاکٹر حسن محی الدین، ڈاکٹر حسین محی الدین سے دن بھر کی مصروفیات اور مختلف پراجیکٹس پر فون پر گفتگو فرماتے ہیں۔ اسی طرح تحریک کے جملہ رہنما اور قائدین سے بھی براہ راست رابطہ کرتے ہیں، ضروری نہیں کہ تنظیمی، تحریکی معاملات ہوں تو بات کریں اور خیریت پوچھیں بلکہ تنظیمی امور سے ہٹ کر بھی خیر، خیریت کیلئے بھی فون کرتے ہیں، قائدین اور وابستگان کی فیملیز کے حوالے سے بھی خبر رکھتے ہیں، اسی طرح پوری دنیا کے تحریکی، تنظیمی، قائدین سے بھی خیر، خیریت پوچھتے رہتے ہیں اور رابطوں کو منقطع نہیں ہونے دیتے۔

جمعۃ المبارک کے دن شیخ الاسلام بطور خاص پوری دنیا کے رفقاء اور وابستگان سے ٹیلیفونک ملاقات کر لیتے ہیں اور دنیا بھر کے ذمہ داران کو بھی علم ہوتا ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن گفتگو آسان ہے۔ اسی دن وہ مسائل کے ضمن میں بھی بات کر لیتے ہیں اور ضروری امور پر مشاورت بھی کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے آغاز میں کہا کہ ان کی سرپرستی اور صحبت میں رہنا ہمارے لیے ایک بڑا اعزاز اور سعادت ہے۔ شیخ الاسلام ہمارے تعلیمی معاملات کے بارے میں حد درجہ دلچسپی لیتے ہیں۔ ہمارے یونیورسٹیز اور سکولز کے متعلق معاملات اور معمولات کے بارے میں دریافت فرماتے رہتے ہیں، کلاسز کے ماحول اور زیر بحث آنے والے تدریسی لیکچرز سے متعلق بھی معلومات حاصل کرتے ہیں، وہ ہماری تدریسی مصروفیات سے متعلق تفصیل سے سوالات پوچھتے ہیں اور ہمارے دیگر سماجی، مشاغل سے متعلق بھی دریافت فرماتے رہتے ہیں۔ ہمارے لیے یہ ایک اعزاز ہے کہ وہ ہماری دینی تربیت بھی فرماتے ہیں اور دینی و شرعی علوم کے ضمن میں بھی خوب دلچسپی لیتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے قیمتی وقت سے ٹائم نکال کر ہمیں براہ راست پڑھاتے اور تربیت فرماتے ہیں۔

میں نے ستمبر 2016ء میں یونیورسٹی آف ٹورنٹو میں داخلہ لیا، ٹورنٹو یونیورسٹی کینیڈا کی ٹاپ یونیورسٹی ہے، اس کا شمار دنیا کی 18 بہترین یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ یونیورسٹی آف ٹورنٹو کے دو کیمپس ہیں، ایک کیمپس گھر سے 30 منٹ کے فاصلے پر ہے اور دوسرا بڑا کیمپس ڈیڑھ سے دو گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ بڑے کیمپس تک جانے کے لیے پہلے گھر سے گاڑی کے ذریعے ٹرین تک اور پھر انڈر گراؤنڈ ٹرین کے ذریعے بڑے کیمپس تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اسی طرح فقط آنے جانے کیلئے

www.Minhaj.info

ساڑھے 3 گھنٹے کا وقت درکار ہوتا ہے۔ جب داخلہ لینے کا فیصلہ ہوا تو اس پر شیخ الاسلام نے فرمایا کہ اگر میں اپنے دل سے پوچھوں تو میرا دل کہتا ہے کہ سہولت گھر کے قریب ترین کیمپس میں ہے مگر عقل سے پوچھوں تو وہ کہتی ہے آپ دور والے کیمپس میں جائیں تاکہ آپ کو سفر کرنا پڑے، حصول علم کیلئے زیادہ محنت اور مشقت کرنی پڑے، محنت اور مشقت سے علم کے ساتھ ساتھ انسان کو بڑے سبق اور تجربات حاصل ہوتے ہیں، اس سے اکیڈیمک اور پروفیشنل لائف میں نکھار آتا ہے۔ آپ کی ان ہدایات اور رہنمائی کے ذریعے میں نے دور والے کیمپس میں داخلہ لینے کو ترجیح دی اور روزانہ ساڑھے تین گھنٹے سفر پر صرف ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف ٹورنٹو میں انٹرنیشنل ریلیشنز میں میری ڈگری کا آخری سال چل رہا ہے، اسی سال ان شاء اللہ میری گریجوایشن بھی مکمل ہو جائے گی اور پھر اسکے بعد اللہ کے اذن سے ماسٹرز کے لیے یوکے جاؤں گا۔

اس گفتگو کا مقصد قارئین اور رفقائے کار کو یہ پیغام دینا ہے کہ شیخ الاسلام نے اپنے لیے کبھی آسان راستہ چنا اور نہ ہی اپنی اولاد کے لیے آسانیوں اور سہولتوں کو ترجیح دی۔ جہد مسلسل کا یہی پیغام تحریک کے جملہ وابستگان کیلئے بھی ہے کہ سخت محنت کو اپنی زندگی کا مرکز و محور بنائیں۔ جیسا کہ ابتداء میں کہا کہ ایک صحبت ظاہری ہوتی ہے اور ایک صحبت باطنی ہوتی ہے، باطنی صحبت سچی صحبت ہوتی ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے شیخ کے نقش قدم پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے، یہی راستہ کامیابی اور کامرانی کا ہے۔

مجھ سے پوچھا گیا کہ ہمارے شیخ الاسلام کے ساتھ شب و روز کیسے گزرتے ہیں؟ اس کا ایک حصہ تو میں نے بیان کر دیا کہ ہم اپنے اپنے تدریسی امور کی انجام دہی پر Focused ہوتے ہیں اور جن دنوں میری یونیورسٹی کی کلاسز نہیں ہوتیں، ان دنوں میں اپنا وقت شرعی علوم کی تحصیل اور تدریس کے لیے وقف کرتا ہوں اور اللہ کا شکر ہے وقت کے مجدد سے دینی، شرعی تعلیم حاصل کرنے کی سعادت میسر ہے۔

شیخ الاسلام اپنے کینیڈا قیام کے دوران بہت کم ملاقاتیں کرتے ہیں، خطابات، کانفرنسز اور اجتماعات کے لیے بھی بہت کم وقت دیتے ہیں، کینیڈا ان کا گوشہ تنہائی ہے، یہاں ان کی ساری توجہ تصنیف و تالیف اور تدریس کے امور پر ہوتی ہے مگر وہ ظاہری طور پر نہیں مل رہے ہوتے لیکن وہ تمام تحریکی ساتھیوں، وابستگان، متعلقین کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں، بالخصوص شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء اور حصول انصاف کی جنگ کا حصہ وکلاء اور عہدیداروں سے رابطہ رکھتے ہیں۔ یہ سب دعاؤں میں رہتے ہیں۔ خاص کر اسیران انقلاب کے لیے وہ ہمیشہ دعائیں کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عظیم مقصد کیلئے قربانیاں دیں، حضرت امام حسینؓ کی سنت پر عمل پیرا ہوئے۔ وہ ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیاوی تکالیف سے نجات دے اور ان کے اہلخانہ کو مصائب و آلام سے بچائے۔ ان کی اسیری کی وجہ سے وہ بہت دکھی ہوتے ہیں اور ان کے آرام اور ریلیف کیلئے مرکزی قائدین کو ہدایات بھی جاری کرتے رہتے ہیں۔

شیخ الاسلام کو جہاں اللہ نے ایک مجدد کی حیثیت سے اصلاحِ احوال، اصلاحِ امت اور تجدیدِ دین کی توفیق بخشی ہے، وہاں انہیں ایک دردمند، شفیق دل سے بھی نوازا ہے مگر ان کی شفقت بے جا اور بلاجواز نہیں ہوتی۔ جہاں اصلاح اور سمجھانا ناگزیر ہوتا ہے تو وہ وہاں سختی بھی اختیار کرتے ہیں۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میری طبیعت کے دو متضاد لیکن خوبصورت پہلو ہیں: ایک طرف نظم و ضبط کے ضمن میں پہاڑ اور لوہے کی طرح سخت ہوں تو دوسری طرف سمندر کی طرح نرم بھی ہوں اور بہاؤ کی فراوانی ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا "**ان اللّٰہ یامر کم بالعدل والاحسان**" آپ کی طبیعت اور تربیت کا یہ مرکزی نقطہ ہے کہ انسان اپنی شخصیت اور روز مرہ کے امور میں عدل سے کام لے اور احسان بھی کرے۔ انہی دونوں پیمانوں کے میلاپ سے اعتدال قائم ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے خاص مقربین، اولیاء صالحین اور برگزیدہ بندے انہی اوصاف اور کمالات کا پرتو ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے سروں پر شیخ الاسلام کا سایہ تادیر قائم و دائم رکھے اور ہم ان کے خطابات، ارشادات، تقریروں، تحریروں سے علم و حکمت کے موتی چنتے رہیں اور اپنے دین اور دنیا کو سنوارتے رہیں۔

❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

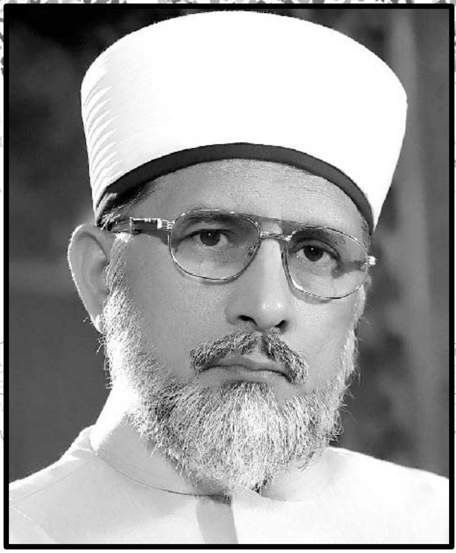

قائد محترم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 69 ویں سالگرہ پر دل و جان سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

پاکستان عوامی تحریک شمالی پنجاب

خرم نواز گنڈاپور
سیکرٹری جنرل
پاکستان عوامی تحریک

قاضی شفیق
صدر پاکستان عوامی تحریک
شمالی پنجاب

www.Minhaj.info

مصطفوی انقلاب کی منزل کا رہبر و رہنما

شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات کا ایک طائرانہ جائزہ

علوم القرآن، علوم الحدیث، ایمانیات، اعتقادیات، سیرت النبی ﷺ

اخلاق وتصوّف، اقتصادیات، تقابلِ ادیان، دستوریات، اسلام اور سائنس، انسانی حقوق

محبت وعدم تشدد کے موضوعات پر اس طرح قلم اٹھایا کہ اپنی مثال آپ بن گئے

انوار اختر ایڈووکیٹ

احیاءِ اسلام، تجدیدِ دین، اصلاحِ احوال، فروغِ شعور، بیداریٔ شعور، اصلاحِ نظام، قیامِ امن، بین المذاہب ہم آہنگی و بین المسالک رواداری اور اسلام کی امن و محبت پر مبنی تعلیمات کے کماحقہ فروغ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا عظیم کردار مجددانہ اور مصلحانہ ہے۔ اس ضمن میں آپ کی جملہ کاوشیں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ اس سلسلہ میں ’’تجدید و ریفارمز‘‘ کی عملی جدوجہد کے لیے آپ کے زیر سرپرستی تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کا قیام بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات کے اثرات کا دائرہ پاکستانی معاشرہ سے لے کر بین الاقوامی معاشرے تک محیط ہے۔ شیخ الاسلام کی فکری، نظریاتی و عملی تحریک کی نوعیت جدید عصری تقاضوں کی حامل ہے۔ اس تحریک کی منزل کا عنوان ’’مصطفوی انقلاب‘‘ ہے۔ اس جدوجہد کے راستے علمی، تربیتی، شعوری، روحانی، فلاحی، سماجی اور سیاسی ہیں۔ اس کی عملی تصویر ایک طرف ان شاء اللہ پاکستان میں مصطفوی نظام پر مبنی ترقی و خوشحالی کی حامل فلاحی ریاست کا قیام ہے اور دوسری طرف اتحاد و امتِ مسلمہ کے لیے اسلامی دولت مشترکہ کی تشکیل اور بین الاقوامی سطح پر قیامِ امن و سلامتی کا خواب شرمندہ تعبیر کرنا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دین اسلام کے 14 سو سال کے علمی، تحقیقی، فکری، نظریاتی، روحانی، سائنسی، سیاسی، سماجی، قانونی، اقتصادی، انقلابی اور عملی اثاثہ و ورثہ کو جدید تقاضوں کے مطابق ’’تحریک منہاج القرآن‘‘ کی صورت میں ایک پلیٹ فارم پر مرتکز کردیا ہے۔ آپ کی شہرہ آفاق 596 کتب، 6000 سے زائد لیکچرز اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر قیامِ امن اور تعلیماتِ اسلامیہ کے رخِ روشن کو دنیا کے سامنے دلائل و براہین کے ساتھ پیش کرنے کی عملی جدوجہد دینِ اسلام کا وہ عظیم اثاثہ ہے جو اقوام عالم، امت مسلمہ اور پاکستانی قوم کی صدیوں تک رہنمائی کرتا رہے گے۔

دینِ اسلام کے 14 سو سالہ علمی و فکری اور تحقیقی اثاثہ کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نہایت ہی جامع انداز میں اپنی شہرہ آفاق کتب اور خطبات و لیکچرز کی صورت میں امتِ مسلمہ کو منتقل کیا۔ علاوہ ازیں ’’معاشرت، معیشت اور سیاست‘‘ کے حوالے سے شیخ الاسلام کی عملی جدوجہد بھی اسلام کی تاریخ کے روشن پہلوؤں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ تعلیماتِ اسلامیہ کے عظیم ورثہ و اثاثہ کو شیخ الاسلام نہایت ہی احسن انداز میں امت مسلمہ بالخصوص پاکستانی قوم میں منتقل کررہے ہیں۔ ذیل میں اس کی چند جھلکیاں نذرِ قارئین ہیں:

شیخ الاسلام کی علمی و تحقیقی جدوجہد کا طائرانہ جائزہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے درج ذیل عنوانات کے تحت سیکڑوں کتب تحریر کیں جو نہ صرف بنیادی و حقیقی تعلیماتِ اسلام پر مشتمل ہیں بلکہ دور جدید کے تقاضوں کے

www.Minhaj.info

مطابق بھی ہیں:

۱۔ القرآن وعلوم القرآن ۲۔ الحدیث وعلوم الحدیث

۳۔ ایمانیات وعبادات ۴۔ اعتقادیات (اصول وفروع)

۵۔ سیرت وفضائل نبوی ﷺ ۶۔ ختم نبوت وتقابل ادیان

۷۔ فقہیات ۸۔ اخلاق وتصوف ۹۔ اقتصادیات

۱۰۔ فکریات ۱۱۔ دستوریات وقانونیات ۱۲۔ شخصیات

۱۳۔ اسلام اور سائنس ۱۴۔ امن ومحبت اور ردتشدد وارہاب

۱۵۔ حقوق انسانی اور عصریات ۱۶۔ سلسلہ تعلیمات اسلام

☆ مذکورہ عناوین پر شیخ الاسلام کی سیکڑوں کتب اردو، عربی اور انگلش زبان میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں 6 ہزار سے زائد موضوعات پر شیخ الاسلام کے خطبات اور لیکچرز بھی 14 سو سالہ علمی، دینی اور فکری ورثہ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

☆ آپ کے فیض یافتہ آپ کے صاحبزادگان ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور تحریک منہاج القرآن کے دیگر قائدین، علماء وفضلاء کی تصانیف و خطبات؛ دین اسلام کے عظیم اثاثے، فیض اور صدیوں ونسلوں کے تسلسل کا حصہ ہیں۔

☆ شیخ الاسلام کی ان ہمہ جہتی خدمات کا اعتراف دنیا کے متعدد انٹرنیشنل فورمز پر ہوچکا ہے۔ حال ہی میں OIC نے متفقہ قرارداد میں دہشت گردی و انتہا پسندی کے خلاف شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کی عالمگیر خدمات پر نہ صرف خراج تحسین پیش کیا بلکہ قرار داد میں عالمِ اسلام کی تمام جامعات میں شیخ الاسلام کے مرتب کردہ فروغِ امن نصاب سے استفادہ کرنے کی تجویز دی گئی۔

تبدیلیٔ نظام کے لیے منظّم کاوشیں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ملکی، قومی و بین الاقوامی سطح پر پاکستان و بیرون ملک زبردست و فعال اداروں کو تشکیل دیا جو کہ ملکی، قومی و بین الاقوامی سطح پر تبدیلی نظام کے لیے جدوجہد کررہے ہیں۔ ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

☆ منہاج انٹرنیشنل یونیورسٹی (علی گڑھ یونیورسٹی کی طرز پر)

☆ 1000 ماڈل سکولز و100 ماڈل کالجز کے قیام کے منصوبہ کے تحت 650 ماڈل سکولز اور درجنوں ماڈل کالجز کا قیام۔

☆ عوامی تعلیمی منصوبہ کے تحت دیہی علاقوں میں 10 ہزار عوامی تعلیمی مراکز کے قیام کے منصوبہ کے تحت سیکڑوں مراکز کا قیام۔

☆ فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام

☆ دنیا بھر میں اسلامک ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سنٹرز کا قیام

☆ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی (MES) کا قیام

☆ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا قیام

☆ 50 سے زائد نظامتوں، فورمز اور شعبہ جات کا قیام

تبدیلی نظام کے لیے سیاسی جدوجہد

قومی سطح پر تبدیلی نظام کے لیے انفرادی حیثیت میں اور قومی سطح کی حامل دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر بے مثال سیاسی جدوجہد کرنا بھی شیخ الاسلام کا امتیازی وصف ہے۔ یہ امر آپ کو فکری و نظریاتی شخصیت کے ساتھ ساتھ عملی سطح پر بھی آپ کو دنیا بھر میں متحرک قائد ولیڈر کی منفرد حیثیت عطا کرتا ہے۔

☆ پاکستان عوامی تحریک (PAT) کی تنظیمات اور ونگز کا قیام

☆ نوابزادہ نصر اللہ خان اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ بطور صدر ''پاکستان عوامی اتحاد''

☆ نوابزادہ نصراللہ، محترمہ بے نظیر بھٹو اور عمران خان کے ساتھ گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس (GDA) کے تحت آل پاکستان سیاسی جماعتوں کے اتحاد کی تشکیل

☆ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ، تحریک استقلال کے ساتھ پاکستان عوامی تحریک کے مشترکہ سیاسی گروپ کی تشکیل

☆ آل پاکستان پارٹیز کانفرنسز کا انعقاد کرکے سیاسی اتحاد اور APCs کا انعقاد ☆تحریکِ بیداری شعور

☆ مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم (MCDF) کا قیام

☆ بین المذاہب ہم آہنگی ڈائیلاگ فورم کا قیام

☆ علاقائی، ملکی و بین الاقوامی سطح پر پروفیشنلز تنظیمات، ونگز اور فورمز کا قیام

☆ سال 1990ء اور سال 2002ء کے انتخابات میں حصہ لینا

☆ سال 2004ء میں ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے غیر موثر پارلیمنٹ کی وجہ سے استعفیٰ دینا اور 80 صفحات پر مبنی ملکی وقومی

www.Minhaj.info

مسائل کی نشاندہی پر مبنی استعفیٰ وائٹ پیپر کی صورت میں دینا۔

☆ متعدد مواقع پر بنیادی حقوق کی بحالی، احتساب اور کرپٹ نظام کو بے نقاب کرنے کے لیے عوامی مارچ اور احتساب مارچ کا انعقاد

☆ 2001ء کے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے کر بڑی کامیابیاں حاصل کرنا

☆ 2018ء کے قومی انتخابات سے بوجہ ناقص و کرپٹ نظام انتخابات، انتخابات سے علیحدگی اختیار کرنا۔

☆ لاہور تا اسلام آباد جنوری 2013ء میں لانگ مارچ بسلسلہ آئینی و الیکشنز ریفارمز

☆ 70 روزہ احتجاجی دھرنا 2014ء (اسلام آباد) بسلسلہ قصاص سانحہ ماڈل ٹاؤن

☆ نواز و شہباز حکومتی ناقص کارکردگیوں اور کرپشن کے خلاف وائٹ پیپرز کی اشاعت۔

تبدیلی نظام کے لیے ریفارمز منشور، چارٹرز پر لیکچرز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انسانیت، امت مسلمہ اور پاکستانی قوم کو بحرانوں سے نکالنے اور امن و خوشحالی کی منزل تک پہنچانے کے لیے 1976ء سے تاحال تبدیلی نظام کے لیے منشور، چارٹرز اور ریفارمز پر لیکچرز دیئے جو کہ ملکی، قومی و بین الاقوامی اثاثوں کا اہم ترین حصہ اور تسلسل ہیں۔ فکری و نظریاتی ریفارمز پیکجز کے عملاً نفاذ کی تحریک ملکی و قومی بین الاقوامی سطح پر آپ کا خصوصی قائدانہ وصف ہے۔ اس حوالے سے آپ کی کاوشوں کا طائرانہ جائزہ نذر قارئین ہے:

☆ قرآنی فلسفہ انقلاب ☆ اسلام میں عروج و زوال کا تصور

☆ اسلامک سوشل آرڈر ☆ عوامی سوشل آرڈر

☆ پاکستان عوامی تحریک کا منشور ''سب سے پہلے عوام''

☆ تعلیم شعور انقلاب کا ماٹو

☆ اسلام، عوام، جمہوریت پاکستان کا ماٹو

☆ سیاست نہیں ریاست بچاؤ کا نعرہ ☆ اکانومی ڈاکٹرائن

☆ تحریک منہاج القرآن، پاکستان عوامی تحریک اور ان کے فورمز اور ونگز کے دستا تیر اور ورکنگ پلانز

☆ حقوق نسواں ڈیکلریشن

☆ آئین کے آرٹیکل 63-62 کے تحت احتساب کا نظام

☆ شہریوں کے بنیادی حقوق اور نفاذ

☆ آئین کی اصولی پالیسی کا نفاذ

☆ آئین کے تحت ریاست وحکومت کی ذمہ داریاں

☆ پاکستان میں حقیقی تبدیلی کیوں اور کیسے؟

☆ بیداری شعور (ضرورت و اہمیت) ☆ الیکشنز ریفارمز

☆ متناسب نمائندگی پر مبنی نظام انتخاب

☆ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے قیام کے ذریعے سیاسی، مالیاتی و انتظامی اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

☆ عدالتی اختیارات کی ماتحت عدلیہ کو تفویض

☆ ریاست مدینہ اور قیام پاکستان

☆ کسانوں، مزدوروں اور نوجوانوں کی خوشحالی کے نکات

☆ عوام کی خوشحالی کے 14 نکات

☆ تحریک کے تحت منعقدہ آل پاکستان علماء ڈیکلریشن

☆ آل پاکستان مشائخ ڈیکلریشن

☆ تحریک کے تحت منعقدہ آل پارٹیز کانفرنسز کے ڈیکلریشنز

حرفِ آخر!

ملکی و بین الاقوامی سطح پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ایک عہد ساز شخصیت کے طور پر اور ایک مجدد و مصلح کے طور پر باقاعدہ تسلیم کیا گیا ہے جو کہ آپ کی تجدید و اصلاح کے لیے کی گئی عظیم خدمات کا اعتراف ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی نابغہ عصر و عہد ساز شخصیت پر دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیز میں متعدد پی ایچ ڈی کی گئیں۔ دنیا بھر کے بڑے بڑے اداروں نے دنیا کی موثر شخصیات کی فہرست میں آپ کو شامل کرکے آپ کو ملکی، قومی و بین الاقوامی سطح پر بڑے بڑے ایوارڈز اور القاب سے نوازا ہے۔ ان عظیم کامیابیوں پر ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس مصطفوی مشن میں استقامت عطا فرمائے اور شیخ الاسلام کی سرپرستی میں جلد مصطفوی انقلاب کا سویرا طلوع ہو۔ آمین۔

؎ میرے قائد تاریخ تجھے سلامی دے گی

❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

عمران خان
وزیراعظم پاکستان کا پیغام

تحریک منہاج القرآن کے قائد ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے علمی، تحقیقی کام میں امن، محبت، اتحاد اور بھائی چارے کا درس ملتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری ایک روشن خیال سکالر اور رہنما ہیں جن کی فکر سے پاکستان سمیت دنیا بھر میں برداشت اور رواداری کو فروغ ملا ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ ڈاکٹر طاہر القادری صحت و سلامتی کے ساتھ اتحادِ امت، امن، بین المذاہب و بین المسالک ہم آہنگی و رواداری کیلئے کوشاں رہیں۔ رب کریم نے ڈاکٹر طاہر القادری کو قوتِ بیان، قوتِ تحریر جیسی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے، ایسی علمی شخصیات کی عالمِ اسلام اور پاکستان کو ضرورت ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کو انکی 69 ویں سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہوں۔

www.Minhaj.info

آصف علی زرداری

کو چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی کا پیغام

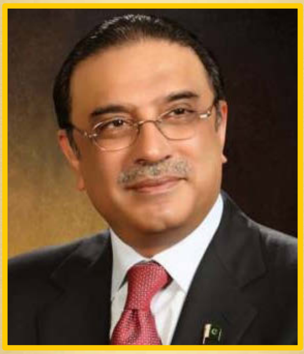

تحریک منہاج القرآن کے قائد ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ بین المذاہب ہم آہنگی اور بین المسالک رواداری کا درس دیا۔ منہاج القرآن کے تحت قائم سکولز، کالجز، یونیورسٹی اور دنیا بھر میں قائم کردہ اسلامک سنٹرز نے ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فکری اور اصلاحی پیغام کو عام کیا ہے، اسلام کے حقیقی اور پر امن تشخص کی نہ صرف تجدید کی بلکہ دنیا کو بھی روشناس کروایا۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے خطابات اور تقاریر میں دنیا کو ہمیشہ بتایا کہ اسلام امن پسندی کا درس دیتا ہے اور یہ کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی علمی، مذہبی، فلاحی خدمات کو ہمیشہ احترام کی نظر سے دیکھا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرمین محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے بھی ڈاکٹر طاہر القادری کی اشاعتِ اسلام و فروغِ علم و محبت و امن کیلئے خدمات کو ہمیشہ سراہا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید تحریک منہاج القرآن کی لائف ممبر بھی تھیں۔ میں انکی 69 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انکی صحت و سلامتی کیلئے دعا گو ہوں۔

www.Minhaj.info

بلاول بھٹو

چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی کا پیغام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہمیشہ دنیا اور مذہب دونوں کو دین اسلام کا جزو قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری تحریک منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں میں دینی و دنیاوی تعلیم کو یکجا کر کے ایسے طلبہ تیار کر رہے ہیں جو تحقیق و اجتہاد کے دروازے کھول رہے ہیں اور نفرت و انتہا پسندی کے ماحول کو ختم کر رہے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ نوجوانوں کیلئے جدید عصری تعلیم کے حصول کیلئے جدوجہد کی۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو اندرون ملک و بیرون ملک بطور علمی شخصیت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری پاکستان سمیت دنیا بھر میں اسلام کا حقیقی پیغام عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق پھیلا رہے ہیں۔ میری والدہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید تحریک منہاج القرآن کی لائف ممبر تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو ایسے سکالرز کی ضرورت ہے جو دین و دنیا کا ابہام سے پاک فہم رکھتے ہوں، ڈاکٹر طاہر القادری ایک ایسی ہی نابغہ روزگار شخصیت ہیں۔ ان کو 69 ویں سالگرہ کی مبارکباد دیتا ہوں، ان کی صحت و سلامتی کیلئے دعا گو ہوں۔

چودھری شجاعت حسین
صدر پاکستان مسلم لیگ ق کا پیغام

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پاکستان اوراسلامی دنیا کا جانا پہچانا نام ہے، وہ دینِ اسلام، پاکستان اورانسانیت کی خدمت کررہے ہیں۔انہوں نے اسی خدمت کوعبادت کا ذریعہ بنایا، بلاشبہ ان کی یہ اسلامی، ملی، انسانی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی، میں ان کی صحت وتندرستی کیلئے دعا گو ہوں۔

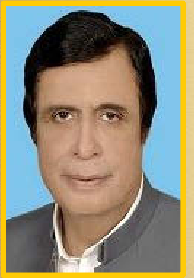

چودھری پرویز الٰہی
سپیکر پنجاب اسمبلی کا پیغام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری عالمِ اسلام کی پہچان اور بین الاقوامی شخصیت ہیں جو اتحادِ امت، امن، بین المذاہب و بین المسالک رواداری اور فلاحِ انسانیت کے لیے کوشاں ہیں۔ رب کریم نے آپ کو قوتِ بیان، قوتِ تحریر، قابلِ رشک قوتِ استدلال جیسی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری ملک میں رواداری، تحمل، برداشت، آئینِ پاکستان سے وفاداری اور اصول پرستی پر مبنی صحت مند انسانی، سماجی، دینی روایات کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔ غریب دشمن نظام کو بدلنے کیلئے ڈاکٹر طاہر القادری کی جدوجہد قابل تحسین ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی صحت وسلامتی کے لیے دعا گو ہیں اور انہیں 69 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سید مراد علی شاہ

وزیر اعلیٰ سندھ کا پیغام

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اعلیٰ تعلیم یافتہ، دردمند، محبّ وطن پاکستانی ہیں، انہوں نے پاکستان کو جمہوری اقدار کا حامل ایک باوقار ملک بنانے کیلئے کٹھن جدوجہد کی، جانی و مالی قربانیاں دیں، ڈاکٹر طاہر القادری نے ہمیشہ امن، بھائی چارے اور تکریمِ انسانیت کیلئے عملی جدوجہد کی ہے۔ ان کی علمی، فلاحی، مذہبی، سیاسی خدمات کو احترام و قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے اسلام کو عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے پیش کیا۔ وہ ایک ایسے روشن خیال سیاسی و مذہبی رہنماء ہیں جن کی فکر سے دنیا میں امن، برداشت اور رواداری کو فروغ مل رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے اسلام، پاکستان اور انسانیت کی جو خدمت کی ہے وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ 69 ویں سالگرہ پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور صحت کیلئے دعا گو ہوں۔

محمود خان

وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ کا پیغام

ڈاکٹر طاہر القادری کے نام اور کام سے پوری دنیا واقف ہے،زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے طبقات ان کی علمی،تحقیقی،سیاسی،سماجی،اخلاقی جدوجہد کا موضوع رہے ہیں،اسی لئے ہر طبقہ ان کے نام اور کام سے واقف ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ مصلحتوں سے بالاتر ہو کر کلمہ حق بلند کرتے ہیں اور وہ جوبات کرتے ہیں دلیل اور منطق سے کرتے ہیں۔ میں انہیں ان کی 69 ویں سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہوں اور انکی صحت وتندرستی اور درازی عمر کیلئے دعا گو ہوں۔

www.Minhaj.info

فواد چودھری
وفاقی وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کا پیغام

منہاج القرآن کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کم و بیش ایک ہزار کتب کے مصنف ہیں۔ امت مسلمہ کیلئے ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بے شمار خدمات ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسلام کے حقیقی اور پر امن تشخص کی نہ صرف تجدید کی بلکہ دنیا کو بتایا۔قرآن حکیم کا ترجمہ اور 8 جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی تالیف ڈاکٹر طاہر القادری کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کا تالیف کردہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا، علمی، اعتقادی، فکری اور سائنسی موضوعات کا آئینہ دار ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی تصنیف اسلام اور جدید سائنس تجدیدی، علمی کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں ان کو 69 ویں سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہوں اور ان کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کرتا ہوں۔

غلام سرور خان
وفاقی وزیر ایوی ایشن کا پیغام

قائد تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہر القادری تعلیم کے فروغ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری نوجوانوں کو اسلام اور پاکستان کی فکری اساس سے جوڑ رہے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری اسلام اور پاکستان کی توانا آواز ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری سکالر، ماہرِ تعلیم، دانشور، محقق، قانون دان اور مدبر سیاستدان بھی ہیں، اتنے اوصاف کسی ایک شخصیت میں جمع ہونا یقیناً اللہ کریم کا خاص احسان ہے۔ میں ان کو 69 ویں سالگرہ پر ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ مبارکباد دیتا ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس
صوبائی وزیر سکول ایجوکیشن کا پیغام

پورے ملک میں 700 سے زائد سکولز، درجنوں کالجز، عالمی معیار کی منہاج یونیورسٹی اور اس میں زیرِ تعلیم ہزاروں طلبہ ڈاکٹر طاہر القادری کی فروغِ علم کے لیے خدمات کا ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قائد تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر طاہرالقادری کو دین و دنیا کے علوم سے نوازا، زبان و بیان پر دسترس عطا کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اللہ کی عطا کردہ ان خوبیوں اور نعمتوں کا انتہائی مثبت اور موثر استعمال کیا۔ میں ڈاکٹر طاہر القادری کو ان کی 69 ویں سالگرہ پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے (آمین)

راجہ یاسر ہمایوں سرفراز
صوبائی وزیر ہائر ایجوکیشن کا پیغام

ایک پڑھے لکھے پاکستان کی تشکیل یقیناً ہمارا خواب ہے۔ منہاج القرآن کے تعلیمی ادارے عصری ضروریات کے مطابق تعلیم و تربیت فراہم کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی قائم کردہ منہاج یونیورسٹی، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز، ملک بھر میں پھیلے ماڈل سکولز آنے والی نسلوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کے مشن میں ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ میں ڈاکٹر طاہر القادری کی علمی، اصلاحی، دینی، سماجی خدمات کا معترف ہوں اور انھیں ان کی 69ویں سالگرہ پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی درازی عمر کیلئے دعا گو ہوں۔

www.Minhaj.info

علامہ راجہ ناصر عباس
سربراہ مجلس وحدت المسلمین کا پیغام

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 2010ء میں خودکش دھماکوں کیخلاف عالم اسلام کا پہلا مبسوط فتویٰ دیا اور اس فتویٰ کے علمی استدلال نے ان قوتوں کو لاجواب کر دیا جو اسلام کو انتہا پسندی اور دہشتگردی سے جوڑتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری کے اس فتویٰ نے بیرون ملک اسلام پسند مسلم شہریوں کو سر اٹھا کر چلنے کا حوصلہ اور خود اعتمادی دی، ان کی صحت وتندرستی کیلئے دعا گو ہوں۔

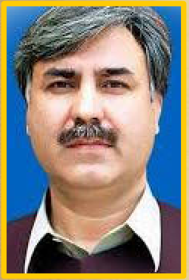

شوکت علی یوسف زئی
صوبائی وزیر اطلاعات حکومت خیبرپختونخواہ کا پیغام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی دینِ اسلام، اقوامِ عالم اور ملک پاکستان کیلئے علمی و مذہبی خدمات کے معترف ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پیغامِ امن پوری دنیا میں پھیلایا ہے جسے زبردست پذیرائی ملی۔ ڈاکٹر طاہر القادری ایک قابلِ احترام علمی شخصیت ہیں انہوں نے ہمیشہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار وقار اور سلیقے کے ساتھ کیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ ان سے سیکھا ہے اور ان کی علمی وجاہت کے معترف بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے میں انہیں ان کی 69 ویں سالگرہ پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

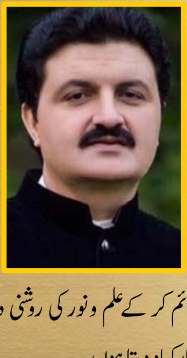

اجمل وزیر
ترجمان حکومت خیبرپختونخواہ کا پیغام

قائد منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہر القادری جہاندیدہ علمی و مذہبی شخصیت ہیں۔ ان کی علمی و تحقیقی خدمات سے پاکستان سمیت پوری دنیا فیض یاب ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 100 سے زائد ممالک میں تنظیمی نیٹ ورک اور اسلامک سنٹرز قائم کر کے علم و نور کی روشنی دنیا کے کونے کونے تک پھیلا دی ہے میں ان کو 69 ویں سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہوں۔

بیتے لمحے بچپن کے

شیخ الاسلام کے والدِ گرامی شب بیدار، عاشق رسول ﷺ ماہر نباض، ممتاز عالم دین اور عارفِ کامل تھے

سید الطاف حسین گیلانی

کائناتِ ہست و بود میں پانی وجودِ حیات کا جزوِ لازم ہے۔ یہ زمینی طبعی خواص کے سبب اپنے شاربین پر مختلف النوع اثرات مرتب کرتا ہے۔ عمیق و بسیط دریائے چناب کا ٹھنڈا، میٹھا، صاف، شفاف اور پاکیزہ پانی اپنی خدا داد صلاحیتوں کی بنا پر گونا گوں صفات سے متصف ہے۔ اس کی آغوش میں پروردہ سر زمینِ جھنگ کے باسیوں نے اعماق دریا سے غوّاصی، عاجزی اور دوراندیشی۔۔۔ بساط سے وسیع القلبی، فراخ دلی، فیاضی اور مہمان نوازی۔۔۔ تلاطمِ امواج سے مہم جُوئی، جوش و جذبہ اور شجاعت پائی۔۔۔ آب رواں کے خرامِ ناز سے پُرکشش و پُروقار اور مدھر آواز سے پُرکیف و سرود ہوئے۔۔۔ سکوتِ آب سے خاموشیِ طبع، بردباری، حلم، صبر و قناعت پائی اور صاحبانِ استقامت ٹھہرے۔۔۔ شیرینیِ آب سے باہمی محبت و یگانگت اور شفافیت سے شرافت و پاکیزگیِ کردار کا درس لیا۔۔۔ خُنکیِ آب سے قلوب و اذہان، تازگی اور ٹھہراؤ جیسی نعمتوں سے مالا مال ہوئے۔

بلاشبہ سر زمینِ جھنگ زرخیز بھی ہے اور مردم خیز بھی۔ اس کے سینے پر پھیلے سرسبز و شاداب لہلہاتے کھیت، عطر بیز چمنستان، فطرت کے حسیں مناظر جہاں اس کی زرخیزی کے مظہر ہیں وہیں سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ، حضرت تاجن شوریؒ (شور کوٹ والے)، حضرت شاہ جیونہؒ، حضرت سلطان ہاتھی وانؒ، حضرت پیر فتح شاہؒ، حضرت پیر خاکی شاہؒ، حضرت پیر دھجی شاہؒ اور حضرت پیر سید بلاقی شاہؒ (جھنگ چک شالی والے) جیسے اولیا اللہ۔۔۔ ڈاکٹر عبد السلام جیسے سائنس دان۔۔۔ شیر افضل جعفری، مجید امجد، عبد العزیز خالد اور سید جعفر طاہر جیسے شعرا۔۔۔ مہر محمد افضل ہرل اور فرید ملت الحاج حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ جیسے حکما اور اطبّا جو عمر بھر اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ علمی اور روحانی صلاحیتوں سے خلقِ خدا کو فیض یاب کرتے رہے، اس کی مردم خیزی کے آئینہ دار ہیں۔

جھنگ صدر میں واقع اہلِ سنت مکتبۂ فکر کی قدیم مرکزی اور سب سے بڑی جامع مسجد پرانی عید گاہ کے نام سے موسوم محلّہ پرانی عید گاہ کو ضلع بھر میں شہرتِ عام حاصل ہے۔ اس مسجد کی جنوب مشرقی طرف راقم الحروف کا آبائی گھر ہے جس کے مشرقی پہلو میں چند فٹ کے فاصلہ پر وہ گھر واقع ہے جہاں 19 فروری 1951ء کو اُس گُلِ گیتی آرا، لعلِ ناب اور ماہِ تاباں نے جنم لیا۔ جس کی مہک و لہک ہفت کشور اور چمک دمک ہفت گردوں تک جا پہنچی۔ آج دنیائے عرب و عجم جسے علامۃ الدّہر، مجدّدِ رواں صدی، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام سے پکارتی ہے۔

میں اپنی تاریخ پیدائش 7 اگست 1946ء کے لحاظ سے اس وقت 4 سال، 6 ماہ اور 12 دن کا تھا۔ مجھے کچھ زیادہ یاد تو نہیں صرف اتنا یاد ہے کہ پڑوس میں واقع فرید ملت حضرت فریدالدین قادریؒ کے گھر کے باہر ڈھول بجتا دیکھ کر بھاگا بھاگا اپنے گھر آیا اور اپنی والدہ ماجدہ کو بتایا کہ چچا جان (فرید ملت حضرت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ) کی آج شادی ہے۔ جس پر انہوں نے ہنستے ہوئے بتایا کہ نہیں بلکہ ان کے گھر بیٹا ہوا ہے۔ (جھنگ میں قدیم روایات کے مطابق جس گھر بیٹا پیدا ہوتا

www.Minhaj.info

تھا تو خبر پا کر ڈھول والا اور خواجہ سرا از خود ودھائیاں لینے آ جایا کرتے تھے۔ دروازے کے باہر اوپر والی زنجیر میں شجرِ شریں کی چھوٹی چھوٹی سبز پتوں والی ٹہنیاں لٹکا دی جاتی تھیں۔)

ولی کامل کی صدائے گدایانہ اور قبولیت

بلاشبہ نومولود کوئی عام بچہ نہ تھا بلکہ ایک ولیِ کامل (علامہ الحاج ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ) کے دل سے نکلی اُس صدائے گدایانہ کا نتیجہ تھا جو انہوں نے اشک بار آنکھوں سے سایہ دیوارِ کعبہ میں مقام ملتزم پر غلافِ کعبہ کو تھام کر بارگاہِ الٰہی میں کی تھی کہ:

’’اے باری تعالیٰ! اپنی بارگاہِ کریمی سے مجھے ایک ایسا بیٹا عطا کر جو تیری اور تیرے دین کی معرفت کا حامل ہو اور جو دنیا و آخرت میں تیری بے پناہ عطا و رضا کا حق دار ٹھہرے اور فیضانِ رسالتِ مآب ﷺ سے بہرہ ور ہوکر دنیائے اسلام میں ایسے علمی و فکری، اخلاقی و روحانی انقلاب کا داعی ہو جس سے ایک عالم متمتع ہو سکے‘‘۔

سبحان اللہ! قبولیت دعائے ولی تو دیکھئے کہ اُسی سال1948ء میں ہی انہیں ان کے ہاں بیٹے طاہر کی پیدائش کی بشارت ہوئی۔

دنیاوی اصول کو ہی لے لیجئے کہ خیرات کا انتخاب خیرات دینے والے اپنی حیثیت، شخصیت اور وجاہت کو مدنظر رکھتے ہوئے کرتے ہیں۔ ایک بادشاہ کی دی گئی خیرات زر وسیم اور لعل و گوہر سے کم نہیں ہوتی، تو پھر جب خیرات خالقِ کائنات ربِ جلّ شانہ اور صاحبِ لولاک ﷺ کی طرف سے ہو تو لاریب اس کا معیار بھی وہی ہوگا جو مجدّدِ وقت، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے روپ میں آج ہمارے سامنے ہے۔ بلاشبہ انہوں نے اپنے والدِ گرامیؒ کا وہ وعدہ وفا کر دکھایا جو انہوں نے وقتِ دعا بارگاہِ الٰہی میں کیا تھا۔

تقویٰ و زہد کا حامل گھرانہ

محلّہ پرانی عید گاہ میں سادات کا صرف ایک ہمارا ہی گھر ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ساتھ تین پشتوں سے ہماری خانہ واحدی کی طرح تعلق داری ہے ،جس کا اظہار وہ کئی مرتبہ اپنی گفتگو میں بھی فرما چکے ہیں۔ اس وجہ سے اُن کے والد گرامیؒ ہمارے علاوہ انہیں کسی دیگر گھر نہ جانے دیتے اور نہ ہی دوسرے بچوں کو اپنے گھر آنے دیتے تھے۔ ہم نے ایک دوسرے کے اجداد یعنی میں نے ان کے دادا حضرت میاں خدا بخشؒ اور ان کے بھائی حضرت میاں اللہ بخشؒ اور انہوں نے میرے دادا حضرت سید پیر فرخ شاہؒ (جو پرانی عید گاہ سے متصل دوسرے محلّہ پپلیاں والا میں رہائش پذیر تھے) کی نہ صرف زیارت کی ہوئی ہے بلکہ فیضانِ صحبت سے بھی مستفیض ہو چکے ہیں۔ حضرت میاں خدا بخشؒ (داداجان شیخ الاسلام) ایک صوفی منش نہایت متقی و پرہیز گار بزرگ تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں ایک دفعہ ہم گھر کے قریب ہی موجود مزروعہ زمین میں کاشتہ فصل بھنڈی کے پھول توڑنے کے لئے گئے تو وہاں مجھے ایک زہریلے بچھو نے کاٹ لیا۔ میں درد کا مارا روتا ہوا گھر کی طرف آ رہا تھا کہ راستے میں ہی قائدِ محترم کے دادا موصوف مل گئے۔ مجھے اس حالت میں دیکھ کر سخت پریشان ہوئے۔ مجھے پاس بٹھا کر بچھو کے ڈسنے کی جگہ پر مسلسل دم کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے مکمل آرام آ گیا۔

☆ قائدِ محترم کے والدِ گرامی کو ہم بچپن میں چچا جان کہا کرتے تھے۔ وہ نہایت متقی، پرہیزگار، شب بیدار، عاشقِ رسول ﷺ، زبردست نبّاض، شاعر، بہت بڑے عالمِ دین اور عارفِ کامل تھے۔ نبّاض اتنے کہ نبض پر ہاتھ رکھتے ہی مریض کی ساری کیفیات بیان کردیتے تھے۔ دور ونزدیک سے بڑے بڑے ڈاکٹرز اکثر اوقات صرف مرض کی تشخیص کے لئے اپنے مریض ان کے پاس بھیجتے۔ آپؒ انتہائی خدا ترس اور نہایت سخی تھے۔ نادار مریضوں کا مفت علاج کرتے تھے۔ گھر میں چھوٹے بڑے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ رہن سہن انتہائی سادہ مگر باوقار تھا۔ معاشرہ میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ عربی و فارسی دونوں زبانوں پر مکمل عبور تھا۔ یہ دونوں زبانیں مادری زبان کی طرح بولتے تھے۔ مولانا رومؒ کی مثنوی شریف انہیں از بر تھی۔ مجھے اُنؒ کی کوئی ایک بھی ایسی تقریر یاد نہیں جس کا آغاز انہوں نے مثنوی شریف کے اشعار سے نہ کیا ہو۔

قبلہ کے والد گرامیؒ بہت بڑے سیّاح بھی تھے۔ اُن کی سیاحت کا دائرہ خصوصاً حجازِ مقدس کے علاوہ مصر، ترکی، عراق، ایران، شام، اردن اور فلسطین تک پھیلا ہوا تھا۔ وہ جب بھی ان طویل اسفار سے واپس گھر پہنچتے تو اُن کے ساتھ بڑے

www.Minhaj.info

بڑے اٹیچی کیس ہوتے تھے جو ملک ملک سے خریدی گئی دینی عربی کتب سے بھرے ہوتے تھے۔ ہم اُن کی ہدایات کے مطابق کتب کو الماریوں میں سیٹ کرتے تھے۔ قبلہ کے والدِ گرامی کو جہاں نادر و نایاب دینی کتب جمع کرنے کا شوق تھا وہاں اکابر اولیاء کے مزارات کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر حاضری دینا بھی بہت پسند تھا اور اس خواہش کی تکمیل کیلئے وہ کافی جد و جہد کیا کرتے تھے۔

☆ قائدمحترم کی والدہ ماجدہؒ (خورشید بی بی جنہیں ہم چچی جان کہا کرتے تھے) انتہائی باپردہ، پابندِ صوم وصلوٰۃ، خدا ترس اور اعلیٰ اخلاق کی پیکر تھیں۔ غریب محلّہ دار عورتیں اپنی حاجات لے کر اُن کے پاس آتیں اور وہ ہمیشہ ان کے سروں پر دست شفقت رکھتیں۔ خوشی وغم میں خاص طور پر اُن کا خیال رکھتیں۔ میں اِن دونوں بزرگوں (والدین قائدمحترم) کا نہایت سعادت مند بڑا بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اُن کے گھر کے چھوٹے موٹے کام نہایت خوش دلی سے کرتا، دعائیں اور ڈھیروں پیار لیتا۔

☆ قائدمحترم کا ایک نہایت ہی جوشیلا، باہمت، پُرعزم اور جواں سال چھوٹا بھائی محمد جاوید القادری سن1976ء میں داغِ مفارقت دے گیا۔ اس عظیم سانحہ نے قائدمحترم کے آہنی اعصاب کو ہلاکر رکھ دیا۔ یہ وہ صدمہ ہے جسے وہ آج تک بُھلا نہیں پائے۔

قائدمحترم کی والدہ ماجدہؒ اوائل عمری میں ہی یعنی 1968ء میں جبکہ میری والدہؒ تقریباً35/36 سال بعد یعنی 2003ء میں اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں، اسی لئے تو قبلہ اکثر فرماتے کہ وہ ہماری ماں کی گود میں پلے ہیں۔

سبحان اللہ! کیا سہانی گھڑیاں تھیں جب ہم ایک دوسرے کی ماؤں (جو ہم نام بھی تھیں) کے پاس بیٹھ کرمٹی کے چولہے پر لکڑی اور گوبر کی تھاپیوں سے جلائی گئی آگ پر گھر کی بھینس کے گھی اور چاٹی کے تازہ مکھن سے بکوں والے پکائے گئے پراٹھے مل کے کھاتے تھے۔

بچپن کے معمولات

شیخ الاسلام جو بلا شبہ میرے بچپن کے دوست اور بھائی ہیں لیکن میں منہاج القرآن کی تاحیات رفاقت کے ناطے نیز ان کے علمی تدبّر، روحانی مقام و مرتبت اور خاص طور پر نفاذ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے داعی وعلم بردار ہونے کی وجہ سے انہیں اپنا قائد تسلیم کرتے ہوئے قائدمحترم اور قبلہ کے القاب سے پکارتا ہوں۔

بچپن میں محلّہ کی جامع مسجد پرانی عید گاہ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہوا کرتی تھی۔ ایّام تعطیلات میں خاص طور پر ہمارا سارا سارا دن مسجد میں ہی گزرتا تھا۔ ہوم ورک کے علاوہ دستی نلکا سے مسجد کا حوض بھرنا، صفیں بچھانا، اذان دینا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہمارا معمول تھا۔ بچپن میں عبادات کے معاملہ میں قائدمحترم بچے نہیں بلکہ عمر رسیدہ بزرگ نظر آتے تھے کیونکہ فرض نماز کے بعد کچھ دیر کے لئے اوراد و وظائف میں اس طرح مستغرق ہو جاتے کہ آس پاس کی کوئی خبر نہ رہتی۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اللہ ھُو کی ضرب دل پر لگاتے تو ان کی عمر کے تناظر میں اتنے بڑے بڑے کام دیکھنے والے حیرت و استعجاب میں ڈوب جاتے۔ نماز فجر کے بعد فرصت کے حالات میں اشراق، پھر چاشت کے نوافل پڑھنا، مغرب کے بعد اوّابین اورنصف شب نماز تہجد کی ادائیگی اُن کے معمولات میں شامل تھی۔ ان تمام احوال نے اُن کی شخصیت کو دوسرے بچوں سے قطعی منفرد کردیا تھا۔ بلا شبہ یہ انداز و اطوارِ عبادت گزاری بھی انہیں والدین سے وراثت میں ملے تھے۔

☆ اس زمانے میں ہمارے گھروں کے قریب سے ہی سرسبز کھیتوں اور باغات کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ قائدمحترم بچپن میں صبح کی سیر اور قدرت کے حسین نظاروں سے بہت لطف اندوز ہوتے تھے۔ ہم اکثر اوقات دریائے چناب کے بند اور کبھی اس سے بھی آگے ساحل دریا تک چلے جایا کرتے تھے اور حسنِ فطرت سے قلب و ذہن کے لئے سکون کا سامان کرتے۔ شوقِ سیاحت کا یہ عالم تھا کہ ہم جھنگ صدر سے تقریباً24/25 کلومیٹر کے فاصلہ پر دریائے چناب اور دریائے جہلم کے سنگم پر واقع ہیڈ تریموں پر جاتے، دور بین کی آنکھ سے پانی میں اٹھکیلیاں کرتی چھوٹی بڑی مچھلیوں کا تماشہ دیکھتے اور لطف اندوز ہوتے۔

☆ قائدمحترم غیر نصابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ والی بال میں شوٹنگ کے اچھے کھلاڑیوں میں شمار ہوتے۔ ہمارے گھر میں زمانۂ قدیم کی کسی توپ کا آہنی گولا ہوا

www.Minhaj.info

کرتا تھا جو کھیل کود کے اوقات میں ہمارا بہترین ساتھی تھا۔ قائد محترم جسمانی صحت کے لحاظ سے طاقتور اور مضبوط بدن کے مالک تھے۔ گولا (Shot Put) اچھا پھینکتے اور اپنے سے بڑوں کو بھی شکست دے دیتے تھے۔ انہیں کشتی کا بھی بہت شوق تھا اور اس ضمن میں میرے سب سے بڑے بھائی سید محمد غوث شاہ گیلانیؒ کے ساتھ اکھاڑے میں ورزش کرتے اور داؤ پیچ سیکھتے تھے۔ قائد محترم آج بھی انہیں یاد کرتے اور کہتے ہیں کہ وہ میرے پہلوانی کے استاد تھے۔ انہوں نے کئی بار اپنے ہم عمر تو کیا اپنے سے بڑی عمر کے پہلوانوں کو بھی چاروں شانے چت کر دکھایا۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ نے اپنے اس محبوب بندے کو ہر میدان میں ہمیشہ فاتح رکھا اور شکست سے کبھی ہمکنار نہ ہونے دیا۔ اسی طرح میرے بڑے بھائی سید ساجد حسین گیلانیؒ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ میرے مضامینِ سائنس کے استاد تھے اور راقم الحروف کے بارے میں فرماتے کہ یہ میرے اردو ادب کے استاد ہیں اور مجھے میر تقی میرؔ وغیرہ شعرائے ادب کا کلام پڑھاتے تھے۔

☆ قائد محترم اپنی سکول کی زندگی میں تقریری مباحثوں میں کھل کر حصہ لیتے اور ہمیشہ اوّل انعام کے مستحق ٹھہرتے۔ تقریر کی ریہرسل ہمارے گھر کے کھلے صحن میں ہوتی۔ ہماری والدہ ماجدہ نے گھر میں مرغیاں پال رکھی تھیں۔ جنہیں لکڑی کے ٹوکرے کے نیچے بند کرتی تھیں۔ اوائل بچپن میں مرغیوں کا یہ ٹوکرا قائد محترم کے تقریری سفر کا پہلا سٹیج تھا جس کے اوپر کھڑے ہوکر وہ تقریر کرتے اور ہم سب سامعین ہوتے۔ دورانِ تقریر جب جوش میں آ کر گرجتے تو مرغیاں شور مچانے لگ جاتیں۔ قائد محترم اس سے پریشان ہوتے۔ ایک دفعہ والدہ سے پوچھا کہ یہ شور کیوں مچاتی ہیں؟ ہماری والدہ نے کہا کہ یہ آپ کی خوب صورت تقریر پر آپ کو داد دیتی ہیں اور اظہارِ خوشی کرتی ہیں۔ اس پر قائد محترم مطمئن ہوگئے۔

کسبی و وہبی علوم کے پیکر

قائد محترم نہایت زیرک اور بلا کے حافظہ کے مالک تھے۔ دینِ متین کے علم کا وافر حصہ اور نادر و نایاب کتب کا خزانہ انہیں وراثت میں ملا۔ کسبی علم کے علاوہ انہیں وہبی علم کا نور بھی خوب میسر تھا۔ ہمارے بچپن کے زمانہ میں فرقہ وارانہ جنگ اپنے عروج پر تھی۔ نور و بشر اور علم غیب کے جھگڑے علما کے اسٹیجوں کے علاوہ گلی کوچوں تک پھیلے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ بچے بھی ہمہ وقت فرقہ واریت کی اس جنگ میں شریک رہتے۔ قائد محترم اگرچہ اہل سنت مسلک کے بچوں کے لیڈر تھے مگر وقت آنے پر دیگر مسالک کے علماء کو بھی راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ ہم جب کبھی مناظرے کی جنگ میں بے بس ہو جاتے تو ہم میں سے کوئی ایک مخالف فریق کو للکارتا اور کہتا کہ تم ابھی یہیں ٹھہرو، میں محمد طاہر صاحب کو بلاتا ہوں۔ پھر ہمارے اس پِھڈے میں ہماری بے بسی کی خبر پاتے ہی محمد طاہر صاحب بھاگے آتے اور موضوع زیرِ بحث پر ٹھوس دلائل اور حوالہ جات سے مخالف کو لا جواب اور بے بس کر دیتے تھے۔ اس موقع پر بھی میں قائد محترم کی حفاظت اور مخالفین کی طرف سے ان پر کسی بھی متوقع حملے کے پیش نظر انہیں محفوظ رکھنے کے لیے چاق و چوبند کھڑا رہتا۔

اسی لئے قبل ازیں جب میں منہاج القرآن میں سکیورٹی ڈیوٹی پر تھا تو کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ قبلہ کے ساتھ کب سے سکیورٹی ڈیوٹی کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ جب سے ہوش سنبھالی ہے۔۔۔ کبھی ایک نہایت عزیز دوست اور بھائی ہونے کے ناطے۔۔۔ کبھی اُن کے علمی قد و قامت اور پاکیزگیِ کردار سے پیار کی بدولت جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا۔۔۔ کبھی احیائے دین اور مصطفوی انقلاب کی جدوجہد میں اپنا لیڈر سمجھ کر۔۔۔ اور آخر کار ریٹائرمنٹ کے بعد ایک با ضابطہ چیف سکیورٹی آفیسر منہاج القرآن کی حیثیت سے یہ عظیم ذمہ داری سرانجام دیتا چلا آ رہا ہوں۔

☆ وقت گزرتا گیا۔ 1968ء میں جبکہ قائد محترم گورنمنٹ ڈگری کالج دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں اپنا تعلیمی سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ میں محکمہ پولیس میں ASI بھرتی ہوکر ٹریننگ کے لئے پولیس کالج سہالہ راولپنڈی چلا گیا۔ تاہم وہ کبھی کبھار ملنے کے لئے وہاں بھی تشریف لاتے۔ چھٹی کے دن

www.Minhaj.info

ہماری منزل دربارِ عالیہ گولڑہ شریف ہوا کرتی تھی۔ دربارِ عالیہ قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہؒ پر حاضری دیتے، محافلِ سماع میں شرکت کرتے اور پیر و مرشد حضرت قبلہ بابو جیؒ کی زیارت، فیضانِ صحبت اور روحانی توجہات سے مالا مال ہوتے۔

پیکرِ مہر و وفا: طاہرالقادری

1981ء میں ایک دور ایسا بھی آیا کہ میں SHO تھانہ صدر میانوالی تھا تو ایک بڑے معروف پولیس مقابلہ میں ایک خطرناک مجرم میرے فائر سے ہلاک ہوگیا۔ وقوعہ کے حقائق کی روشنی میں میرے خلاف کوئی مقدمہ قتل درج نہ ہوا۔ تاہم فریقِ مخالف نے میرے خلاف استغاثہ دائر کیا جس میں مورخہ 10 فروری 1986ء کو مجھے سزائے موت کا حکم سنادیا گیا۔ حالات و واقعات کی روشنی میں یہ فیصلہ انتہائی جانب دارانہ، غیر عادلانہ اور ظالمانہ تھا۔ مجھے پہلے شاہ پور سرگودھا جیل میں اور پھر کوٹ لکھپت لاہور کی جیل میں مقید کر دیا گیا۔ اس موقع پر میں نے اپنی ایک نظم میں اس فیصلہ پر مندرجہ ذیل اشعار کی صورت اظہارِ خیال کیا:

انصاف کے پلڑے کو زر و سیم سے بھر کر
دیتے ہیں یہاں دار، مرے یار کہاں ہو؟
فریاد خدایا کہ ہے ڈھونڈتا پھرتا
خود عدل خریدار، مرے یار کہاں ہو؟

کوٹ لکھپت جیل میں ادائیگی نمازِ فجر کے بعد سلاخوں کے ساتھ سر لگا کر کھڑا ہو جاتا اور حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ کے مندرجہ ذیل اشعار باآوازِ بلند ترنم کے ساتھ پڑھتا اور آقائے دو جہاں ﷺ کو اپنے احوال کی خبر دیتا:

نسیما جانبِ بطحا گزر کن ز احوالم محمدؐ را خبر کن
تُو ہی سلطانِ عالم یا محمدؐ ز روئے لطف سوئے من نظر کن

اور پھر بعد از نمازِ مغرب اسی طرح مندرجہ ذیل اشعار پڑھتا:

یـا رسـول الـلـہ اُنـظُـر حَـالَـنـا
یـا حبیـب الـلـہِ اِسـمَـع قَـالَـنـا
اِنَّـنِـی فِـی بَـحـرِ غـمٍ مُـغـرَقٌ
خُـذ یَـدِی سَـھِّـل لَّـنَـا اِشـکَـالَـنـا

اللہ کریم نے بہ طفیل سید المرسلین ﷺ میری فریاد سن لی اور میں اس کے فضل سے صرف 4 ماہ اور 10 دن بعد جیل سے باہر آ گیا۔

اسی سال عید الفطر کے روز میں جیل کی کال کوٹھڑی میں بند تھا کہ اچانک قائد محترم اپنے دونوں معصوم بچوں (حسن و حسین) کو انگلی کے ساتھ لگائے وہاں تشریف لے آئے۔ اس سرپرائز پر حیرت و استعجاب سے میرا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ قائد محترم میرے ساتھ زمین پر بچھی چٹائی پر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ میں ابھی نمازِ عید پڑھ کر جب گھر آیا تو آپ کی باجی (والدہ حسن وحسین) نے مجھے کھانے کے لئے سویّاں دیں تو میں نے کہا کہ ان کو کسی ٹفن میں پیک کردیں۔ میں یہ سویّاں الطاف شاہ صاحب کے ساتھ جیل میں جا کر کھاؤں گا۔ چنانچہ ہم نے مل کر یہ سویّاں کھائیں۔ سبحان اللہ! اسے کہتے ہیں وفا اور یہی ہے طریقِ اولیاء و اصفیاء۔

مادیت پرستی کے اس دورِ خرافات میں جہاں مفاد، طمع، اورمعاشی و معاشرتی زندگی میں برابری کو دوستی اور تعلق داری کی اساس بنا لیا گیا ہے، وہاں آج بھی کچھ مردانِ حق بھری دنیا کی چکا چوند میں شب و روز گزارنے کے باوجود خالصتاً اللہ کے ہو کر رہتے ہیں اور ہر خاص وعام کے لئے اپنے کشادہ دلوں میں پیار و محبت اور اخلاص کے دیئے جلائے رکھتے ہیں، آنے والوں کا بلاتخصیص خیر مقدم کرتے اور نہاں خانہ دل میں مقیم ذاتِ الٰہی سے ملا دیتے ہیں۔ دورِ حاضر کے ایسے پیکرِ مہر و وفا اور گلِ سرسبد کا نام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہے۔

☆ میں کیسے بھلا سکتا ہوں وہ ہمیشہ یاد رکھنے والے الفاظ جو میرا سرمایۂ حیات ہی نہیں بلکہ توشۂ آخرت بھی ہیں۔ جب اعتکاف 2018ء کی شب تقریبِ تقسیم گولڈ میڈل میں محترم خرم نواز گنڈا پور صاحب نے میرا نام پکارا۔ میں نے سٹیج پر آ کر قائد محترم کو محبت بھرا سلیوٹ پیش کیا۔ جہاں مجھے گولڈ میڈل پہنانے کے بعد قبلہ نے میرے ساتھ اپنی 60 سالہ

طویل ترین دوستی کو نہایت ہی حسین، کلماتِ تحسین سے دہرایا۔ جبکہ اس سے قبل بھی قبلہ مختلف مواقع پر گفتگو کے دوران اور میری تین کتبِ مطبوعہ: ا۔ نالہ مہجور۔۲۔ چارہ بخشش۔۳۔تذکرہ سید احمد شیخ الہند گیلانیؒ میں اپنے تبصرہ جات میں اسی طرح محبت، دوستی اور تعلق داری کا اظہار فرما چکے ہیں۔

طے کیسے ہو بن تیرے، منزل یہ کٹھن جاناں

میں کبھی کبھی سر جھکائے صحرائے تخیّل میں گم یادوں کے دریچے سے جھانکتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ اشہبِ زیست کس قدر سُبک رفتار ہے کہ بادِ مخالف کے تند و تیز تھپیڑوں کو چیرتا ہوا سالوں پر محیط زندگانی کی خطرناک گھاٹیوں کو جستِ واحد میں عبور کر گیا۔ خلوص و محبت بھرے کبھی واپس نہ آنے والے حسین لمحات آنِ واحد میں گزر گئے اور پھران آنکھوں نے قائد محترم کو علاج معالجہ کی غرض سے برطانیہ کے لئے عازم سفر دیکھا۔ آنکھوں کے کٹورے عالمِ بے بسی میں چھلک پڑے اور قلم کی زبان، صفحہ قرطاس پر یوں گویا ہوئی:

یوں چھوڑ نہ تم جانا، بچپن کے سجن جاناں
ہنستوں کو رُلا جانا، اِک روگ لگا جانا
پُر ہول اندھیرے ہیں، پُر خار مری راہیں
اِک دشت و بیاباں کی، صورت ہے مرا گلشن
بے سُدھ ہیں پڑے سارے، طاہر تیرے شیدائی
کہتے ہو کہ آؤنگا، دو بار برس بھر میں
اللہ کے شیدا ہو، عاشق ہو محمد ﷺ کے
قُرآں کا مفسّر تُو، شارح ہے حدیثوں کا
کب لوٹ کے آؤ گے، اتنا تو بتا جاؤ ؟
تو جلد شفا پائے، پھر لوٹ کے گھر آئے
اللہ ترا حافظ ہو، حامی بھی ہو ناصر بھی
تو محفل ہستی میں، ہو قید بھلا کیوں کر
الطاف ترا چھلنی، ہے ہجر کے بھالوں سے
رہ جائے گا کیا باقی؟ اے روح و بدن جاناں
خُوبانِ جہاں کی ہے، یہ رسمِ کُہن جاناں
طے کیسے ہو بن تیرے، منزل یہ کٹھن جاناں
منہ موڑ گئے جب سے، مرغانِ چمن جاناں
جس طرح کہ ہوں لاشے، بے گورو کفن جاناں
یہ دُوری و مہجوری، ہے صبر شکن جاناں
مدّاحی پنجتنؑ کی، ہے تجھ کو لگن جاناں
دونوں سے سجا تیرا، ہر فعلِ و سُخن جاناں
ہو جائیں نہ بند آخر، یہ چشم و دہن جاناں
دیتے ہیں دعائیں ہم، سب اہلِ وطن جاناں
دامانِ شہ بطحا، ہو سایہ فگن جاناں
تُو موجہ خوشبو ہے، تُو مشکِ ختن جاناں
کر چارہ غم کوئی، منٹھار و مٹھن جاناں

سنگتِ شیخ الاسلام حوصلہ و امید کا استعارہ

آج جوں جوں کارگاہِ ہستی کے کمرہ امتحان میں عمل کے مضمون کے پرچے کے حل کیلئے دیا گیا وقت ختم ہونے کو ہے اورصور پھونک کر باقاعدہ اعلان ہونے اور پھر رزلٹ پیپر ہاتھ میں پکڑایا جانیوالا ہے تو تہی دامانی کے پیش نظر جہاں لرزہ براندام ہوں وہاں اللہ کی رحمت، نبی مکرم ﷺ کی شفاعت، اہل بیت پاک سے صلبی نسبت، منہاج القرآن کی جاری کردہ تاحیات سندِ رفاقت اور پھر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جاری کردہ سندِ دوستی و محبت حوصلہ افزاء ہیں۔

☆ 19فروری2012ء قائد ڈے پر محترم خرم شہزاد میری ایک دعائیہ نظم پر اس خوبصورتی سے نغمہ سرا ہوئے کہ قائد محترم کے ایک چاہنے والے نے مجھے عمرے کا ٹکٹ گفٹ کیا تھا۔ ذیل میں اس نظم کا اعادہ کرتا ہوں:

میرے طاہر پیا، تو سلامت رہے
تُو شبِ تار میں مثلِ نُورِ قمر
عصرِ حاضر کو مربُوطِ قرآں کیا
سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ تیرا ملبُوس ہے
تیری تقریر گویا نوائے سروش
تیری تحریر قرآن کی ترجماں
چار سُو تیری آواز گونجے سدا
فیض بٹتا رہے، جام چلتا رہے
تیرے پرچم تلے شرق سے غرب تک

www.Minhaj.info

خود خدا آپ تیری حفاظت کرے
تیری منزل کے سب راستے ہیں کٹھن
تیرے آبا کی قبریں منوّر رہیں
تیرے الطاف کی بس دعا ہے یہی
تو سلامت رہے، تا قیامت رہے
ظلمتوں میں ضیاء کی علامت رہے
جامِ نو میں رحیقِ قدامت رہے
زیرِ پا منزلِ استقامت رہے
یونہی رشکِ فصاحت، بلاغت رہے
تا ابد وجہِ رُشد و ہدایت رہے
ساری دنیا پہ تیری نظامت رہے
ساقیا تیری قائم سخاوت رہے
سرفروشانِ حق کی ولایت رہے
شاہِ بطحا ﷺ کی چشمِ عنایت رہے
غوثِ اعظم کی پل پل حمایت رہے
تیری اولاد زیبِ امامت رہے
دیدہ و دل میں تیری اقامت رہے

☆ قائد ڈے کے ایک دوسرے موقع پر محترم محمد افضل نوشاہی نے قائدمحترم پر لکھی ہوئی میری ایک دوسری نظم پڑھ کر سامعین کا دل موہ لیا اور بھر پور داد حاصل کی۔ احباب کی خوشنودی کے لئے دوبارہ پیش کرتا ہوں:

اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں
شبِ منتظر ہے اُٹھو جھومیں گائیں
چراغوں سے آنگن گھروں کے سجائیں
بہر سو گلابوں کی کلیاں بچھائیں
ستاروں کی بستی میں اک چاند اُبھرا
عجب شان سے ماں کی گودی میں اُترا
دعائے پدر سے وہ اس طور چمکا
وراثت میں علم و قلم لے کے آئے
رموزِ شریعت سے پردے اُٹھائے
سیاست میں اسلام کی روح لائے
سلامت رہے اُن کا سایہ سروں پر
حکومت رہے اُن کی قائم دلوں پر
لٹکتی رہے تیغ دہشت گروں پر
ہیں طاہرؔ ہمارے اجلّ شیخِ دوراں
جلو میں ہے اک لشکرِ سرفروشاں
عدو جس کی ہیبت سے الطاف لرزاں
یوں قائد کا جشنِ ولادت منائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں
شبِ تار میں جیسے نوری شعائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں
سعادت کی شب ہے مقدر جگائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں
رہیں پَرفشاں امن کی فاختائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں
تقاضائے عہدِ محبت نبھائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

☆ میں نے اس جامع کمالات شخصیت کے بچپن کے زمانے کی چند یاد داشتوں کو کاغذ پر منتقل کرنے کی جسارت کی ہے کیونکہ اُن کی ہمہ گیر صفات کا احاطہ کرنا ”ایں کار محال است و جنوں است“ کے مترادف ہے۔ اس نابغۂ عصر شخصیت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں، علمی تدبر اور روحانی صلاحیتوں جن کا ایک زمانہ معترف ہے، اس پر آج تک بہت کچھ لکھا گیا، لکھا جا رہا ہے اور تا قیامت لکھا جاتا رہے گا۔ میں اس کارِ محال کو Right man for the right job کے مصداق اہل لوگوں کے سپرد کرتا ہوں۔

☆ آخر میں بارگاہِ ربوبیت میں دعا گو ہوں کہ باری تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے تصدق سے آبِ رحمتِ حق، عشقِ مصطفی ﷺ اور علم وعرفان سے لبریز اس بحرِ بے کراں کو سلامت تا قیامت رکھنا تاکہ سالکین رہِ حق اس میں غوطہ زنی کر کے اپنی اپنی بساط کے مطابق گواہر و جواہر کا توشہ آخرت سمیٹتے رہیں۔ نیز ان کے پورے خانوادہ اور ہم سب چاہنے والوں کے سروں پر اُن کا سایہ عاطفت قائم دائم رہے تاکہ رندانِ میخانہ بغداد یوں ہی جامِ عشقِ اللہ و مصطفیٰ ﷺ بھر بھر کر پیتے اور سیراب ہوتے رہیں۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین ﷺ

www.Minhaj.info

قائد کے اوقاتِ کار

شیخ الاسلام معیار، رفتار اور بشاشت کے پیکر ہیں

وہ جس قدر جسمانی توانائی بروئے کار لاتے ہیں اس میں اسی قدر اضافہ ہوتا ہے

سکواڈرن لیڈر (ر) شیخ عبدالعزیز دباغ۔ نائب ناظمِ اعلیٰ ریسرچ

مرکز پر میری ذمہ داریوں کا آغاز 1999ء میں منہاج کالجز کے پبلسٹی سیل کے ہیڈ کے طور پر ہوا۔ آغاز میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہمہ جہتی خدمات اور شب و روز مصروفیات کے تفصیلی احوال کا علم حافظ حکیم محمد یونس صاحب (ناقل خطابات شیخ الاسلام فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) سے ملاقاتوں کے دوران ہوا جنہیں سن کر میں حیرتوں کے ایک جہان میں ڈوبتا چلا گیا۔ ان ملاقاتوں کے دوران حکیم حافظ محمد یونس صاحب کو جب انگلش زبان سے میری دلچسپی اور انگلش لٹریچر پڑھنے اور لکھنے کی استعداد کار کا علم ہوا تو ایک دن انہوں نے مجھ سے شیخ الاسلام کی کتاب ''شانِ اولیاء'' کا انگریزی ترجمہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے حامی بھرلی اور اس ایک رات میں بتوفیقِ الٰہی ''شانِ اولیاء'' کا انگریزی ترجمہ مکمل کردیا۔ اگلے دن کمپوزنگ اور فارمیٹنگ کے بعد محترم حکیم محمد یونس صاحب کے کہنے پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمت میں پیش کیا۔

علمی و تحقیقی حوالے سے شیخ الاسلام سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ میں جب شیخ الاسلام کی خدمت میں کتاب کا انگریزی ترجمہ پیش کرنے گیا تو انہیں مختلف النوع مصروفیات میں گھرے ہوئے دیکھا۔ ملاقاتیوں کا ایک ہجوم اپنی اپنی باری کا منتظر تھا۔ تحریک کے معاملات، فیلڈ میں تنظیمات کے معاملات، دعوت کے پروگرامز، آنے والے بلدیاتی انتخابات کی تیاری کے لیے PAT کی سرگرمیوں کے حوالے سے میٹنگز، الغرض لاتعداد متفرق معاملات کے سلسلے میں مختلف احباب قائدِ تحریک سے شرفِ ملاقات حاصل کرتے اور اپنے اپنے معاملات پر رہنمائی اور ہدایات اور پروگراموں کی منظوری حاصل کرتے۔

میں آپ کے آفس سے باہر تشریف لانے کا انتظار کرتے ہوئے یہی سوچتا رہا کہ دن کے ان محدود گھنٹوں میں یہ کس طرح ان تمام معاملات کو ڈیل کرتے ہوں گے جو نہ صرف اپنی Nature کے اعتبار سے مختلف النوع ہیں بلکہ کئی معاملات بظاہر گھمبیر بھی نظر آرہے ہیں۔ اس ایک دن کی مصروفیات کو دیکھ کر اپنے تجربہ و مشاہدہ کی روشنی میں میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یقیناً یہ ایک دن نہیں بلکہ انسانی ہمت، استعداد کار اور جسمانی احوال کے پیش نظر ہفتہ، عشرہ مصروفیات کا شیڈول ہے جنہیں ایک دن میں مکمل کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ جب آپ تشریف لائے تو احباب کا ہجوم بھی ساتھ ساتھ تھا۔ میں نے ہمت کی، آگے بڑھا، سلام عرض کیا، دو لفظوں میں تعارف پیش کیا اور پھر ''شانِ اولیاء'' کے انگریزی ترجمے کی فائل یہ کہہ کر پیش کردی کہ عیدِ میلاد کی مناسبت سے یہ حقیر تحفہ قبول فرمائیں۔ اس وقت شیخ الاسلام ملاقات کے لیے تشریف لانے والے مشائخ کی طرف جارہے تھے، میرا ہاتھ تھاما اور مشائخ سے ملاقات کے لیے مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ مشائخ سے میرا تعارف کرایا اور شان اولیاء کے انگریزی ترجمے کے حوالے سے انہیں بتایا۔ اس موقع پر میرے لیے دعا کی بھی اور کرائی بھی۔

آج یہ کتاب *Islamic Spirituality & Modern*

www.Minhaj.info

Science کے عنوان سے طبع ہو رہی ہے۔

منہاج کالجز میں ایک عرصہ ذمہ داریاں ادا کرنے کے بعد شیخ الاسلام نے مجھے فریدِ ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ڈائریکٹر شپ کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔ یہاں میں نے شیخ الاسلام کی خواہش اور علمی معیار کو مدنظر رکھ کر رفتار کار اور معیارِ کار کو مہمیز لگانے اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے ایک ورک پلان پیش کیا جسے آپ نے مرکزی قائدین کے ساتھ share کیا، اس کی تعریف کی اور منظوری عطا کردی۔

مرکز پر خدمات کی انجام دہی کے دوران ہر آئے روز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کے اوقات کار، مصروفیات کے تنوع، تقسیم کار اور مشن کے فروغ کے لیے انتھک جدوجہد کے مظاہر دیکھ کر کتاب پیش کرنے کے دوران پہلی ملاقات کے وقت ذہن میں پیدا ہونے والا خیال یکسر ختم ہو گیا اور میں شیخ الاسلام کے وقت میں برکت کے راز سے آشنا ہوتا چلا گیا۔

اخلاص، حسنِ نیت، مشن کے ساتھ شدید محبت، رضائے الٰہی اور رضائے نبی ﷺ کے حصول کی تڑپ وہ عوامل ہیں جو کسی بھی شخصیت کو اوقاتِ کار کے تصور سے نہ صرف ماوراء لے جاتے ہیں بلکہ اس کے وقت میں برکت بھی عطا کرتے ہیں۔ کاش! یہ وسائلِ کار ہر کسی کو نصیب ہوں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری مدظلہ کے پاس ان وسائل کے خزانے ہیں جو وہ اپنے تمام رفقا میں بے دریغ تقسیم کرتے ہیں۔ آگے لینے والوں کے نصیب کہ وہ کس حد تک لیتے اور اپنی ذات کا حصہ بناتے ہیں۔ الحمد للہ کہ وہ ہم میں موجود ہیں۔ رب کریم ان کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

معیار، رفتار اور بشاشت کے پیکر

شیخ الاسلام نے ایک دن مجھ سے ڈیفنس فورسز کی اعلیٰ ترین قیادت کے ساتھ کام کرنے کے تجربہ کے حوالے سے پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ کیریئر میں میری آخری تعیناتی چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے ساتھ بطور سیکرٹری تھی، ایئر چیف مارشل فاروق فیروز صاحب CJCSC تھے۔ ان کے ورک سٹائل کی حیران کن بات اُن کا معیار اور رفتار (Speed and Quality) تھی۔ وہ Quality مانگتے مگر ایسی Speed کے ساتھ جس کا ہر کسی کو ملکہ نہ ہوتا۔ جو بھی کام جب وہ خود کرتے تو نہ ایسی Quality کوئی پیش کرسکتا نہ ان جیسی Speed کے ساتھ کوئی اور وہ کام سرانجام دے پاتا۔ میں نے شیخ الاسلام سے عرض کیا کہ آپ میں ان دو کے علاوہ ایک تیسری بات بھی ہے۔ آپ جیسی کوالٹی پیش کرنا بہت ہی مشکل ہے جبکہ جس Speed سے آپ کام نمٹادیتے ہیں وہ رفتار کار بھی اکثر لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ آپ میں تیسری حیران کن بات یہ ہے کہ آپ معمولی اور ہلکی غذا کے ساتھ 24 گھنٹے لگاتار کام کرنے کے باوجود تازہ دم اور Fresh ہوتے ہیں، تھکن کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے اور یوں لگتا ہے کہ اگلے 24 گھنٹے بھی گزشتہ 24 گھنٹوں کی طرح مصروف کار رہیں گے۔ ذہن تھکتا ہے نہ اعصاب۔ فکر کی پرواز جاری رہتی ہے، متنوع مسائل پیش ہوتے ہیں جنہیں آپ بیک وقت حل فرما رہے ہوتے ہیں اور ہر معاملہ کسی نہ کسی اصول اور ضابطے کے تحت سرانجام ہو رہا ہوتا ہے۔ یعنی Quality, Speed and Freshness آپ کے امتیازی اوصاف ہیں۔

شیخ الاسلام نے میرے اس مشاہدے کو درست قرار دیا اور اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا کے ساتھ ساتھ مشنِ مصطفوی کے ساتھ اخلاص اور صدق کا نتیجہ قرار دیا۔

جدوجہد کا دائرہ کار

شیخ الاسلام کے قریبی رفقاء شاہد ہیں کہ آپ آغاز ہی سے وقت سے آگے نکل کر اپنی جد و جہد کو کامیابیوں سے ہمکنار کرنے والے قائد ہیں۔ آپ جس قدر جسمانی توانائیوں کو بروئے کار لاتے ہیں، اسی قدر ان کی توانائیوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ مقصد کی لگن اور مشن کی محبت ہمارا وہ سرمایہ ہے جس سے ہر میدان میں ہمیں فتوحات ملتی ہیں، عروج ملتا ہے، عملِ ارتقاء تیز تر ہوجاتا ہے اور وہ کامیابیاں حاصل ہونے لگتی ہیں جو تصور سے ماوراء ہوتی ہیں۔

شیخ الاسلام مدظلہ کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا ذکر اس

www.Minhaj.info

موقع پر ہمارا موضوع نہیں مگر آپ علم و فکر کی کس سطح پر کیا کررہے ہیں؟ یہ جاننے کے لیے سیکڑوں مثالوں میں سے ماضی قریب ہی کی ایک مثال دیتا ہوں۔ شیخ الاسلام سعودی عرب کے دارالخلافہ ریاض میں آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن (OIC) کی سربراہی کانفرنس منعقدہ 9 اپریل 2019ء میں The Role of Education in Prevention of Terrorism and Extremisim کے موضوع پر خصوصی خطاب کے لیے مدعو تھے۔ آپ نے اپنے اس خطاب میں مدلل طریقے سے شرکاء کو باور کرایا کہ منہاج القرآن نے دہشت گردی اور انتہا پسندی کی بیخ کنی کے لیے جو تعلیمی نصاب ترتیب دیا ہے اور جن بیسیوں پروگرامز پر MQI دنیا بھر میں عمل پیرا ہے، انہیں تمام رکن ممالک کو اپنے ہاں کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر شاملِ نصاب کرنے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر انہوں نے اس تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے MQI کی طرف سے ہر طرح کے تعاون کی پیش کش بھی کی۔ شرکاء اجلاس نے آپ کی کاوشوں کو بے حد سراہا، تعاون کی پیش کش پر تشکر کا اظہار کیا اور آپ کی کامیاب جدوجہد کے اعتراف میں خصوصی شیلڈ پیش کی۔

اہم ترین مصروفیت: مطالعہ و تحقیق

محنتِ شاقہ اور شب و روز کی ریاضت آپ کا بچپن ہی سے معمول ہے۔ پوری رات مصروفِ تحقیق رہنا اور فجر کی نماز ادا کرکے آرام کرنا آپ کی برسہا برس کی عادت ہے۔ حتیٰ کہ 2014ء کے دھرنے کے اعصاب شکن ماحول میں بھی آپ کا یہی معمول رہا۔ تقریباً 10 بجے بیدار ہوتے اور 11 بجے پھر شیڈول کے مطابق مصروف ہوجاتے۔ آپ کی سب سے زیادہ اہم مصروفیت مطالعہ کتب ہے۔ وہ کتب جن کے مطالعے کے لئے عام باذوق قاری کو مہینے درکار ہوتے ہیں، آپ وہ کتابیں گھنٹوں میں پڑھ ڈالتے ہیں اور جن کتابوں کا مطالعہ کررہے ہوتے ہیں، ان کے کوائف بھی انہیں یاد رہتے ہیں یعنی مصنف کون ہے؟ کتاب کب شائع ہوئی؟ کہاں شائع ہوئی؟ کون سے پریس میں چھپی؟ کتنے صفحات یا جلدوں پر مشتمل ہے؟ آپ کو اکثر کتابوں کے وہ صفحات نمبر تک یاد ہوتے ہیں جہاں تحقیق سے متعلقہ مواد لکھا ہوتا ہے۔ آپ وہاں ٹیگ (Tag) بھی لگا دیتے ہیں، بہت تیزی سے گہرا مطالعہ کرلیتے ہیں اور کتاب کے مندرجات کے حوالے سے معلومات کو ذہن نشین بھی کرلیتے ہیں۔

ریسرچ اسکالرز کو پراجیکٹس پر بریف کرتے ہوئے آپ بیسیوں کتب کے مصنفین اور کتب کے حوالہ جات اس رفتار سے بتا رہے ہوتے ہیں کہ انہیں لکھنے میں مشکل پیش آتی ہے، چنانچہ اسکالرز ریکارڈ کر لیتے ہیں کہ کہیں کوئی ریفرنس رہ نہ جائے۔ ایسا بھی ہوا کہ اسکالرز کے ساتھ یہ نشستیں گھنٹے دو گھنٹے کے لئے ہوئیں مگر ذوق ایسا پیدا ہو جاتا کہ صبح ہوتو شام ہو جائے اور رات ہوتو رات بیت جائے۔

آپ گزشتہ کئی برس سے کینیڈا میں مقیم ہیں۔ وہاں بھی آپ کے ورک سٹائل اور اوقات کار میں چنداں تبدیلی نظر نہیں آتی۔ صبح دس بجے سے نمازِ تہجد اور صلوٰۃ الفجر تک آپ کی مصروفیات ویسے ہی جاری و ساری ہیں۔ آپ صبح 10 بجے ہی اسٹڈی روم میں تشریف لاتے ہیں اور تفسیر کے پراجیکٹ پر کام شروع کردیتے ہیں۔ اسی دوران مرکز سے اور دنیا بھر میں تنظیمات کے ساتھ روابط جاری رکھتے ہیں اور رہنمائی اور ہدایات فرماتے ہیں۔ تفاسیر کی پرانی کتب اور جدید لٹریچر مطالعے کے لیے کھول کر رکھے ہوتے ہیں اور ظہر کی نماز تک یہ کام جاری رہتا ہے اور دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد پھر کام شروع کردیا جاتا ہے اور مطالعہ اور تفسیر کا یہ کام رات گئے تک جاری رہتا ہے۔

آپ نے ایک ہزار کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں سے 596 چھپ چکی ہیں اور باقی اشاعتی مراحل میں ہیں۔ لوگ 100 یا 150 صفحات کی کتاب شائع کرنے میں کئی سال لگا دیتے ہیں مگر شیخ الاسلام کی بات اور ہے۔ آپ کا نظامِ تصنیف و تحقیق اور پرنٹنگ اور پبلشنگ کا جدید نظام ایسا ہے جو 24 گھنٹے جاری و ساری رہتا ہے۔ قرآن مجید، احادیث، تفسیر، فقہ، فلسفہ اور دیگر سائنسی اور غیر سائنسی علوم پر تازہ ترین کتب اور کلاسک کتب آپ کے زیر مطالعہ ہوتی ہیں۔ فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سکالرز کو جو پراجیکٹس کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تخریج، ترتیب و تدوین کے لئے

www.Minhaj.info

دیے جاتے ہیں، شیخ الاسلام انہیں ایک ایک مرحلہ پر ہدایات دیتے اوران کی نگرانی کرتے ہیں۔ کسی بھی پراجیکٹ پر کام کے آغاز سے قبل شیخ الاسلام مدظلہ خود بھرپور تیاری کرتے ہیں اور پھر ایک ایک نکتہ سمجھاتے ہیں اور مآخذ اور مراجع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں۔ ریسرچ اسکالرز کو یہ اعزاز حاصل ہوتا کہ وہ گھنٹوں آپ کی صحبت میں رہتے ہیں اور آپ ان کی تفصیل سے رہنمائی کرتے اور انہیں ہدایات دیتے ہیں۔ چیکنگ کے دوران اکثر ایسے ہوتا ہے کہ آپ کی نگاہ رسا اسی صفحے پر جاٹکتی ہے جہاں کوئی نہ کوئی کوتاہی یا غلطی موجود ہوتی ہے۔

دورانِ سفر علمی و تحقیقی امور کی تکمیل

پاکستان میں قیام کے دوران صبح کے مطالعاتی اوقات کے بعد مرکز کے امور اور معاملات پر ہدایات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ چونکہ آپ دولفظوں یا دو جملوں کو سنتے ہی معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں، اس لیے کم وقت میں بہت سے معاملات نمٹا دیتے ہیں۔ جن معاملات پر میٹنگ کی ضرورت ہوتی، آپ ہدایات فرمادیتے۔ میٹنگز اور ملاقاتیوں کا شیڈول ہوتا جس کے مطابق جملہ سرگرمیاں جاری رہتیں۔ PAT کے معاملات اور انتخابات کی تیاری کے حوالے سے شیخ الاسلام کی مصروفیات دن ہو یا رات جاری رہتیں۔ مگر اہم امور کو ایک ساتھ نبٹاتے جب کہ ایسا کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

مجھے یاد ہے ریسرچ کے تین چار پراجیکٹس کی چیکنگ اور اسکالرز کی رہنمائی بلدیاتی انتخابات کی تیاری کی وجہ سے مؤخر ہوتی جارہی تھی۔ آپ نے لاہورسے نارووال تک انتخابی دورہ کرنا تھا اور متعلقہ PAT قیادت نے جگہ جگہ بیسیوں مقامات پرعوامی اجتماعات منظم کررکھے تھے جن سے شیخ الاسلام نے خطاب کرنا تھا۔ PAT کی سرکردہ قیادت ہمراہ تھی۔ ان کا خیال تھا کہ وہ آپ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں گے اور مختلف معاملات پر مشاورت ہوتی رہے گی، مگر آپ نے ریسرچ سکالرز کی ٹیم کو اپنے اپنے پراجیکٹس ساتھ لے کر گاڑی میں بیٹھ جانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ہم لوگ گاڑی میں بیٹھ گئے اور اس طرح بلدیاتی انتخاب کے سیاسی ٹور کے سفر کا آغاز ہوا۔ PAT قائدین دوسری گاڑیوں میں ساتھ ساتھ تھے۔ سفر شروع ہوتے ہی آپ نے ایک ایک پراجیکٹ پر کیے ہوئے کام کی فائل دکھانے کو کہا۔ آپ کام چیک کرتے رہے، کچھ ہدایات مختلف صفحات پر لکھتے رہے اور کچھ زبانی نصائح فرماتے رہے حتی کہ پہلا عوامی اجتماع آگیا۔ وہاں PAT کے کارکنان اورعوام جھنڈے اٹھائے PAT کے نعرے لگاتے، سڑک کے کنارے موجود تھے۔ آپ نے گاڑی سے باہر نکلنے کی بجائے اس کی Sunroof window کھولی، گاڑی کے اندر ہی کھڑے ہوکر اپنا چہرہ باہر نکالا اور موبائل ساؤنڈ سسٹم پر لوگوں سے خطاب کرنے لگے، انہیں خوش آمدید کہا، استقبال کا شکریہ ادا کیا، انتخابی سرگرمیوں کے لیے ہدایات دیں اور ہمت اور ثابت قدمی کی دعا دے کر خطاب مکمل کیا۔

Sunroof window بند کی اور گاڑی اپنی اگلی منزل کی طرف بڑھنا شروع ہوگئی اور شیخ الاسلام نے جس علمی و فکری پراجیکٹ پرنظر ثانی جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پھر شروع کردی اور اس طرح وہ دوبارہ ریسرچ کے کام میں مصروف ہوگئے۔ غلطیوں کی نشاندہی اور ضروری اضافوں کی ہدایات دیں۔ نارووال تک ایسا کئی بار ہوا کہ آپ عوامی اجتماعات سے خطاب بھی فرماتے اورریسرچ کا کام بھی چیک کرتے اور اسی طرح ہمارے تمام ریسرچ پراجیکٹس چیک ہوگئے۔ کام مکمل کرکے ہمیں واپس لاہور چلے جانے کا حکم فرمایا۔ ہم واپس چل دیے اور آپ اپنی سیاسی سرگرمیوں کے سلسلہ میں اگلے سفر پر روانہ ہوگئے۔

دیگر مصروفیات کے احوال

یہ نہیں کہ آپ کی مصروفیات کا دائرہ کارصرف علمی و تحقیقی امور تک محدود ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی دیگر تنظیمی و انتظامی سرگرمیاں بھی جاری و ساری رہتی ہیں۔

لاہور میں عموماً دیکھا کہ آپ مرکز پر شعبہ جات کے ساتھ اور فیلڈ سے آئے ہوئے کارکنوں کے ساتھ بہت سا وقت میٹنگز کو دیتے جبکہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے رہنما بھی ملنے کے لیے آتے اور آپ انہیں الگ الگ ملاقات کا وقت دیتے جبکہ

www.Minhaj.info

بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے لیے خصوصی طور پر وقت نکالتے اور ٹیلیفونک رابطے کرتے حتی کہ رات ہوجاتی۔ ایسے میں کبھی کبھی یاد آتا کہ ناشتہ آیا تھا، چائے ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ پھر گرم چائے منگوائی گئی، وہ بھی ٹھنڈی ہوگئی تھی اور ناشتہ تو کیا ہی نہیں مگر شیخ الاسلام کی نہ آواز سے، نہ چہرے سے اورنہ گفتگو سے ایسا کوئی تاثر ملتا کہ آپ کو کام کرتے ہوئے 12یا14 یا16 گھنٹے گزر چکے ہیں اور آپ تھک گئے ہیں بلکہ آپ تازہ دم ہوتے۔ دن بھر میں جو کام شیڈول تھے اور بوجوہ نہ ہوسکے تو ان کے بارے میں خود سیکرٹری سے پوچھتے اور دوبارہ شیڈول کراتے۔ پھر وہ مطالعہ کے لیے وقت نکالتے اور رات گئے تنہائی کے لحات میں ضروری مطالعہ مکمل کرتے۔

موضوع سے متعلقہ امور کی تیاری، تحقیق اور مشاورت

یہاں یہ ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ شیخ الاسلام مدظلہ نے کبھی ریسرچ اسکالرز کی میٹنگ یا کسی شعبے یا فیلڈ ورکرز کے وفد یا آئے ہوئے مہمانوں سے ملاقات یا میٹنگز، انٹرویوز یا پریس کانفرنسز متعلقہ موضوع پر بغیر تیاری کے نہیں کی۔ ہر طرح کی گفتگو ملاقات یا میٹنگ سے پہلے آپ تیاری ضرور کرتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب آپ کو OIC کے سربراہان کے اجلاس سے خطاب کی دعوت ملی تو ساتھ ہی تیاری شروع ہوگئی تھی۔ انگلش میں تین کتب تیار ہورہی تھیں جن کی ایک ماہ میں تصنیف و اشاعت کا کام کٹھن مرحلہ تھا۔ فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر محترم محمد فاروق رانا ہمہ وقت شیخ الاسلام کی ہدایات اور رہنمائی کے لیے تیار رہتے۔ ایسا بھی ہوا کہ رانا صاحب نے رات 12 بجے تک ہدایات لیں لیکن گھر گئے تو ایک بجے پھر شیخ الاسلام مدظلہ نے رابطہ فرمایا اور تازہ ہدایات عطا فرمائیں جن کے مطابق صبح ان پر کام شروع کردیا گیا۔ بالآخر یہ کام روانگی سے دو روز قبل پایہ تکمیل کو پہنچا۔ جب آپ اس کام کے لیے لاہور تشریف لائے تو آپ خود کمپیوٹر پر اصلاحات فرماتے، ریسرچ سکالرز کو اپنے ساتھ بٹھایا ہوتا جنہیں کمپوزنگ کی ہدایات دیتے اور یہ کام آپ کی ائرپورٹ روانگی سے دو گھنٹے قبل تک جاری رہا۔

اسی طرح کسی کے بارے میں اگر کوئی شکایت موصول ہو تو شکایت کرنے والا کتنا ہی سینئر یا معتبر کیوں نہ ہو، آپ فریق ثانی کی بات ضرور سنتے ہیں اور ہر طریقے سے کنفرم کرتے ہیں کہ شکایت درست یا غلط یا جزوی طور پر درست یا غلط ہے۔ حد درجہ تحقیق کے بعد ہی کوئی فیصلہ فرماتے ہیں اور فیصلے سے پہلے مشاورت انتہائی ضروری سمجھتے ہیں، خواہ معاملہ کتنا ہی اہم یا غیر اہم کیوں نہ ہو۔ اس عمل میں جتنا بھی وقت لگ جائے، لگاتے ہیں۔

2014ء کے دھرنے کے دوران ہزاروں کی تعداد میں کارکن آپ کے ساتھ موجود تھے، انتظام و انصرام کے حوالے سے شکایات آپ تک پہنچتی تھیں تو آپ ان حالات میں بھی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی سنتے، اس پر پوری توجہ دیتے اور شکایات کے ازالے کے لیے ہر سطح پر مشاورت کرتے اور پھر فیصلہ فرمادیتے۔

فیضِ محمدیہ کے امین و قسیم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کا مرتبہ و مقام روٹین کے اوقات کار سے ماوراء ہے۔ اوقات کار طے کر کے روزانہ کی کارگزاری کا اصول تو ہم جیسے غافل لوگوں کے لئے ہے۔ دین مصطفیٰ ﷺ کے ابلاغ اور نفاذ کا پروگرام لے کر زندگی کو غلامی مصطفیٰ ﷺ میں وقف کر کے مصروف جد و جہد رہنے والے مجدد وقت کے لئے تو وقت خود تابع ہو کر چلتا ہے۔

قرآن مجید کا اردو ترجمہ عرفان القرآن کرتے وقت ایسے بھی لحات آئے جب آپ واضحیت کی توثیق کے لیے کئی کئی گھنٹے تحقیق میں گزار دیتے۔ مجھے آپ کی وہ رات یاد ہے جب آپ سورۃ الفتح کی آیت نمبر۲ ''مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ'' کا ترجمہ کررہے تھے۔ اس پر سورۃ المومن کی آیت نمبر ۵۵ بھی مدنظر تھی اور آپ گھنٹوں کے حساب سے علوم القرآن کی کتابیں کھول کر ان کا مطالعہ کرتے رہے۔ ان کے قلب و نظر میرے اور آپ کے قلب و نظر نہیں جو حقیقتِ محمدی ﷺ کے نورِ محض کو نہ پہچانتے۔ آپ کے قلب و نظر میں تو نور محمدی ﷺ کا چراغ روشن ہے جو ترشحاتِ لامکاں میں ''ذنبک'' میں امت کے گناہوں کو دیکھ رہا تھا اور جب انہیں واضحیت کی تحصیل ہوگئی، تب اس کا ترجمہ فرمایا۔

www.Minhaj.info

اسی طرح احادیث کی ابواب بندی اور عصرِ حاضر کی ضروریات کے پیشِ نظر ان کی عامۃ المسلمین تک رسائی کے لیے حدیث پراجیکٹ ''انسائیکلو پیڈیا آف سنۃ'' پر تحقیقی کام شروع کرایا جو 30 جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس پر کام اختتامی مراحل میں ہے۔ اس میں آپ حدیث کا ایک ایک باب اور فصل خود دیکھتے اور کنفرم کرتے ہیں، خواہ اس میں دن بیت جائے یا رات یا کئی دن رات۔ اوقات کار کا کوئی Concept نہیں۔ قرآنی انسائیکلوپیڈیا پر بھی اسی طرح آپ کی ہدایات اور رہنمائی میں کام ہوتا رہا۔

زندگی کا ایک ایک لمحہ مشن کی نذر ہے اور آپ کی حیات کا ایک ایک ثانیہ اس آیہ کریمہ کی تفسیر ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ (التوبۃ، ۹/۱۱۱)

''بے شک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لیے (وعدۂ) جنّت کے عوض خرید لیے ہیں۔''

شیخ الاسلام مدظلہ کو بارگاہ رسالت سے جو نسبت حاصل ہے اس کے وسیلے سے آپ کو حضور رسالت مآب ﷺ کے خصائل و فضائل کا فیض حاصل ہے۔ کرہ ارض میں آپ کے مصطفوی مشن کو جو کامیابیاں، وسعتیں اور بلندیاں عطا ہوئی ہیں وہ سب اسی فیض کی مظہر ہیں۔

حالاتِ حاضرہ سے باخبر

اپنی اس تمام تر تحقیقی علمی و فکری اور تنظیمی و انتظامی مصروفیات کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام حالاتِ حاضرہ سے بھی باخبر رہتے ہیں، اُن سے کسی بھی تازہ عالمی یا قومی مسئلہ پر بات ہو تو وہ اس سے اس طرح باخبر نظر آتے ہیں جس طرح ایک پروفیشنل صحافی اُس خبر کی تمام تفصیلات سے آگاہ ہوتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ورلڈ پریس پر ان کی گہری نظر ہے اور وہ الیکٹرانک میڈیا سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ چنانچہ مطالعاتی اور تحقیقی کام کے دوران بریک لیتے ہیں اور پریس میں تازہ ترین صورتحال سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

حرمین شریفین حاضری کے معمولات

حرمین شریفین میں شیخ الاسلام مدظلہ کے معمولات حرمینِ مقدسہ میں حاضری کے ساتھ ساتھ مطالعہ، ریسرچ اور دنیائے عرب کے سرکردہ علماء اور مفکرین و محدثین کے ساتھ رابطوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ علمی اور فکری پروگرام ہوتے ہیں جہاں انہیں عرب علماء مدعو کرتے ہیں اور آپ کے خیالاتِ عالیہ اور فکرِ رسا سے فیض یابی کے لیے آپ کے خطاب کے منتظر ہوتے ہیں۔ میری خوش بختی کہ 2018ء ربیع الاول میں شیخ الاسلام مدظلہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میرے بھی وہاں قیام کے دو چار دن باقی تھے۔ اس طرح ایک دیرینہ تمنا پوری ہوئی۔ آپ مدظلہ کی معیت میں بارگاہِ رسالت ﷺ کے لیے دیر سے ملتجی تھا۔ الحمد للہ! مغرب اور عشاء کی نمازیں آپ کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کیں۔ پھر ایک محفل تھی جس میں شیخ الاسلام مدظلہ نے شرکت کے لیے فرما دیا۔ دنیائے عرب کے چوٹی کے علمائے حق آپ کی جو قدر و منزلت کرتے ہیں اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ آپ نے شاہد و مشہود کے موضوع پر عربی زبان میں خطاب فرمایا جسے علماء نے بہت سراہا اور پسند کیا۔ پھر علامہ رفاعی صاحب جو خصوصی شرکت کے لیے تشریف لائے تھے، انہوں نے قصیدہ بردہ شریف پر اپنی تضمینوں سے محفل کو عود و عنبر بنا دیا۔ رات ڈیڑھ بجے تک یہ محفل جاری رہی۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حاضری کے دوران آپ کے معمولات کی یہ ایک چھوٹی سی جھلک تھی۔

مطالعہ اور ریسرچ کے امور وہاں بھی ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ عمرہ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے لیے آئے ہوئے رفقاء آپ کی تشریف آوری کے منتظر رہتے ہیں اور آپ انہیں اپنی معیت میں حرمِ نبوی میں حاضری کے لیے لے کر جاتے ہیں اور حب رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے یہ لمحات ہماری یادوں کا انمول اور لازوال سرمایہ بن جاتے ہیں۔

''اوقاتِ کار'' اور ''شیخ الاسلام'' عجیب سی بات لگتی ہے۔ اوقات کار کے الفاظ تو ہم جیسوں کو اپنے فرائضِ منصبی سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہونے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں اور ان

www.Minhaj.info

پر بھی یار لوگ کامل پابندی کا مظاہرہ کرنے سے قاصر رہ جاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ دیے گئے رفتار کار اور معیار کار پر پورا اتر سکیں۔ کہاں یہ ادنیٰ لوگوں کی بات اور کہاں قطبِ زمانہ جن کے حضور احقر نے اولیائے وقت کو مؤدب اور سرنگوں دیکھا ہے۔ ہماری خوش بختی ہے کہ وہ ہم میں موجود ہیں۔ وقت ان کے تابع ہے اور وہ کسی اوقات کار کے پابند نہیں۔ ان کے بعض کارکن جنہیں وہ جانتے ہیں اور جو آپ کی خصوصی توجہات سے فیض پاتے ہیں، ایسے ہیں کہ سالوں کا کام مہینوں میں یا مہینوں کا ہفتوں میں یا ہفتوں کا دو تین دنوں میں کر گزرتے ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ یہ کیسے ہوا؟ تو یہی جواب ملتا ہے کہ شیخ الاسلام کی دعا سے۔ انہیں خود معلوم نہیں ہوتا مگر دعائے قائد پر یقین رکھتے ہیں۔ ظاہری آنکھ رکھنے والے تو صاف صاف کہہ دیتے ہیں:

A Miracle or a Project Impossible!

ذرا غور کریں تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس میں ہمارے لیے سیکھنے کو اخلاص، حسنِ نیت، مشن کی محبت، رضائے الٰہی اور رضائے نبی ﷺ کی تڑپ ہے جو ہمیں بھی اوقات کار سے ماوراء کردے گی۔❁❁❁❁❁

تحریک منہاج القرآن کے عظیم رہنما محترم صاحبزادہ سید ہدایت رسول شاہ قادری انتقال فرماگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّـا اِلَیۡہِ رَاجِعوۡنَ

تحریک منہاج القرآن کے عظیم رہنما محترم صاحبزادہ سید ہدایت رسول شاہ قادری 21 دسمبر 2019ء کو فیصل آباد میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

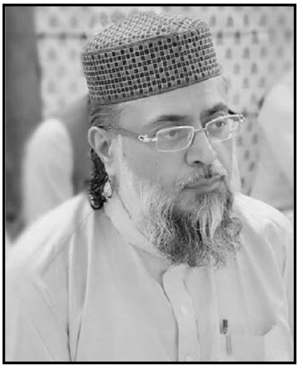

مرحوم کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں فیصل آباد میں سپردِ خاک کیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے پڑھائی۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں تحریک منہاج القرآن، پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی، صوبائی، ضلعی رہنماؤں، کارکنان سمیت سیاسی، سماجی شخصیات، علماء مشائخ اور عوام الناس نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

نماز جنازہ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ مرحوم اسلام، پاکستان اور تحریک منہاج القرآن کا اثاثہ تھے۔ سید ہدایت رسول شاہ صاحب نے تمام عمر پیار، محبت اور بھائی چارے کا درس دیا۔ ان کی شخصیت کا اثر ہمیشہ دلوں پر قائم رہے گا۔ مرحوم سچے عاشق رسول ﷺ اور محبت وطن پاکستانی تھے۔ مرحوم نے تصوف اور روحانیت کی اصل اقدار کی بحالی کیلئے کردار ادا کیا اور ہمیشہ بین المسالک ہم آہنگی کے حوالے سے متحرک رہے۔ سید ہدایت رسول شاہ قادری صاحب کی زندگی فروغ علم اور فروغِ عشق رسول ﷺ میں گزری۔ مرحوم بہترین خطیب اور شفیق استاد تھے۔ تحریک منہاج القرآن کے کارکنان اور علمی حلقے ایک قابل شخصیت سے محروم ہو گئے۔ مرحوم کی دینی، ملی اور سماجی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لئے کی گئی مرحوم کی جملہ خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا اور بلندی درجات کی خصوصی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے گناہوں کو معاف فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

www.Minhaj.info

عظیم قائد
شیخ الاسلام
ڈاکٹر محمد طاہر
القادری کو

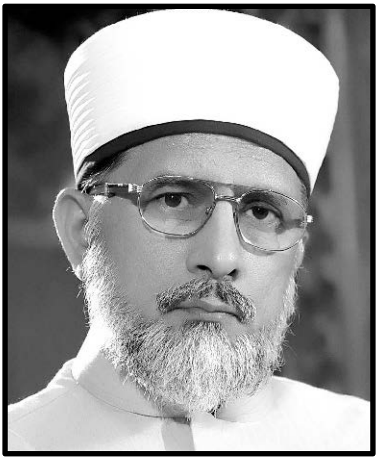

69 ویں
سالگرہ کے
موقع پر دل کی
اتھاہ گہرائیوں
سے مبارکباد

نہ تخت و تاج میں نَے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

حاجی ملک محمد یعقوب
جنرل سیکرٹری پاکستان عوامی تحریک
ضلع اٹک

www.Minhaj.info

میرا قائد میری نظر میں

تاثرات و پیغامات مرکزی قائدینِ تحریک

خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت ہمارے لیے رول ماڈل ہے۔ ان کی سرپرستی میں تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے میں ایک نئی دنیا اور زندگی کے اسباق سے روشناس ہوا۔ وہ ایک محقق، محدث، معلم، منتظم، معیشت دان، سیاسی، سماجی امور کے ماہر نباض اور کہنہ مشق انتھک شخصیت ہیں۔ وہ متبسم چہرے کے ساتھ انتہائی گھمبیر مسائل کا قابلِ قبول حل تلاش کرنے میں ایک خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ اللہ نے انہیں علم، حلم، فہم، فہم و فراست کے بے انداز خزانوں سے نوازا ہے اور علم و حکمت کے ان خزانوں سے ایک دنیا فیض یاب ہورہی ہے۔

قبلہ شیخ الاسلام کے ساتھ بیتنے والے یہ شب و روز زندگی کے خوبصورت لمحات ہیں۔ وہ عہدیداروں اور کارکنوں کے ساتھ اولاد کی طرح برتاؤ کرتے ہیں۔ وہ بیک وقت وابستگان کے مسائل سنتے، ان کا حل پیش کرتے، علمی، تحقیقی پراجیکٹس مکمل کرتے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے منہاج القرآن کے تنظیمی نیٹ ورک کی دیکھ بھال کرتے ہیں لیکن ان سارے امور کی انجام دہی کے دوران ان کے چہرے پر کبھی تھکن کے آثار نہیں دیکھے۔ اللہ نے انہیں کمال ہمت، جرأت، حکمت، بصیرت سے نوازا ہے۔ شیخ الاسلام ہمارا حوصلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

Brig (Retd) Iqbal Ahmed (Vice President MQI)

My association with Shaykh Ul Islam, Professor Dr. Muhammad Tahir ul Qadri dates back to December 2001, when I first met him for an interview to fill a senior post at Minhaj Ul Quran Secretariat. I had had no exposure to his personality prior to this meeting save for a few television episodes on religion that I had viewed. So, I started my association with a slate clear of any impressions. As the time passed I was fortunate to be in the close circuit comprising the senior management that formed Shaykh Ul Islam's

immediate consultative and advisory body. This provided me with a unique opportunity to observe my Qaid from close quarters and gather impressions on various facets of his personality. As the time passed the clean slate of my perception started getting the imprints and the charisma of his personality unknowingly started to seep into me and a change for good started to happen within me. Shaykh Ul Islam's personality is so rich in values and matter that it is not possible to pen these in a page or so. However, an effort is made to give some reflections in the ensuing paragraphs.

Shaykh Ul Islam as a Human BeingA staunch lover of The Prophet (PBUH), the noble teaching of the Prophet are a glaring reflections in Shaykh Ul Islam's daily life. With fear of Allah supreme in all his dealings Shaykh Ul Islam is a symbol of a good Muslim and human being with highly noble virtues of head and heart. He is loving and kind to all irrespective of their cast creed and religion. Magnanimous at heart he is forgiving and compassionate ready to forgive and forget of human failings of any magnitude.

Shaykh Ul Islam As a Reformer. Cognizant of the Malaise of sectarianism and Mullah Brand hackneyed Islamic views /teachings Shaykh Ul Islam identified the cause as illiteracy and blind following of the masses in search of eternal salvation. To this end, besides authoring books and talks on diverse subjects Shaykh Ul Islam's two pronged comprehensive plan of formal and informal education is serving thousands; formally through One University, Ten Colleges and over 750 school under the banner of Minhaj Education Society and informally through an intricate network of Tanzeemats reaching down to Ward and Muhallas taking the teachings of true Islam to the door steps of the Masses. Empowerment of Women is another feather in the cap of Shaykh Ul Islam where he identified the potential of the 51% of the population and encouraged them to effectively play their role in reformation of the society. An elaborate network of Minhaj Women League Forum established at home and abroad is successfully spreading the message / teachings at the door steps as envisioned by the

Quaid through regular talks by scholars, short courses on Quran and Hadees, Diploma courses of short and long durations.

Shaykh Ul Islam as a Scholar and Orator Author of over 600 books Shaykh Ul Islam is an ocean of knowledge. His expertise is an all - encompassing covering diverse subjects on religion (Fiqh and Hadees), science, economics, medicine, geography, physics metaphysics and many more. Shaykh Ul Islam's writings are wholesome explicit imparting a deep understanding and vivid guidance to the reader. Shaykh Ul Islam is an orator par excellence he excels drawing substance from a rich memory vocabulary making it easy for the common audience to comprehend. 6000 lectures covering a wide spectrum of diverse subjects are a testament to his skills.

Shaykh Ul Islam as a Commander and Leader When it comes to leading huge gatherings of followers and Tahreek workers I found Shaykh Ul Islam leading from the front with crystal clear vision about his Aims and Objectives. He remained unflinching and steadfast under extreme adverse situations with shells falling all around thus displaying the rare qualities of moral and physical courage.

Shaykh Ul Islam a Mujadid. When viewed upon the yard stick of religious achievements Syakh Ul Islam undoubtedly stands to qualify for a Mujadid of the present times with a place high amongst the Galaxy of leading Saints of the era.

احمد نواز انجم (نائب ناظم اعلیٰ)

تاریخ انسانیت گواہ ہے کہ حق اور باطل ہمیشہ برسر پیکار رہے ہیں۔طاغوتی اور شیطانی قوتیں ہمیشہ سے انسان کو اپنے خالق اور معبودِ حقیقی کی راہ سے بہکانے اور انسانی زندگی میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر بگاڑ پیدا کرنے کے در پے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جب طاغوت اور شیطنت کا اثر و نفوذ حد سے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کسی بندہ مقبول کو بھیجتا ہے جو اس بگاڑ اور فتنے کا قلع قمع کرتا ہے اور بھولی بھٹکی انسانیت پھر سے راہِ ہدایت پر گامزن ہو جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت تک یہ فریضہ انبیاء علیہم السلام کے سپرد رہا۔ بعد ازاں یہ منصب امتِ مصطفوی میں سے کسی نہ کسی مقبولِ بارگاہ کے سپرد ہوتا رہا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

بگاڑ ہمیشہ مختلف نوعیت کا ہوتا ہے۔کبھی جزوی ہوتا ہے تو کبھی کلی اور کبھی ظاہری احوال میں رونما ہوتا ہے تو کبھی باطنی احوال میں۔ چنانچہ مشیت ایزدی کے مطابق زوال اور بگاڑ کی نوعیت اور سطح کو سامنے رکھتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے

www.Minhaj.info

مطابق مجدد کو مبعوث کیا جاتا ہے۔

علماء نے مجدد کی درج ذیل نشانیاں بیان فرمائی ہیں:

☆ اس کی پیدائش ایک صدی کے آخر میں ہوتی ہے اور اگلی صدی کے شروع میں اس کی تجدیدی کاوشوں کا آغاز ہو جاتا ہے۔

☆ وہ دل کا بڑا غنی ہوتا ہے۔اس کے سامنے دولت کا ڈھیر بھی لگا دیا جائے تو وہ اس کو ٹھوکر مار دیتا ہے اور اپنے مشن سے نہیں ہٹتا۔

☆ اسے اللہ کی بارگاہ سے علمِ ظاہری میں بھی کمال حاصل ہوتا ہے اور علم باطنی میں بھی۔

☆ اس کی کاوشوں سے اللہ تعالیٰ جل شانہ تھوڑے عرصے میں کثیر تعداد میں افراد کو ہدایت کا نور عطا فرماتا ہے۔

1985ء میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے مجھے شعور بخشا اور میں نے محسوس کیا کہ امت مسلمہ کے حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ اللہ کی بارگاہ سے کوئی مجدد آئے جو اس کے بکھرے ہوئے شیرازے کو پھر سے مجتمع کرے۔ اسی کشمکش میں جب پہلی بار شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو دیکھا اور سنا تو دل نے گواہی دی کہ آپ ہی اس دور کے مجدد ہیں۔چنانچہ رفاقت کا فارم پر کر کے میں بھی آپ کے کارکنوں میں باضابطہ طور پر شامل ہوگیا۔ جوں جوں آپ کی سنگت میں وقت گزرتا گیا میرا یقین پختہ ہوتا چلا گیا۔ الحمدللہ آج عرب وعجم میں اس حقیقت کی بازگشت ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دورحاضر فتنوں کا دور ہے۔ امتِ مسلمہ اجتماعی طور پر ایک ہمہ گیر زوال اور انحطاط کا شکار ہے۔ اس بگاڑ کی نوعیت جزوی نہیں کلی ہے۔ امت کے صرف ظاہری نہیں بلکہ باطنی احوال بھی باطل اور طاغوتی طاقتوں کے اثر ونفوذ کی زد میں ہیں۔زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جو زوال اور انحطاط سے محفوظ ہو۔

اندریں حالات جب میں اپنے محبوب قائدکی ہمہ جہت، یکتائے روزگار، طلسماتی شخصیت کو دیکھتا ہوں اور ان کی اصلاحی اور تجدیدی تحریک کے اغراض و مقاصد، ان مقاصد کے حصول کیلئے کی جانے والی ہمہ گیر اور ہمہ جہت جدوجہد اور اس جدوجہد کے نتیجے میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر رونما ہونے والے حیرت انگیز نتائج کو دیکھتا ہوں تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے میرے اس عظیم قائد کو بیک وقت مجدد اور غوثِ وقت کے منصب پر فائز کیا ہے۔آپ مجمع البحرین ہیں۔آپ کو بیک وقت امت کے ظاہری اور باطنی بگاڑ کی اصلاح کیلئے اللہ کی بارگاہ سے خصوصی عنایات دے کر بھیجا گیا ہے۔آپ اس دور میں امت کیلئے سرکار مدینہ ﷺ کا خاص تحفہ ہیں۔آپ کی شخصیت بھی رسول نما ہے اور آپ کی تحریک بھی۔ مجھے کامل یقین ہے کہ

☆ یہ صدی میرے عظیم قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی صدی ہے۔

☆ یہ صدی باطل طاغوتی اور سامراجی طاقتوں کے خلاف اسلام کی فتح کی صدی ہے۔

☆ یہ صدی غلبہ دینِ حق اورامتِ مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کی صدی ہے۔

قاضی زاہد حسین (مرکزی صدر پاکستان عوامی تحریک)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے　　بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 69 ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر کچھ لکھنے کی جسارت کررہا ہوں۔ ان کی سنگت اور رفاقت میں گزرے ہوئے 36 برس تیزی سے گزر گئے لیکن اس تھوڑی سی مدت میں گزرے ہوئے انمول مواقع جب بھی یاد کرتا ہوں تو فضا معطر ہوجاتی ہے اور دل شاد ہوجاتا ہے۔ اس ہستی کے ساتھ گزرا ہوا ہر لمحہ ہی قابل دید اور قابل ذکر ہے۔

www.Minhaj.info

اوائل دور کی بات ہے شیخ الاسلام نے جامع مسجد رحمانیہ طارق روڈ کراچی میں ماہانہ درس قرآن کا آغاز کیا۔ ٹی وی پروگرام فہم القرآن سے تو اپنا گرویدہ کر ہی چکے تھے، ماہانہ درس قرآن میں بھی متلاشیان محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ جمع ہونے لگے تو ان مین سے ایک ناچیز بھی تھا۔

بھری جوانی، شلوار قمیص پر واسکٹ اور جناح کیپ زیب تن کیے ہوئے شیخ الاسلام محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ کے جام پلایا کرتے تھے اور ابتدا ہی سے باطل نظام کو جھنجھوڑنے والی للکاریں آج تک قلب و باطن کو عازمِ سفرِ انقلاب کیے ہوئے ہیں۔

مجھے جوں جوں شیخ الاسلام کی قربت و محبت میسر آتی گئی ہر لمحہ وہ مجھے تمام علمی، فکری، سیاسی اور مذہبی شخصیات میں منفرد و ممتاز دکھائی دینے لگے۔ میرا قائد سب سے منفرد شبنم کی طرح پاک اور اوج ثریا کی طرح بلند تصورات کا حامل اور تمام اوصاف میں یکتا ہیں۔

اس قلندر نے جس طرح لانگ مارچ اور انقلاب مارچ میں اس مروجہ باطل نظام کو ضربیں لگا کر اس کو بے نقاب کیا، اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان کی 72 سالہ تاریخ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری وہ واحد لیڈر ہے جنھوں نے اس فرسودہ، ناکارہ اور ظالمانہ نظام کو حقیقی معنوں میں چیلنج کیا ہے اور سب اسی انتظار میں ہیں کہ کب شیخ الاسلام اس باطل فرسودہ نظام کی دیوار کو آخری دھکا دے کر ریاست مدینہ کا خواب شرمندہ تعبیر کریں گے اور عالمی منظر نامہ پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ اپنے کمال کو پہنچے گی۔ 40 سال پہلے شروع ہونے والا انقلابی سفر جاری ہے اور ظلمت کے آسمان پر مصطفوی انقلاب کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔

بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ شیخ الاسلام اور ان کے گھرانہ کا اقبال مزید بلند ہو اور ہمیں آخری سانس تک وقت کے مجدد، امام اور تجدیدی تحریک کی وفاداری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ۔

قاضی شفیق (صدر پاکستان عوامی تحریک شمالی پنجاب)

یہ 1995ء کی بات ہے جب میں طالب علم تھا، ہوش سنبھالتے ہی ملک کے حالات کی فکر دامن گیر رہنے لگی، ملکی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل اور انقلابی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اس دوران ایک انقلابی آواز سنائی دی، وہ آواز میرے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تھی، اس آواز میں اتنا جادو تھا کہ میں اس آواز کے سحر میں گرفتار ہوگیا۔ بعد ازاں قائد کی انقلابی فکر کو پڑھنے اور سننے کا موقع میسر آیا تو قائد انقلاب کی اس آواز میں ملک کو مسائل کی دلدل سے نکالنے اور غریب عوام کا مقدر بدلنے کی واضح سمت نظر آئی کہ جب تک ملک میں رائج کرپٹ اور فرسودہ سیاسی و انتخابی نظام نہیں بدلتا، ملک کسی بھی بڑی تبدیلی کی جانب گامزن نہیں ہوسکتا۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے قائد تحریک کی قیادت میں پاکستان عوامی تحریک نے ہمیشہ اپنا مثبت کردار ادا کیا۔ ’’سیاست نہیں ریاست بچاؤ‘‘ کے سلوگن کے ساتھ فرسودہ انتخابی نظام کو توڑنے کے لیے قائد تحریک نے عظیم انقلابی جدوجہد کی، جس کا ایک زمانہ معترف ہے۔ جدوجہد کے نتیجے میں کرپٹ اور عوام دشمن نظام کی دیوار میں دراڑیں تو پڑ چکی ہیں مگر ابھی اس کی بوسیدہ عمارت کا زمیں بوس ہونا باقی ہے۔ اس مقصد کے لیے قائد انقلاب کی سیاسی فکر کو اس قوم تک پہنچانے کے لیے ابھی بہت کام کرنا باقی ہے۔ میں نے بحیثیت صدر پاکستان عوامی تحریک شمالی پنجاب اپنی انقلابی ٹیم کے ساتھ مل کر اس کرپٹ نظام پر آخری وار کرنے کی تیاری کا آغاز کردیا ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد کرپٹ نظام کی بوسیدہ عمارت زمین بوس ہوگی اور جس انقلاب کا خواب میرے قائد نے دیکھا تھا، وہ انقلاب اس ملک وقوم کا مقدر بن کر رہے گا۔ ان شاء اللہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کو عمر خضر عطا فرمائے اور ہمیں اس عظیم قائد کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

اولین رفقائے تحریک سے خصوصی گفتگو

17 سال کی عمر میں شیخ الاسلام تصوّف پر لیکچر دیتے تھے

5 دہائیوں پر مشتمل تعلق میں کسی موقع پر ان کے قول اور فعل میں تضاد نہیں دیکھا

ان کا کارکنوں اور اولاد کے ساتھ سلوک ایک جیسا ہے

غلام سرور قادری، حاجی سکندر اقبال، صبغت اللہ قادری، حاجی محمد امین کے تاثرات

کسی بھی جماعت، تحریک اور مشن کے فروغ کیلئے جہاں آئیڈیالوجی مرکز نگاہ ہوتی ہے وہاں آئیڈیالوجی دینے والی شخصیت کا ذاتی کردار، اعمال اور افعال مرکزی کردار کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ نصب العین اور نظریات لیڈر شپ کی شخصی خوبیوں اور کریڈیبلٹی کے اردگرد گھومتے ہیں اور اسی شخصی کردار کی بنیاد پر عامۃ الناس کی توجہ حاصل کرتے اور مقبول عام ہوتے ہیں۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح وہ بولی نہیں بولتے تھے جو برصغیر کے عام مسلم طبقہ کی تھی اور بانی پاکستان وہ لباس بھی نہیں پہنتے تھے جو برصغیر کے عام مسلمان پہنتے تھے مگر برصغیر کے ہر پڑھے لکھے اور ان پڑھ مسلمان کا اس بات پر یقین تھا کہ قائداعظم جو کہتے ہیں، جو بولتے ہیں اور جو کرتے ہیں، اس میں خلوص، دردمندی، فکرمندی اور خالصیت ہے۔ بانی پاکستان کے اسی شخصی کردار نے نہ صرف انہیں اپنے مشن میں کامیابی عطا کی بلکہ انہیں قائداعظمؒ جیسے منصب پر فائز کیا۔

امسال شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 69ویں سالگرہ کے موقع پر ماہنامہ منہاج القرآن کی طرف سے ان احباب سے خصوصی گفتگو کی گئی ہے جنہوں نے ابتدائی دور میں شیخ الاسلام کے دست راست بن کر ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی اور مشن کے فروغ کیلئے چار سے پانچ دہائیوں تک اپنی بہترین تنظیمی تحریکی خدمات انجام دیں۔ ہم نے ان سینئر احباب سے یہ جاننے کی کوشش کی کہ 70ء کی دہائی میں محاذِ حریت پلیٹ فارم سے مصطفوی انقلاب کے لیے شروع کی جانے والی جدوجہد جو بعدازاں منہاج القرآن کی صورت میں پوری دنیا میں پھیلی، اس کے ابتدائی احوال اور خدوخال کیا تھے؟ انہوں نے اس ابتدائی زمانے میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو کس طرح پرعزم پایا اور کس جذبے کے ساتھ ان کے ہمرکاب بنے رہے؟ ان احباب سے یہ جاننے کی کوشش بھی کی گئی کہ 70ء کی دہائی میں جس نظریے (مصطفوی انقلاب) کا قلوب و اذہان کی بنجر کھیتی میں بیج بویا گیا وہ کس طرح بیج سے تن آور درخت بنا، جس کی چھاؤں سے آج دنیا کے 100 سے زائد ممالک کے عوام مستفید ہورہے ہیں۔

ہمارے کوشش اور خواہش تھی کہ جملہ احباب کے ساتھ فرداً فرداً اس ضمن میں نشست کا اہتمام کیا جاتا، تاہم وقت کی قلت کے باعث ایسا ممکن نہ ہوسکا۔ تاہم اس بات کا عہد کرلیا ہے کہ ہر سال ایسے تمام سینئرز احباب کے ساتھ گفتگو کی جائے گی جن کا منہاج القرآن کی بنیادوں میں خون اور پسینہ دونوں شامل ہیں۔ اس ضمن میں قابل احترام حافظ نذیر احمد سفیر یورپ، حاجی محمد سلیم قادری، حاجی امین القادری، غلام سرور قادری، حاجی سکندر اقبال، عبدالحمید قادری، محترم صبغت اللہ قادری، جی ایم ملک، محترم شفقت اللہ صاحب سے گفتگو ہوئی۔ درج بالا سینئر احباب سے گفتگو کیلئے خصوصی تعاون اور کوآرڈینیشن پر محترم جی ایم ملک صاحب، محترم شاہد لطیف صاحب، محترم شہزاد رسول صاحب اور عین الحق بغدادی صاحب کا شکرگزار ہوں کہ ان کے تعاون اور کوآرڈینیشن سے

www.Minhaj.info

مذکورہ بالا احباب سے گفتگو کی سعادت میسر آئی۔

محترم حاجی محمد امین قادری صاحب سے فیصل آباد میں ان کی رہائش گاہ پر 5 گھنٹے سے زائد کا سیشن ہوا جہاں ان کے صاحبزادے احمد بلال اور کاشف بھی موجود تھے۔ اسی طرح جھنگ میں محترم صبغت اللہ قادری صاحب کا صدقِ دل سے مشکور وممنون ہوں کہ ان کے تعاون اور شفقت سے محترم غلام سرور قادری صاحب، سکندر اقبال صاحب اور عبدالحمید قادری صاحب سے 7 گھنٹے کی طویل نشست ممکن ہوسکی۔ اسی طرح لاہور میں محترم حاجی محمد سلیم صاحب کی رہائش گاہ پر منہاج القرآن اور قبلہ شیخ الاسلام کے شب و روز کے بارے میں گفتگو ہوئی۔

اگرچہ ہیروز کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جنہوں نے جان، مال کی قربانیاں دے کر منہاج القرآن کے پودے کو تن آور درخت بنایا۔ ان شاءاللہ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہر سال منہاج القرآن کے یوم تاسیس کے موقع پر ابتدائی دور کے ہیروز، شیخ الاسلام کے دست راست اور قابلِ قدر شخصیات کو خصوصی عشائیہ میں مدعو کیا جائے اور ان سے ابتدائی دور کی باتیں سنی جائیں۔

ذیل میں ان مذکورہ احباب سے ہونے والی گفتگو نذرِ قارئین ہے: **(چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی)**

ہم اوائل عمری سے ہی ان سے روحانی موضوعات پر گفتگو سنا کرتے تھے (غلام سرور قادری)

غلام سرور قادری صاحب قبلہ شیخ الاسلام کے زمانہ طالب علمی کے ساتھی ہیں، ان سے جھنگ میں ملاقات ہوئی۔ محترم غلام سرور قادری صاحب نے بتایا کہ شیخ الاسلام سے میری شناسائی کا آغاز 1968ء میں ہوا، جب میری عمر 15 سال تھی اور قبلہ کی عمر 17 سال تھی۔ اس عمر میں وہ ہمیں تصوف پر لیکچر دیتے تھے، وہ ہم سے حضور سیدنا غوث الاعظم کے مقام و مرتبہ پر گفتگو کرتے تھے۔ ہمارے لیے یہ باتیں جہاں دلچسپی اور توجہ کا باعث ہوتی تھیں وہاں ہم حیرت زدہ بھی ہوتے تھے کہ یہ کھیل کود کی عمر تھی جس میں وہ ہم سے علمی موضوعات پر باتیں کرتے تھے، ان کی ان باتوں کی وجہ سے ہم قبلہ شیخ الاسلام سے اس قدر مانوس تھے کہ ہم عمر ہونے کے باوجود دل میں کبھی ہمسری کا خیال تک نہ آتا تھا۔ ہم عشاء کی نماز مسجد میں ادا کرتے اور پھر ہم دوستوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنے اس دوست کا ہر لحاظ سے خیال رکھنا ہے اور حفاظت کے تقاضوں کے تحت انہیں کبھی کہیں اکیلے نہیں جانے دینا۔ ہماری سوچ سے یہ بعید ہے کہ ایسے خیالات اور ایسی سوچ ہمارے دلوں میں کس طرح آئی؟ عشاء کی نماز کے بعد ہم سارے دوست ان کے ساتھ گھر تک جاتے، جب تک وہ گھر کے اندر داخل نہ ہو جاتے اور اندر سے کنڈی لگنے کی ہمیں آواز نہ آجاتی، ہم دروازے پر کھڑے رہتے اور جب ہمیں اطمینان ہو جاتا کہ وہ اندر چلے گئے ہیں اور کنڈی لگ گئی ہے تو پھر ہم اپنے گھروں کو واپس جاتے۔

محترم غلام سرور قادری صاحب نے بتایا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بچپن میں ہی صوم وصلوۃ کے پابند تھے اور ان کی طبیعت بچپن میں ہی صدقہ خیرات کی طرف مائل تھی۔ انہوں نے ایک واقعہ سنایا کہ اس وقت 110 روپے میں کھیر کی دیگ پکتی تھی اور ہم دوست مل کر 110 روپے جمع کرتے اور ہر مہینے گیارہویں شریف کا کسی ایک گھر میں ختم دیتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور اس میں کوئی تعطل نہیں آیا اور یہ سارا عمل کرتے ہوئے ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا ڈاکٹر طاہرالقادری آج بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ہم نے بزم قادریہ کے نام سے ایک تنظیم بنا رکھی ہے، یہ سارا عمل اس تنظیم کے تحت کرتے ہیں۔

انہوں نے بتایا 1973ء میں قبلہ شیخ الاسلام کی طرف سے تربیت کا باقاعدہ آغاز ہوا، زمانہ طالب علمی میں وہ انقلاب کی باتیں کرتے تھے اور ہم کاپیوں پر اس کے نوٹس لیتے تھے۔ مصطفوی انقلاب کے حوالے سے وہ جن افراد سے باتیں کرتے تھے، ان کی تعداد 12 سے 13 تھی۔ ایک موقع پر انہوں نے ہم سے یہ حلف لیا کہ آپ ہمیشہ اس مشن سے وابستہ رہیں گے، جس وقت یہ حلف لیا اس وقت میری عمر 22 سال اور شیخ الاسلام کی عمر 24 سال تھی، وہ مجھ سے دو

سال بڑے تھے۔ گفتگو اور تربیت کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ اس دوران 1976ء میں محاذ حریت کا قیام عمل میں لایا گیا اور مسجد کٹڑا بیروالا میں دروس قرآن کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ تاریخ جھنگ کے مطابق مسجد کٹڑا بیروالا اس جگہ تعمیر کی گئی جہاں شیر شاہ سوری اپنا خیمہ لگاتے تھے۔

غلام سرور قادری نے مزید بتایا کہ محاذ حریت کے عہدیداروں کا انتخاب ووٹنگ کے ذریعے ہوا، وہ نامزدگیوں اور ''پک اینڈ چوز'' پر یقین نہیں رکھتے تھے، ہر کام میں مشاورت کرتے تھے اور ہر مسئلے کا ان کے پاس متبادل حل ہوتا تھا۔ مشاورت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے ایک بار ہم سے مشورہ مانگا کہ مصطفوی انقلاب کے لیے مجھے جھنگ سے لاہور منتقل ہونا ہو گا، وہاں کام کرنے کے مواقع زیادہ ہیں اور انہوں نے لاہور شفٹ ہونے کے لیے باقاعدہ مشاورت کی اور پھر اتفاق رائے سے انہوں نے لاہور جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ ان کی شخصیت میں اس قدر جمہوریت، ساتھیوں سے وفا شعاری اور احترام تھا کہ انہوں نے اپنی ذاتی زندگی کے متعلق بھی فیصلہ کرتے ہوئے اپنے تحریکی احباب سے مشاورت کی، وہ فیصلے مسلط نہیں کرتے تھے۔

سرور قادری صاحب نے ایک واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا کہ 14اگست 1976ء کے دن یوم آزادی کے موقع پر جھنگ میں محاذ حریت کے پلیٹ فارم سے جلسہ کیا جائیگا، جلسے کی تشہیر کی مجھے ذمہ داری دی گئی، پروگرام کے مطابق مجھے تانگے میں بیٹھ کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے اس پروگرام کی تشہیر کرنی تھی مگر مقامی انتظامیہ نے اس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب میں نے اس کا ذکر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے کیا تو انہوں نے سنتے ہی کہا کہ اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے، ایک خالی گھی کا ڈبہ اور ایک ڈنڈا لیں اور پیدل اس کی تشہیر شروع کر دیں اور میں نے پھر اسی طرح کیا، میں ٹین کا خالی ڈبہ پکڑے جھنگ کے مختلف چوراہوں پر اسے ڈنڈے سے بجاتا اور جب لوگ متوجہ ہو جاتے تو جلسے میں شرکت اور خطاب سننے کی دعوت دیتا۔

غلام سرور قادری صاحب نے بتایا کہ شیخ الاسلام اعلیٰ پائے کے منتظم تھے، ہر مرحلہ پر ہمیں مسئلے کا متبادل حل بھی دیتے تھے، وہ اپنے مقصد اور مشن میں اس طرح پرعزم تھے کہ جیسے وہ اس کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ جب شیخ الاسلام نے لاہور کا سفر کیا تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا، شادمان میں ڈاکٹر محمد علی کی رہائش گاہ اور مسجد رحمانیہ میں دروس قرآن کا سلسلہ شروع ہوا تو میں شرکاء کی افطاری کا انتظام بھی کرتا، سبزیاں بھی خریدتا، پھر اس کی ہاتھ سے لکھی ہوئی خبریں اخبارات کو دینے کے لیے بھی خود جاتا اور اس سارے عمل کو مکمل کرنے کے لیے جن اخراجات کی ضرورت ہوتی تھی اس کا بندوبست بھی کیا جاتا تھا۔ اس سارے عمل میں سونے کے لیے محض 3 سے 4 گھنٹے ہی مل پاتے تھے۔ ہم طعام کے لیے جو سبزیاں خریدتے تھے، ان کے نرخ بھی ساتھ لکھتے تھے تاکہ سب کو اخراجات کے بارے میں علم ہو کہ جو بھی ڈونیشن آتی ہے اس کا استعمال کیسے اور کہاں کیا جاتا ہے؟ شیخ الاسلام بھی حساب کتاب پر پوری نظر رکھتے تھے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ 77ء کی تحریک میں بڑے بڑے جلسے ہوتے تھے اور بڑے بڑے علماء جب نوجوان طاہرالقادری کا خطاب سنتے تو اس کے بعد وہ خود کہتے تھے ''اب ہم کیا بولیں اور کیا کہیں؟'' جلسہ کے شرکاء بڑے بڑے خطبا کے برعکس ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خطاب سننے کیلئے آتے تھے اور پھر ہر بڑے اور اہم جلسے میں نوجوان طاہرالقادری کا خطاب آخر میں ہوتا تھا۔ ان پر بچپن ہی سے اللہ کا فضل تھا، وہ اپنے ہم عصروں میں بھی عزت، احترام اور شفقت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اور ان کا احترام دل اور جان سے ہوتا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ جب بھی پرانی مسجد عیدگاہ یا کٹڑا بیر والا مسجد میں ان کا درس قرآن ہوتا تو وہ ساؤنڈ سسٹم کا خود جائزہ لیتے تھے، جب تلاوت قرآن پاک شروع ہوتی یا نعت پڑھی جارہی ہوتی تو آپ اٹھ کر باہر آجاتے اور ساؤنڈ سسٹم کا جائزہ لیتے کہ آیا آواز ٹھیک طرح سے آرہی ہے اور باہر سننے والوں کو کسی دقت کا سامنا تو نہیں؟ وہ اس بات پر ضرور باز پرس کرتے تھے کہ ساؤنڈ سسٹم معیاری ہونا چاہیے۔

غلام سرور قادری نے مزید کہا کہ 1986ء میں جھنگ میں منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے ایک بہت بڑی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جسے اس وقت کی بعض مسلکی

www.Minhaj.info

جماعتوں نے ناکام بنانے کی سرتوڑ کوشش کی، یہاں تک کہ جھنگ کے تاجروں اور دکانداروں کی دکانوں کے شٹروں کے نیچے پمفلٹ پھینکے اور انہیں تلقین کی کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت نہ کریں۔ یہ پمفلٹ اتنی بڑی تعداد میں بانٹے گئے کہ اس دھمکی کے ساتھ کانفرنس کے انعقاد کا پیغام بھی ہر دکان اور ہر گھر تک پہنچ گیا اور اکثریت یہ سوچ کر اس کانفرنس میں شریک ہوئی کہ آخر اس میں ایسا کیا ہے کہ روکا جا رہا ہے؟

انہوں نے بتایا کہ ایک بار میرے گھر کے باہر محاذ حریت کا جلسہ تھا، اشتہار کے پیسے نہیں تھے، میں نے 50 چھوٹے اشتہار جلسے میں شرکت کی دعوت کے مضمون کے ساتھ ہاتھ سے لکھے، اشتہار کو دیواروں پر چسپاں کرنے کے لیے گوند کی ضرورت تھی، اس کے لیے بھی پیسے نہیں تھے، میں نے گھر سے آٹا لیا، گرم پانی میں گھول کر اس کا پیسٹ بنایا اور پھر دیواروں پر خود ہی چسپاں کرتا رہا۔ یہ بات جب میرے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری کے علم میں آئی تو انہوں نے مجھے کہا کہ آج ہمارے پاس 5روپے نہیں ہیں مگر ایک وقت آئیگا کروڑوں روپے کے منصوبے اللہ ہمارے ہاتھوں سے مکمل کروائے گا۔ ہم یہ بات سن لیتے تھے اور دل ہی دل میں کہتے تھے کہ ایسا کیسے ممکن ہے؟ اور آج الحمداللہ کروڑوں نہیں اربوں کے منصوبے اللہ تعالیٰ ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھوں سے مکمل کروا رہا ہے۔ اگرچہ اس وقت ہم دل و جان سے ساتھ تھے محنت کررہے تھے مگر ان دعوؤں پر یقین نہیں آتا تھا، اب سوچتے ہیں کہ اگر نیت صاف ہو، مقصد خالص ہو، جہدِ مسلسل ہو تو پھر دنیا کی کوئی طاقت منزل تک پہنچنے سے نہیں روک سکتی۔

انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا جو ظاہر تھا وہی باطن تھا اور ان کے دل میں خوفِ خدا، عشقِ مصطفیٰ ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان کا دل دنیا کی چاہت سے خالی ہے اور ان کے اسی کردار نے انہیں دنیا بھر کی آنکھ کا تارا بنا دیا ہے۔

غلام سرور قادری صاحب نے ایک ایمان افروز اور روح پرور واقعہ بھی سنایا کہ ایک بار حضور سیدنا قدوۃ الاولیاء حضرت طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادیؒ کی زیارت کے لیے ہم بھی ان کے ہمراہ کوئٹہ گئے۔ حضور سیدنا قدوۃ الاولیاء آپ سے بہت محبت اور شفقت کا معاملہ فرماتے تھے۔ ہم سب کھانا تناول کررہے تھے ،حضور سیدنا قدوۃ الاولیاء اور ڈاکٹر محمد طاہرالقادری آمنے سامنے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے، دونوں کے ہاتھ میں لقمے تھے اور کچھ دیر کے بعد حضور پیر صاحب ڈاکٹر صاحب سے مخاطب ہوئے کہ میں آپ کے کھانا ختم کرنے کا انتظار کررہا ہوں تو ڈاکٹر صاحب نے بھی کہا کہ میں تو آپ کے کھانا ختم کا انتظار کررہا ہوں۔ شیخ اور مرید کے درمیان ادب اور محبت کا ایسا منظر پھر دوبارہ ان آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ مجھے فخر ہے کہ میں ان کے بچپن کا ساتھی ہوں اور مصطفوی انقلاب کی جدوجہد میں آج بھی ان کا ہم سفر ہوں۔

ہمارے ہم عمر ہونے کے باوجود علمی و روحانی طور پر وہ ہم سے زیادہ مضبوط تھے (حاجی سکندر اقبال قادری)

حاجی سکندر اقبال قادری صاحب بھی جھنگ کے رہائشی ہیں اور قبلہ شیخ الاسلام کے زمانہ طالب علمی کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ جھنگ کی ابتدائی، انقلابی سرگرمیوں اور جدوجہد میں وہ بھی شانہ بشانہ تھے۔ انہوں نے بھی قبلہ شیخ الاسلام کے زمانہ طالب علمی سے متعلق بہت ساری باتیں سنائیں، گفتگو کرتے ہوئے ان کے چہرے سے ادب، محبت اور اشتیاق کے جذبات نمایاں تھے ۔ وہ گفتگو کرتے ہوئے اس نسبت اور مصاحبت پر نازاں و فرحاں نظر آتے تھے۔ انہوں نے بتایا:

قبلہ فرماتے تھے کہ ہمارا مشن دنیا بھر میں پھیلے گا اور میں اس قدر مصروف ہو جاؤں گا کہ اس طرح ہم آپس میں بات چیت نہیں کرسکیں گے جیسے آج کل کرتے ہیں۔ اس پر میں دل ہی دل میں کہتا، آپ بھی یہیں ہیں اور ہم بھی یہیں ہیں۔ ہمیں کیا پتہ تھا کہ ان کی نظر کیا ہے اور ان کو کیا عطا ہوا ہے۔ ہم بھی دیکھتے تھے، وہ بھی دیکھتے تھے مگر ہمارے اور ان کے دیکھنے میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ میں نے ان کے کڑا بیر والا مسجد میں ہونے والے دروس سنے۔ وقار، متانت، سنجیدگی، دردمندی، علمیت بچپن سے ہی ان کے چہرے سے جھلکتی تھی۔ وہ بچپن میں بھی سوچ سمجھ کر الفاظ ادا کرتے تھے۔ وہی بات کہتے تھے جو

www.Minhaj.info

SOFTWARE ENGINEERING
BS

COMPUTER SCIENCE
BS – MCS – M.Phil
(Morning, Evening Weekdays)

INFORMATION TECHNOLOGY
BS – MIT
(Morning, Evening Weekdays)

FOOD SCIENCES & TECHNOLOGY
BS - M.Phil

MASS COMMUNICATION
BS – M.Sc – M.Phil
(Morning, Evening Weekdays)

LIBRARY & INFORMATION SCIENCES
BS – MLIS – M.Phil

MATHEMATICS & STATISTICS
BS – M.Sc – M.Phil
(Morning, Evening Weekdays)

BOTANY & ZOOLOGY
BS – M.Sc

ECONOMICS & Finance
BS – M.Sc – M.Phil

ACCOUNTING & FINANCE
BS – M.Sc
(Morning, Evening Weekdays)

PEACE & COUNTER TERRORISM STUDIES
BS – M.Phil

CRIMINOLOGY & CRIMINAL JUSTICE SYSTEM
M.Sc – M.Phil

URDU
M.Phil
(Morning, Evening Weekdays)

POLITICAL SCIENCE, SOCIOLOGY, INTERNATIONAL RELATIONS
BS – M.Sc – M.A - M.Phil
(Morning, Evening Weekdays)

ISLAMIC STUDIES & SHARIAH
BS – M.Phil

COMMERCE
B.com (Hons) 4 Years – M.com – M.Phil
(Associate Degree in Commerce 2 years)
(Morning, Evening Weekdays)

MANAGEMENT SCIENCES
BBA – MBA – EMBA – M.Phil
Associate Degree-Bussiness Administration
(Morning, Evening Weekdays)

EDUCATION, HISTORY, PAK STUDIES
BS – M.A – M.Phil
(Morning, Evening Weekdays)

RELIGION & PHILOSOPHY
BS – M.Phil

ISLAMIC BANKING & FINANCE
BS – M.Phil

MEDICAL LAB TECHNOLOGY
BS

BIO CHEMISTRY
BS – M.Phil

FOOD & NUTRITION
BS – M.Phil
(Morning, Evening Weekdays)

BEHAVIORAL SCIENCE
Associate Degree
(2 Years)

Contact Details
042-35145621-24 Mul Exchange / Ext: 320, 321 I Main Campus,Near Hamdard Chowk, Township, Lahore. I Admission Office: 042-35233123
Weekend: 0335-8228883 I Universal Access Number (UAN) 03 111 222 685 I www.mul.edu.pk I info@mul.edu.pk

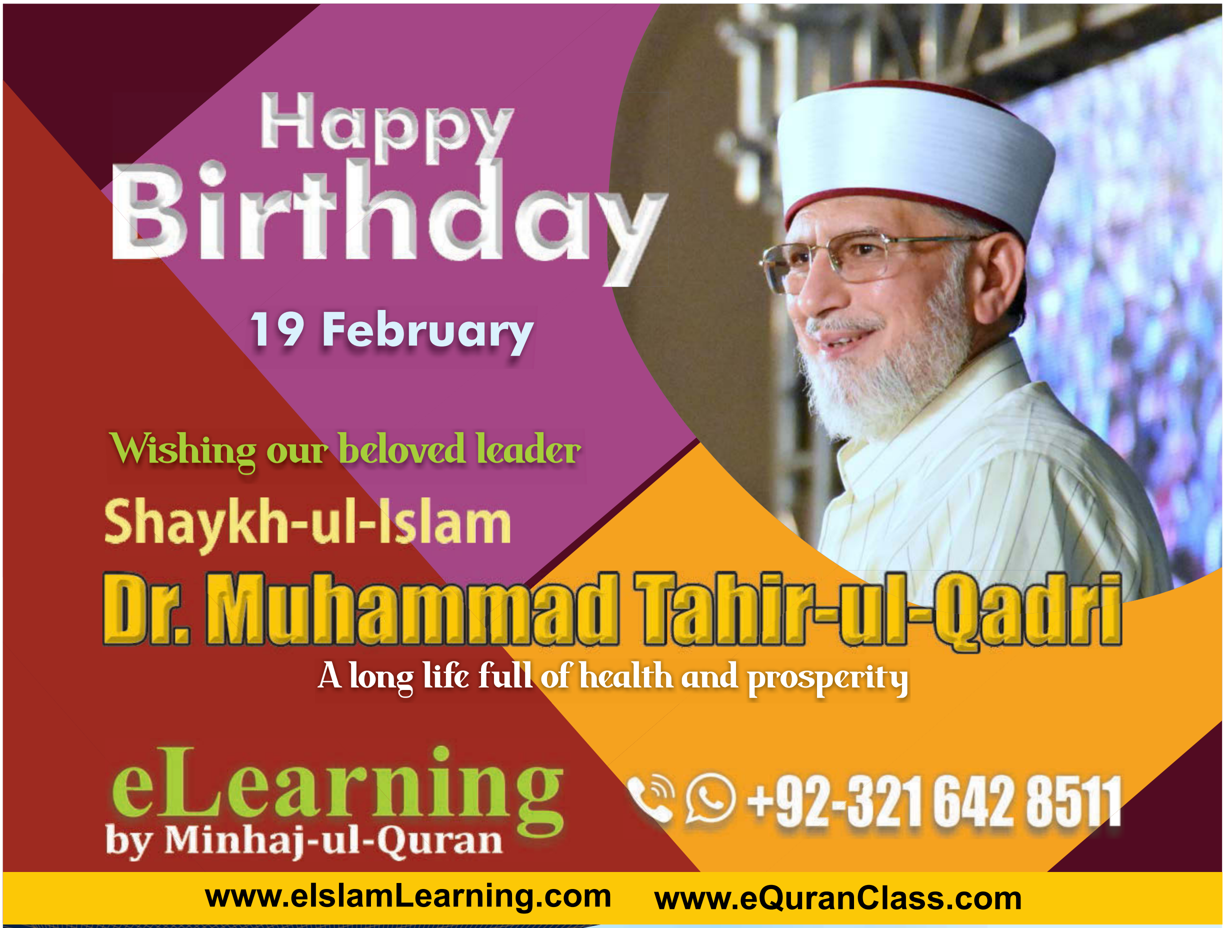

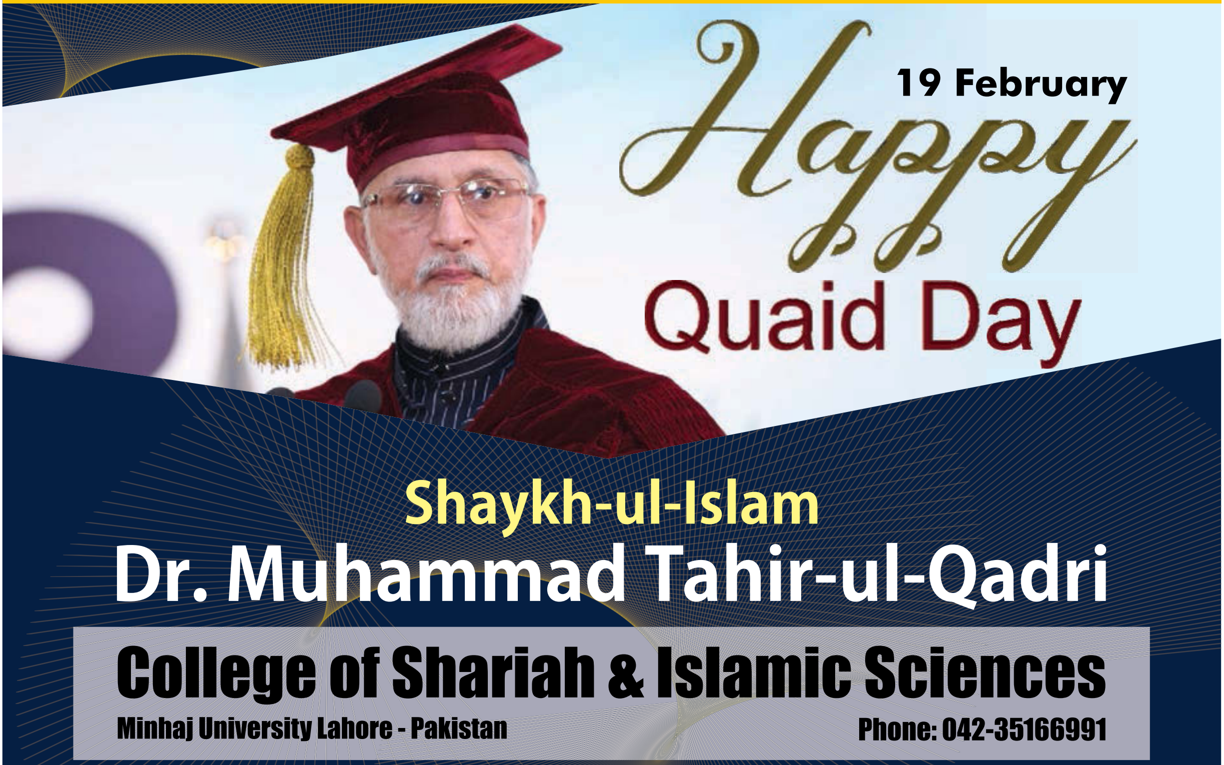

www.Minhaj.info

کہی جاتی ہوتی تھی، غیر ضروری گفتگو اور غیر ضروری الفاظ ان کی زبان سے کبھی ادا ہوتے نہیں سنے۔ میں اس بات پر حیرت زدہ ہوتا تھا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری بھی جھنگ کی سرزمین سے ہیں، ہم بھی جھنگ سے ہیں، ہمارا اٹھنا، بیٹھنا ماحول ایک جیسا ہے یہ اتنے شائستہ، شستہ، مہذب، تہذیب یافتہ ،اہل اللہ، حب رسول ﷺ میں ڈوبے اور سنجیدہ، فہمیدہ کیسے ہیں؟

وہ زمانہ طالب علمی میں ہی ان موضوعات پر خطابات کرتے جو علماء کے موضوعات ہوتے تھے۔ میں نے ان سے پہلا باضابطہ خطاب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلویؒ کے علمی نظم کے موضوع پر سنا۔ اس خطاب کے بعد میرا دل ان کی طرف کھنچتا چلا گیا۔ ہم ان کی آمد، ان سے ملنے اور گفتگو کا انتظار کرتے تھے۔ وہ بہت معاملہ فہم تھے، اللہ نے انہیں ایک اعلیٰ منتظم کی اہلیت سے بھی نوازا تھا کہ وہ ہر مسئلے کا متبادل حل دیتے تھے۔ اسی طرح ایک موقع پر ہم نے جھنگ میں ایک کانفرنس کرنی تھی اور اس دوران جھنگ کی سرزمین شیعہ، سنی کے جھگڑے سے دو چار تھی۔ ہم نے تمام مسالک پر مشتمل کانفرنس کرنی تھی جس جگہ کا انتخاب کیا گیا تھا اس کی تمام دیواروں پر ایک مسلک کے لیے کافر کافر کے نعرے لکھ دیئے گئے تھے، ہم پریشان تھے کہ ان کو کیسے مٹائیں؟ جب یہ معاملہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے علم میں لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے۔ دیواروں کے ساتھ ’’قناتیں‘‘ کھڑی کر دیں اور اس طرح پل بھر میں ہم اس مشکل سے باہر نکل آئے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں ان کے قول اور فعل، ظاہر اور باطن میں کبھی کوئی تضاد نظر نہیں آیا۔ زمانہ طالب علمی میں تو ان کے ساتھ تعلق محبت اور الفت پر مبنی تھا، ایک دفعہ میں نے 27 رمضان المبارک کو ان کا ایک خطاب سنا، جس کا عنوان تھا: ’’رونے والی آنکھ‘‘۔ اس خطاب نے اتنا رولایا کہ میں بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے روتے بے حال ہو گیا، صبح تک آنکھ سے آنسو جاری تھے اور جب فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو طبیعت ہلکی پھلکی تھی۔ یوں لگا کہ دل کا سارا میل اور زنگ اتر گیا ہے۔ میں اس ایک رات جتنا رویا بعدازاں آج کے دن تک کا رونا جمع کر لوں تو اس ایک رات کے رونے سے کم ہی نکلے گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عشق مصطفیٰ ﷺ اور دین سے محبت کا جو پودا ہمارے دلوں کی بنجر زمین پر اگایا، دینی فرائض کی ادائیگی اور منہاج القرآن کی خدمت سے اس کی افزائش میں لگے ہوئے ہیں۔ سچی بات ہے کہ گو یہ پچاس، پچپن سال کی پرانی باتیں ہیں مگر ہم آج بھی ان کی قربت کو محسوس کرتے ہیں اور انہیں اپنے درمیان ہی پاتے ہیں۔

سکندر اقبال قادری صاحب نے مزید بتایا کہ میری ساری فیملی کسی اور مسلک اور سیاسی فکر کی ہے۔ میرے منہاج القرآن سے وابستہ ہونے کی وجہ سے سب نے مجھے چھوڑ دیا اور میں نے سب کی جدائی گوارا کر لی۔ آج میری فیملی اور میرے رشتے دار منہاج القرآن کے لوگ ہیں، یہی میرے دکھ، سکھ میں شریک ہوتے ہیں اور یہی میرے جان و مال کے محافظ بھی ہیں۔

☆ محترم عبدالحمید قادری صاحب بھی قبلہ کے زمانہ طالب علمی کے ساتھیوں اور دوستوں میں سے ہیں، اس ساری گفتگو کے دوران وہ بھی شریک تھے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ہم اکٹھے تھے جو باتیں سرور قادری صاحب نے بیان کیں اور جو سکندر اقبال قادری صاحب نے بیان کیں میں بھی انہی میں شامل تھا اور میرے بھی یہی خیالات اور جذبات ہیں۔ ہمیں قبلہ کے کردار، اعلیٰ گفتار اور اسلام سے محبت نے اپنا گرویدہ بنایا، ہمیں اپنی اس نسبت اور تعلق پر فخر ہے۔

ہم ان کے ہر فیصلے کو مشیتِ ایزدی سمجھ کر قبول کیا (صبغت اللہ قادری)

قابل احترام صبغت اللہ قادری صاحب قبلہ شیخ الاسلام کے قریبی عزیز ہیں، ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے انتہائی مختصر وقت میں ٹیلیفون پر کی جانے والی درخواست پر قبلہ کے زمانہ طالب علمی کے دوستوں سے ملاقات کا اہتمام کیا اور اپنی بے پناہ محبتوں اور میزبانی سے نوازا۔ انہوں نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان الماریوں کی زیارت سے بھی مستفید کروایا جو زمانہ طالب علمی میں قبلہ کے زیر استعمال تھیں اور اس کمرے میں بھی نوافل اور نماز ظہر ادا کرنے کی سہولت مہیا کی

www.Minhaj.info

جو قبلہ شیخ الاسلام کی جائے پیدائش ہے۔ انہوں نے قبلہ کے زیر استعمال رہنے والی اس جگہ کو انتہائی صاف اور شفاف رکھا ہوا ہے اور عقیدت اور محبت کے جذبات سے لبریز میزبانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان سے بھی قبلہ کے بچپن، زمانہ طالب علمی اور جھنگ کی سرزمین پر گزرنے والے شب و روز اور خاندانی امور میں ان کے کردار سے متعلق گفتگو ہوئی۔

محترم صبغت اللہ قادری صاحب نے انتہائی عقیدت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جتنے آج ہمارے لیے قابل عزت اور قابل احترام ہیں اتنے ہی قابل عزت اور قابل احترام وہ بچپن میں بھی تھے۔ ان کی زندگی کا کوئی دور ایسا نہیں ہے جس میں وہ خاندان بھر کی محبت اور توجہ کے مرکز نہ رہے ہوں۔ کوئی بڑا ہے یا کوئی چھوٹا ہے، وہ ان کے لیے فرش راہ رہا۔ ہم سب بڑے ان کی صرف عزت نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے لیے ہمارے عقیدت کے جذبات تھے۔ ہمارے گھروں میں جگہ جگہ ان کی تصاویر لگی ہوئی ہیں، ہمارے پوتے جب روتے ہیں تو انہیں یہ کہہ کر چپ کراتے ہیں کہ وہ دیکھیں قبلہ دیکھ رہے ہیں وہ کیا کہیں گے؟

محترم صبغت اللہ قادری صاحب نے بہت ساری خوبصورت باتیں کیں اور قبلہ سے متعلق واقعات کا ذکر کیا۔ کچھ روحانی معاملات پر بھی انہوں نے گفتگو کی جنہیں یہاں بوجوہ رقم نہیں کیا جارہا۔ محترم صبغت اللہ قادری صاحب نے بتایا کہ ان کی کہی ہوئی کسی بات کو کبھی نہیں ٹالا گیا۔ خواہ ان کے کسی فیصلے میں بظاہر ہمیں کوئی نفع نظر نہ بھی آرہا ہو تو ہم اسے مشیتِ ایزدی سمجھ کر دل و جان سے قبول کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے کہ ان کے کیے ہوئے کسی فیصلے پر ہمیں بعد ازاں کبھی پشیمانی نہیں ہوئی۔ ان کی طرف سے خاندان کے اندر جتنے بھی رشتے اور نسبتیں طے کی گئیں، ان سے ہمیں سکون میسر ہے، وہ ہمیشہ انصاف سے کام لیتے ہیں، بہت سارے تنظیمی امور میں بھی ہم شامل رہے ہیں، لیکن تحریکی زندگی کے اندر ان کے نزدیک رشتہ دار اور غیر رشتہ دار کارکن میں کبھی کوئی تفریق نہیں رہی بلکہ رشتہ داری کی نسبت ہونے کی وجہ سے ہم زیادہ قابلِ گرفت رہے ہیں۔

ایک دفعہ کسی معاملہ پر کچھ لوگوں نے قبلہ سے ہمارے رویوں سے متعلق کوئی شکایت لگائی، قبلہ فوراً متوجہ ہوئے، انہوں نے شکایت کنندگان کو بلایا اور ہمیں اس نشست سے باہر جانے کے لیے کہا تاکہ شکایت کنندگان بلا جھجک اپنی بات کرسکیں۔ قبلہ نے شکایت کنندگان سے سوال کیا کہ آپ لوگ جو خالص سچ ہے وہ مجھے بتائیں اور جو جھوٹ بولے گا یا کسی بھی حوالے سے مصلحت سے کام لے گا تو اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ اس حلف کے بعد سب زبانیں خاموش تھیں اور پھر شکایت کنندگان نے شکایت کی اصل وجہ بھی بتا دی کہ انہیں اس پر کیوں اور کس نے اکسایا؟ بات سنانے کا مقصد یہ ہے کہ تحریکی زندگی اور اس مشن کے حوالے سے ان کا کوئی رشتہ دار نہیں، وہ سب کو ایک رشتے سے دیکھتے ہیں اور وہ رشتہ منہاج القرآن کی رفاقت اور وابستگی کا ہے۔

صبغت اللہ صاحب نے بتایا کہ اگر ہم آج یا ماضی میں دیگر سیاسی، مذہبی تحریکوں اور خاندانوں کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ان کے بچے بھی بادشاہ سلامت ہوتے ہیں، ان کو سلیوٹ کرنا بھی اسی طرح لازم ہوتا ہے جیسے وہ خود سلیوٹ سمیٹتے ہیں مگر یہ کلچر اور یہ رویہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ہاں ایک جرم اور ناقابل برداشت ہے۔ اس سے بڑی مثال اور کیا ہوسکتی ہے کہ تحریک منہاج القراان کی 39 سالہ عروج کی اس داستان میں اہم عہدوں پر وہی لوگ کام کرتے نظر آئے اور آرہے ہیں جو صرف اور صرف تحریکی ہیں۔ قبلہ شیخ الاسلام کے فیصلوں میں اقرباء پروری نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ قبلہ سے ہماری ملاقاتیں بھی اسی نظم کے تحت ہوتی ہیں جیسے باقی رہنماؤں اور عہدیداروں کی ہوتی ہیں۔ ہم بھی ان سے مخاطب ہوتے وقت وہی ادب اسلوب اور طریقہ بروئے کار لاتے ہیں جس طرح باقی احباب بروئے کار لاتے ہیں۔

یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ محترم صبغت اللہ قادری صاحب ہمہ وقت قبلہ کی رہائش گاہ پر موجود ہوتے ہیں اور ہر آنے جانے والے کو خوش دلی سے خوش آمدید کہتے ہیں اور ان کی آؤ بھگت میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے۔ محترم صبغت اللہ قادری صاحب کے ہمراہ قبلہ شیخ الاسلام کے والد گرامی حضرت فرید ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کے مزار پر حاضری کی سعادت بھی ملی اور خاندان کے دیگر مرحوم نفوس کی قبروں پر فاتحہ خوانی کی۔

www.Minhaj.info

شیخ الاسلام کی نسبت نے دنیا کے ہر خوف اور لالچ سے بے نیاز کر دیا۔ (حاجی محمد امین قادری)

قابل احترام محترم حاجی محمد امین قادری صاحب کا شمار قبلہ کے دیرینہ ساتھیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کی رہائش گاہ پر فیصل آباد میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو کے دوران ان کے صاحبزادے احمد بلال اور کاشف بھی موجود تھے۔ محمد امین قادری صاحب دھیمے مزاج کی شخصیت ہیں، ان کے چہرے سے عاجزی اور انکساری جھلکتی ہے۔ گفتگو کرتے وقت حد درجہ احتیاط اور محتاط الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ اپنی دنیاوی کامیابیوں، خیراتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے کسی تصنع اور بناوٹ کا شکار نہیں ہوتے۔ اپنی تحریکی خدمات کا ذکر کرتے وقت بھی تشکرانہ لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں۔

قائد محترم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے اپنی وابستگی اور پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے محترم حاجی محمد امین قادری صاحب نے کہا کہ میں حضور پیر قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادیؒ کا مرید ہوں۔ میں نے ایک موقع پر حضور پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین کو پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے بغل گیر ہوتے ہوئے دیکھا، اس پر میں ششدر رہ گیا کیونکہ ان کی زیارت کر لینا اور مصافحہ کر لینا ہی ہمارے لیے بہت بڑی سعادت تھی۔ جب انہوں نے پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو گلے سے لگایا تو ہمیں رشک آیا کہ ضرور یہ کوئی بہت بڑی شخصیت ہیں جنہیں ہماری عقیدت کے مرکز حضور قدوۃ اولیاء نے سینے سے لگایا ہے۔

قبلہ سے دوسرا تعارف ان کے ایک انصاف پر مبنی واقعہ سے متعلق ہے۔ میرے ایک قریبی عزیز نے فیصل آباد میں قبلہ کے ایک قریبی عزیز کو ان کا ملکیتی مکان خریدنے کا ایڈوانس دیا، بروقت ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے یہ ڈیل کینسل کر دی گئی اور ایڈوانس کی واپسی سے بھی انکار کر دیا گیا۔ ہم اس پر فکر مند تھے کہ ہمیں کسی نے کہا کہ آپ پروفیسر محمد طاہرالقادری سے رابطہ کریں، وہی آپ کا مسئلہ حل کروا سکتے ہیں۔ جب ہم نے اس ضمن میں قبلہ سے رابطہ کیا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کی بجائے ہم اجنبیوں کا ساتھ دیا۔ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب سے کہا کہ جو وعدہ کیا گیا تھا، اس پر پورا اتریں اور پھر انہی شرائط پر ہمارا مسئلہ ہمارے حق میں حل ہوگیا۔ یہ واقعہ میرے لیے بہت مسرور کن تھا کہ ایسے لوگ بھی ابھی ہیں جو رشتہ داروں کی بجائے حق اور انصاف کا بانگ دہل ساتھ دیتے ہیں۔

شیخ الاسلام سے میرا تیسرا تعارف یہ تھا کہ ایک دوست نے مجھے لاہور آنے کی دعوت دی، قبلہ کا خطاب سنا جس نے دل پر بڑا اثر کیا اور پھر ہم قبلہ شیخ الاسلام کے ہو کر رہ گئے۔

انہوں نے اپنی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے پہلی والہانہ خوشی حضور پیر سیدنا قدوۃ الاولیاء کا مرید بننے پر ہوئی اور دوسری زندگی کی سب سے بڑی خوشی منہاج القرآن کا ممبر بننے پر ہوئی۔ میرا رفاقت نمبر **346** اور لائف ممبر شپ **146** ہے۔ منہاج القرآن کا ممبر بننے پر میرے دل کو ایک سکون ملا۔ میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ میں جس مشن کا حصہ بنا ہوں، یہ بہت بڑا مشن ہے۔ **1980**ء کے اوائل میں منہاج القرآن کا باقاعدہ کام شروع ہو چکا تھا اور پہلی مجلس شوریٰ بنائی گئی جس کی تعداد **63** تھی۔ یہ تعداد حضور نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک کی نسبت سے متعین کی گئی اور میں اس پہلی مجلس شوریٰ کا ممبر بنا۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ منہاج القرآن اور ڈاکٹر طاہرالقادری اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ منہاج القرآن کے کردار سے لاکھوں، کروڑوں مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت ہوئی۔

حاجی محمد امین قادری صاحب نے پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد علی کی رہائش گاہ پر ہونے والے دروس تصوف نے ہماری کایا پلٹ دی۔ ایسی ایمان افروز گفتگو اس سے پہلے نہ کبھی سنی، نہ بعد میں سنی، ہم ساری رات دروس سنتے، تہجد، نماز فجر ادا کرتے، دن کو روزہ رکھتے، اس سارے عمل میں اس قدر تھک جاتے تھے کہ آرام کو ترستے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دل اور دماغ کو جو سکون ملتا تھا، اس کا کوئی جواب نہیں۔ قبلہ اوائل جوانی میں ہی تہجد گزار اور عبادت گزار انتھک شخصیت تھے۔ اس دور کے مجاہدے کی وجہ سے عمر بھر کے لیے نمازوں میں پختگی آئی۔ ان دروس کا ایمانی زندگی کی استقامت میں مرکزی کردار ہے۔ میں نے اس دور میں نتیجہ

www.Minhaj.info

خیزی کے عنوان سے قبلہ کی ایک کتاب پڑھی۔ اس کتاب سے دل میں انقلاب کی جدوجہد کی شمع روشن ہوئی۔

میں نے قبلہ کے ساتھ لاتعداد سفر کیے۔ کسی کے باطن کو جاننا اور پرکھنا ہو تو اس کے ساتھ سفر کریں، میں نے طویل ترین سفر میں قبلہ کو اسی طرح پایا جیسے وہ سٹیج پر گویا ہوتے تھے۔ ان کے قول اور فعل میں یکسانیت تھی اور ہمارے جیسے کاروباری لوگوں کے لیے یہ بڑی اہم بات ہوتی ہے۔ قبلہ کے ساتھ بغداد کا سفر بھی کیا، ایران، شام، دمشق بھی گئے، جس مزار پر بھی جاتے تھے تو صاحبِ مزار کی پوری علمی، سیاسی، سماجی، دینی خدمات کا تذکرہ سنتے، جس سے ہمارے علم میں بھی اضافہ ہوتا اور صاحبِ مزار کی حقیقی قدر و منزلت بھی ہمارے دلوں میں جگہ پاتی۔ ان زیارات کے دوران بہت رویا، بعض اوقات تو روتے روتے ہچکی بندھ جاتی تھی، جو آنکھیں روتی ہیں وہ ہمیشہ منور رہتی ہیں اور رونے والی آنکھوں کے دل بھی زندہ ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ منہاج القرآن سے وابستگی کی برکت نے بولنے کا ہنر سکھا دیا، شیخ الاسلام کی علمیت، قابلیت اور دین سے محبت کے حوالے سے کوئی کلام نہیں لیکن مجھے ان کا پہناوا، ان کے اٹھنے، بیٹھنے کے انداز، کپڑوں کے انتخاب، لفظوں کے انتخاب اور شستہ بیانی نے بھی بے حد متاثر کیا۔ وہ جو پہنتے ہیں ان پر جچتا ہے۔ وہ مجھے ہر کام میں ماہر نظر آئے، وہ جو کام بھی کرتے ہیں اس کا حق ادا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک بار میں نے کیمرہ خریدا اور تصویر بنا رہا تھا تو وہ میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کیمرہ کیسے پکڑتے ہیں اور تصویر کا اینگل کیسے بناتے ہیں۔ میں ان کی اس ہنر مندی پر بھی حیران و ششدر رہ گیا۔

محترم حاجی محمد امین قادری صاحب نے کہا کہ قبلہ شیخ الاسلام جس طرح باہر سے ہیں اسی طرح اندر سے ہیں۔ وہ اپنے کارکنوں کو اپنی اولاد کی طرح ڈیل کرتے ہیں، ان کے نزدیک کوئی چھوٹا، بڑا نہیں، سب کے ساتھ ایک جیسا شفقت کا معاملہ کرتے ہیں۔ میں موٹر سائیکل پر سواری کرتا تھا، جب لاہور شادمان میں دروس تصوف اور دروس قرآن کا سلسلہ شروع ہوا تو دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ گاڑی دے دے تاکہ میں یہ دروس سہولت کیساتھ اٹینڈ کرسکوں۔ میں حیران تھا کہ پتہ نہیں کیسے وسائل جمع ہوئے اور میں نے گاڑی خرید لی۔ پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک آرزو آئی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اتنا بڑا گھر دے جو قبلہ کے اٹھنے، بیٹھنے کے شایان شان ہو اور یہاں دروس ہوسکیں۔ ہم کاروباری لوگ بڑے گھروں اور گاڑیوں پر پیسہ خرچ نہیں کرتے، چھوٹے گھروں میں رہ کر بڑے کاروبار کو اہمیت دیتے ہیں۔ میں نے 8 مرلے کے گھر میں رہتے ہوئے ایک کنال کے گھر کی خواہش اس لیے کی کہ یہاں قبلہ اور ان کے احباب شایان شان طریقے سے رہ سکیں۔ جب ایک کنال کا پلاٹ لیا تو پھر دل میں خیال آیا یہ بھی چھوٹا ہے، پھر میں نے دو کنال کا پلاٹ لیا اور اسی نیت سے گھر بنایا کہ یہاں جب قبلہ اور ان کے احباب آئیں تو وہ سہولت کے ساتھ وقت گزار سکیں۔ بس اسی خواہش میں بڑے گھر اور گاڑی کی آرزو پوری ہوتی چلی گئی۔ اللہ گواہ ہے کہ یہ آرزوئیں میں نے اپنے یا اپنی اولاد کے لیے نہیں بلکہ مشن کے لیے کی تھیں، جس کے وسائل اللہ رب العزت مہیا کرتے چلے گئے اور آج یہ گھر تحریک منہاج القرآن کی علمی، روحانی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ یہاں گوشہ درود کی محافل سجتی ہیں اور دروس قرآن کی مجلسیں بھی ہوتی ہیں۔

انہوں نے نم دیدہ آنکھوں سے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں ہمیں ایک ایسا کندھا میسر ہے کہ جس کے سہارے ہم کھڑے بھی ہوتے ہیں اور اس پر سر رکھ کر رو بھی لیتے ہیں، یہ کندھا ہمارا مان بھی رکھتا ہے اور ارمان بھی۔

انہوں نے کہا کہ قبلہ سے اظہار محبت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بھی منہاج القرآن کی تحریک کا حصہ بنا رہے ہیں اور یہی قبلہ کی نصیحت بھی ہے۔ جب سے میرا ان سے رابطہ ہوا، کئی دہائیاں گزر گئیں مگر ان کی محبت میں اور میری عقیدت میں فرق نہیں آیا۔ میں جب سے منہاج القرآن کا حصہ بنا ہوں، دنیاوی معاملات میں کبھی شکست اور شرمندگی کا سامنا نہیں ہوا، ہر مشکل سے مشکل معاملے میں اللہ کی غیبی مدد شامل حال ہو جاتی ہے اور بہت سارے نقصان سے بچا لیا جاتا ہوں۔ مجھے منہاج القرآن نے ہر طرح کے خوف سے بے نیاز کر دیا۔ جو کرتا ہوں اللہ کے لیے کرتا ہوں، یہ منہاج القرآن کی نسبت کا مجھ پر کرم ہے۔

www.Minhaj.info

قبلہ کے پہلے خطاب نے میرے کامریڈی فلسفے کو برباد کر دیا۔ (حاجی محمد سلیم قادری)

حاجی محمد سلیم قادری صاحب سے سمن آباد لاہور میں ان کی رہائش گاہ پر ملاقات ہوئی۔ ملاقات کا اہتمام محترم شہزاد رسول اور حاجی محمد اسحاق صاحب کے ذریعے ہوا۔ ملاقات میں محترم عین الحق بغدادی صاحب بھی شریک تھے۔ محترم حاجی محمد سلیم صاحب قبلہ کے معتمد ساتھیوں میں سے ہیں، وہ ایک طویل عرصہ تحریک منہاج القرآن کے مختلف انتظامی عہدوں پر بھی براجمان رہے اور آج بھی وہ تحریک کے لیے دعا گو اور مصطفوی انقلاب کے لیے پرعزم ہیں۔ مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ حاجی محمد سلیم کا سفر ایک کامریڈ کی حیثیت سے شروع ہوا، وہ طاغوتی قوتوں سے بھی نالاں تھے اور مذہبی حلقوں سے بھی۔

انہوں نے بتایا کہ حاجی محمد اسلم صاحب مجھے 1980ء میں شادمان میں ڈاکٹر محمد علی کی رہائش گاہ پر لے کر گئے، وہاں درس تصوف میں ولی کون ہوتا ہے؟ کے عنوان سے پہلا خطاب سنا۔ جب قبلہ شیخ الاسلام نے یہ فرمایا کہ کوئی بندہ آگ میں کود جائے یا آسمان پر اڑنے لگے، پانی پر چلے اور شریعت کا پابند نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہے، اس کے ڈھونگ سے دور رہیں۔ یہ ایک ایسا اظہار خیال تھا جو میرے دل کی آواز تھا۔ اسی اظہار خیال نے پہلی بار مجھے قبلہ کی طرف متوجہ کیا، کیونکہ میں جس سیاسی سکول آف تھاٹ کا طالب علم تھا وہ استحصالی قوتوں سے بیزاری کا سبق دیتا تھا اور میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ تصوف کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کو بری طرح لوٹا جاتا تھا۔ اس اظہار خیال سے میرے دل میں ڈاکٹر صاحب کی جو اس وقت پروفیسر صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے، عزت کے جذبات اجاگر ہوئے اور میرے دل کی دنیا بدل گئی۔ میں بہت سخت دل آدمی ہوں، میں اپنی ماں کے انتقال پر بھی نہیں رویا تھا، اس رات درس تصوف کے بعد جو قبلہ نے دعا کروائی، اس سے میری آنکھیں جھرنوں کی طرح جاری ہوگئیں۔ اس ایک خطاب کے نتیجے میں بہنے والوں آنسوؤں نے میرے سارے کامریڈی فلسفے کو برباد کر دیا۔

شادمان والے دور میں میاں شریف (مرحوم) کو میں نے اہل مجلس کی جوتیوں میں بیٹھے دیکھا۔ اتفاق مسجد میں خطاب کی دعوت کے معاملہ سے آگاہ ہوں۔ میاں شریف کے بے حد اصرار پر قبلہ نے فرمایا کہ کوئی معاوضہ نہیں لوں گا اور نہ ہی کوئی معاوضہ لیے جانے پر مجھے مجبور کیا جائیگا۔ جب دروس قرآن اور دروس تصوف کی شہرت ہوئی اور ڈاکٹر محمد علی کی رہائش گاہ اور رحمانیہ مسجد کا صحن تنگ پڑ گیا تو شادمان میں مزید جگہ لینے کا فیصلہ ہوا۔ ایک دو کنال کا پلاٹ دیکھا گیا جس کی قیمت اس وقت 9 لاکھ تھی، وسائل نہیں تھے اور قبلہ نے بھی چندے کی اپیل کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ جس کا مشن ہے وہی وسائل کا بندوبست کرے گا اور پھر اللہ نے باوقار طریقے سے وسائل مہیا کیے اور ہم نے وہ پلاٹ خرید لیا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اخبار میں ماڈل ٹاؤن والی جگہ کا اشتہار آیا، یہ جگہ فلاحی اور تعلیمی کاموں کے لیے وقف کی گئی تھی، جماعت اسلامی اور محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی جماعت نے بھی اس جگہ کے حصول کے لیے اپلائی کیا مگر کھلے میرٹ میں منہاج القرآن میرٹ پر پورا اتری اور یہ جگہ ہمیں الاٹ کر دی گئی۔ اس کی ابتدائی قیمت ادا کرنے کے لیے شادمان والا خریدا گیا پلاٹ فروخت کر دیا گیا۔ یہ گفتگو کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں اس کا چشم دید گواہ ہوں جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جگہ خریدنے میں اشرافیہ نے مدد کی، وہ بہتان باندھتے ہیں بلکہ منہاج القرآن سیکرٹریٹ کی تعمیر کے لیے جو تعمیراتی سامان خریدا گیا تو میاں شریف نے اس کے پیسے نہ لینے کی آفر کی اور کہا خدمتِ دین میں ہمارا حصہ بھی شامل کر لیں تو قبلہ نے انہیں چیک دیتے ہوئے فرمایا کہ ابھی ہمارے پاس پیسے ہیں، جب نہیں ہوں گے تو پھر اس بارے سوچیں گے۔ پیسے نہ ہونے کا مرحلہ زندگی میں کبھی نہیں آیا۔ خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کے جس منصوبے کا بھی اعلان ہوا، اللہ نے اس کے لیے باعزت وافر وسائل مہیا کیے۔

حاجی سلیم قادری نے کہا کہ شریف خاندان سے علیحدگی کی ایک بڑی وجہ چھانگا مانگا کی سیاست تھی، میاں شریف چاہتے تھے کہ پیپلز پارٹی اور ن لیگ کی جنگ کو اراکین اسمبلی کے سامنے اسلام اور کفر کی جنگ ثابت کیا جائے جبکہ قبلہ نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ یہ آپ لوگوں کی سیاست ہے اس میں اسلام کو مت گھسیٹیں، یہی موقف علیحدگی کا سبب بنا۔

www.Minhaj.info

انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ بے نظیر بھٹو منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں آئیں تو قبلہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا کامریڈ آج میرا کامریڈ ہے۔ بے نظیر حیرت سے میرا چہرہ تکتی رہیں۔ پرعزم حاجی محمد سلیم قادری نے کہا کہ میرا ایمان ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جس انقلاب کا نعرہ لگایا ہے وہ آ کر رہے گا، اسے ظاہر ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ بات صرف اتنی ہے کہ کمزور دل پاکستانی ہر گھر میں آگ لگنے اور شعلوں کے برآمد ہونے کا انتظار کررہے ہیں۔ معاشرے کی اصلاح سب سے بڑا اسلامی انقلاب ہے، انقلاب سے دل بدلے جاتے ہیں اور میرے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تحریک دلوں کو بدلنے کی تحریک ہے اور لاکھوں دلوں کو بدلا جا چکا ہے اور یہ عمل جاری ہے۔ میں اسے انقلاب کہتا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عظیم، روحانی شخصیت اور حضور غوث الاعظم کے خانوادہ کے عظیم چشم و چراغ حضور پیر قدوۃ الاولیا سیدنا طاہر علاؤ الدین بھی فرما کر گئے ہیں کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہاتھوں انقلاب آئے گا۔ اس لیے یہ انقلاب آ کررہے گا۔

انہوں نے بھی اس بات کو دہرایا کہ شادمان میں ہونے والے دروس کے بعد قبلہ سے گفتگو ہوتی تو وہ فرماتے ان شاء اللہ کروڑوں روپے کے منصوبہ جات ہم مکمل کریں گے۔ میں کہتا تھا کہ مسجد کی چھت بدلنے کے لیے مولوی کئی کئی سال سپیکر پر اعلان کرتے ہیں اور چندہ جمع نہیں ہوتا، ہم کہاں سے کروڑوں روپے لائیں گے؟ آج اللہ نے قبلہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے اخلاص پر مبنی ہر دعوے کو سچ کر دکھایا ہے۔

حاجی محمد سلیم قادری نے کہا کہ قبلہ کے ساتھ دنیا بھر کا سفر کرنے کا موقع ملا۔ میں نے ان جیسا سچا، کھرا، دردمند اور حب رسول ﷺ میں بھیگا ہوا کوئی اور شخص نہیں دیکھا۔ وہ جو کہتے ہیں، وہی کررہے ہوتے ہیں، ان کے قول اور فعل میں یکسانیت ہے، آج آپ میرے قائد کا چہرہ دیکھیں وہ اور بھی نکھر گئے ہیں، انہوں نے بہت مصائب کا سامنا کیا، مخالفین کی بدترین انتقامی کارروائیاں بھی جھیلیں مگر ان کے عزم اور ان کی سوچ کے اندر پائی جانے والی مثبت اقدار میں کمی نہیں آئی۔ وہ ہر اعتبار سے ایک کامیاب شخصیت ہیں۔

انہوں نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک بار قبلہ نے کہا کہ میں کھانا بناؤں گا اور پھر قبلہ نے تمام مصالحہ جات اور سبزیاں ایک ہی دم ڈال دیں اور کہا کہ یہ خواجہ اجمیر کی دیگ ہے اور جب کھانا اتارا اور کھایا تو سچی بات ہے اس جیسا ذائقہ اس زبان نے پہلے نہیں چکھا تھا، وہ ذائقہ آج بھی محسوس کرتا ہوں۔ ایک وقت تھا صبح، دوپہر، شام قبلہ کے روبرو ہوتے تھے، آج مصروفیات کی وجہ سے ان کی ظاہری صحبت ہمیں میسر نہیں، اس کمی کو محسوس کرتا ہوں لیکن خوشی بھی ہوتی ہے کہ جس مشن کی بنیادیں رکھی گئی تھیں آج اس مشن کا پیغام پوری دنیا میں جارہا ہے۔ یہ قبلہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، تحریک منہاج القرآن اور اس کے ہر کارکن کی کامیابی ہے۔

انہوں نے کہا کہ قبلہ ایک بے نیاز شخصیت ہیں، انہیں کوئی دنیاوی لالچ اپنی طرف متوجہ نہیں کرسکا، میاں نواز شریف نے ماڈل ٹاؤن میں آٹھ کنال کا رہائشی پلاٹ دینے کی کوشش کی جس پر میاں شریف نے نواز شریف کو جھاڑ پلائی کہ کس کو پیش کش کررہے ہو؟

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی جوانی میں منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے مقدور بھر خدمات انجام دیں، اپنا حصہ ڈالا، اب نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ آگے آئیں اور اس مشن کے پرچم کو لے کر آگے بڑھیں، یہ سچا اور کھرا مشن ہے۔ اس کے ساتھ چلنے والے کے حصے میں نفع ہی نفع آئیگا۔ کوئی پچھتاوا یا گھاٹا نہیں۔

شیخ الاسلام عبادت و ریاضت، علم و تحقیق اور زہد و ورع کا عملی پیکر ہیں۔ (حافظ نذیر احمد قادری)

محترم حافظ نذیر احمد قادری سفیر یورپ سے محترم جی ایم ملک صاحب کے دفتر میں مختصر نشست ہوئی، انہوں نے انتہائی محبت اور دلپذیر انداز میں ابتدائی دور کی یادیں تازہ کیں اور اظہار خیال کے کئی مراحل میں فرط جذبات سے ان کی آنکھیں نم بھی ہوئیں جس سے ان کی مشن اور قائدِ مشن سے لازوال محبت جھلکتی نظر آتی تھی۔

www.Minhaj.info

محترم حافظ نذیر احمد صاحب نے تحریک سے اپنے تعلق کی ابتداء کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرا تحریک منہاج القرآن کا حصہ بننے اور شیخ الاسلام کی صحبت میں آنے کا سفر قطرے کا سمندر کی طرف کا سفر ہے۔ میں نے دین کی تعلیم کسی اور تعلیمی ادارے سے حاصل کی مگر دین شیخ الاسلام سے سیکھا۔ شیخ الاسلام کی کیسٹس نے میرے دل کی دنیا کو بے چین کیا۔ یورپ میں منہاج القرآن کا پہلا دفتر کوپن ہیگن میں تھا، جب مجھے پتہ چلا تو وہاں جا کر مزید کیسٹس حاصل کیں۔ میں ہر روز 9 گھنٹے تک خطابات سنتا تھا۔

انہوں نے اپنے ابتدائی دور کی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں قاضی کلاس اٹینڈ کرتا رہا اور پھر بہترین تعلیمی کارکردگی کی بنیاد پر مجھے مدینہ یونیورسٹی میں حصولِ علم کی سعادت ملی۔ ہر مکتب فکر کے علماء سے ملا، علمی گفتگو ہوئی، یہ سارے علماء پھول تھے مگر میں گلدستے کی تلاش میں تھا، پھر قسمت نے یاوری کی اور تمام خوشنما پھول اور دلربا خوشبوؤں پر مشتمل ایک گلدستہ ملا جسے آج دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نام سے جانتی ہے۔ ان کی صحبت سے قطرے کو سمندر ملا۔ ان کی محبت اور نسبت سے مجھے دنیا کے ہر براعظم میں منہاج القرآن کا پیغام لے کر جانے کی ہمت اور سعادت ملی۔ مجھے منہاج القرآن ہالینڈ کا پہلا صدر بننے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

شیخ الاسلام نے سب سے پہلے یورپ کا دورہ کیا اورانہوں نے عالمگیر تحریکی زندگی کا پہلا قدم 4اگست 1991ء کو ایمسٹرڈیم میں رکھا۔ ان کا پہلا خطاب ہیگ میں ہوا، یہ ایک تاریخی جلسہ تھا اور اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی، یہ اس قدر کامیاب اور اثر انگیز جلسہ تھا کہ پہلے 50رفیق اسی خطاب سے بنے۔ شیخ الاسلام کے ایمسٹرڈیم آمد کا جب شیڈول مرتب ہوا تو ہم دن اور رات کے فرق کو بھول کر انتظامات میں مصروف ہو گئے کہ کوئی کمی نہ رہ جائے، ہم نے ایئرپورٹ انتظامیہ سے بھی ملاقات کی اور انہیں شیخ الاسلام کے متعلق معلومات دیں اور آمد کے شیڈول سے آگاہ کیا اور ان سے خصوصی تعاون کی درخواست کی۔ ہمارے لیے یہ بات حیرت سے کم نہیں تھی کہ شیخ الاسلام جب ایمسٹرڈیم میں تشریف لائے تو ایئرپورٹ حکام نے انہیں سربراہ مملکت والا پروٹوکول دیا۔ ہمارے استقبالیہ ٹرک ایئرپورٹ حدود کے اندر تک چلے گئے اور اس استقبال اور پروٹوکول پر ہم بہت خوش تھے۔

انہوں نے کہا کہ جہاں اس کامیاب دورہ کی وجہ سے ہم خوش تھے وہاں بعدازاں کچھ مزاحمت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ قبلہ کے فکر انگیز خطاب اور کامیاب جلسہ کی وجہ سے دیگر مسالک کے قائدین کو فکر لاحق ہوئی کہ ان کی تو مارکیٹ لٹ گئی۔ برصغیر کے علماء، مشائخ مخالفت میں متحرک ہو گئے، اس وقت میں تنہا تھا اور ایک زمانہ مخالفت میں آن کھڑا ہوا۔ دراصل برصغیر کے علماء نے اور علماء کے بھیس میں کچھ افراد نے یورپی ممالک میں روایتی پیری، فقیری کے اڈے قائم کر لیے تھے اور قبلہ کے چشم کشا خطابات سے ان تمام حضرات کو اپنی تجارت خسارے میں بدلتی دکھائی دی۔ تاہم شدت پسندی اور جاہلانہ رویوں کا خاموشی اور صبر سے سامنا کیا، مخالفت اور مزاحمت جب حد سے بڑھ گئی تو شیخ کے حکم پر فرانس شفٹ ہوگیا۔ یہ بھی اللہ کی شان ہے کہ ہالینڈ میں جس قدر مزاحمت اور مخالفت تھی، فرانس میں اسی قدر محبت اور شفیقانہ رویے ملے۔

انہوں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مشن کے ساتھ وابستہ ہونے اور ڈٹ جانے کی وجہ شیخ الاسلام کا کردار تھا۔ جو ان کا ظاہر تھا وہی ان کا باطن تھا۔ عبادت و ریاضت، علم و تحقیق، زہد و ورع کے حوالے سے وہ جن امور کا اظہار سٹیج پر کرتے تھے، وہ عمل کے حوالے سے ان میں راسخ تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں دنیا داری سے بے نیاز ایسی اور کوئی دوسری شخصیت نہیں دیکھی۔ یہی ان کی شخصی خوبیاں تھیں جس کا میں گرویدہ تھا۔ باقی ان کا علم، فضل اور روحانیت تو عطاء تھی۔ جس نے بھی تعصب کی عینک اتار کر ان کی گفتگو سنی، وہ انہی کا ہو کر رہ گیا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ کنویں سے نکل کر سمندر کا حصہ بن گیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ بعض اوقات دور رہنے والے قرب کی ساری لذتیں پا جاتے ہیں اور کچھ قریب رہ کر کرب کا شکار ہو جاتے ہیں، انہوں نے اپنے تجربات اور مشاہدات کا ذکر کرتے ہوئے کارکنان کو نصیحت کی کہ قرب کی برکتیں بھی ہیں اور کچھ آفتیں بھی ہیں۔ یہ قیادت کا حق ہے کہ وہ کس حد تک بے تکلف ہو کر بات کرے لیکن اس بے تکلفی کا ناجائز فائدہ ہمسری، بے ادبی اور پھر بدبختی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرب والے محتاط رہیں۔

www.Minhaj.info

انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام کی شخصیت کو میں نے بہت قریب سے دیکھا۔ وہ اپنوں سے ناراض ہوتے ہیں اور جنہیں اپنا سمجھنا چھوڑ دیں، ان سے ناراض ہونا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ غلطیوں پر بار بار سمجھاتے ہیں مگر بدنیتی کا مظاہرہ کرنے والوں کو ایک دو بار ہی سمجھاتے ہیں اور پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

انہوں نے شیخ الاسلام کے ساتھ بیتے ہوئے شب و روز اور اپنے مشاہدہ پر مزید گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام سے سوال کے لہجے میں بات کرنے سے بچیں اور ہر حال میں زبان پر کلمہ شکر بجا لائیں۔ جس نے ان صفات کو اپنی سوچ کا حصہ بنا لیا، وہ ہر اعتبار سے مالا مال ہو گیا۔ منہاج القرآن ایک علمی اور روحانی تحریک ہے، اس کے فیوض و برکات سے مالا مال ہونے کے لیے اپنے دل کو دنیاوی لالچ سے خالی کر لیں۔ میں حافظ قرآن بھی ہوں اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو کے کلام کا بھی حافظ ہوں۔ انہوں نے ایک موقع پر فرمایا: ’’دل دنیا کی محبت سے خالی کیے بغیر فقر کا دروازہ نہیں کھلتا اور ایک دل میں دو کی طلب نہیں رہ سکتی، دنیا میں رہو مگر دل میں دنیا کو نہ رکھو‘۔

اگر کوئی مجھ سے یہ سوال کرے کہ شیخ الاسلام کی کوئی ایک صفت بیان کرو تو میں کہوں گا کہ ان کا دل دنیا کی محبت سے پاک ہے اور یہی صالحین کی نشانی ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت ہماری سانسیں بھی شیخ الاسلام کو لگا دے اور انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ میں اس بات پر بہت خوش اور مطمئن ہوں کہ منہاج القرآن کی صورت میں جو پودا لگایا گیا تھا، آج وہ تن آور درخت بن چکا ہے اور دنیا کے 7 براعظموں کے مسلم عوام اس کا پھل کھا رہے ہیں۔

مشن کی خدمت کے لیے سرکاری نوکری کو خیر باد کہہ دیا۔ (جی ایم ملک)

جی ایم ملک صاحب قبلہ کے دیرینہ معتمد ساتھیوں میں سے ہیں، انہوں نے منہاج القرآن کے مختلف انتظامی عہدوں پر خدمات انجام دیں، آج کل ڈائریکٹر فارن افیئر ز ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے پہلی ملاقات اور منہاج القرآن سے وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں 1982 ء میں حج کر کے آیا، ٹاؤن شپ میں رہائش پذیر تھا کہ ایک دن سید محمد اقبال شاہ مرحوم نے مجھے اپنے ساتھ شادمان جانے کی دعوت دی، میں ان کے ہمراہ شادمان میں ڈاکٹر محمد علی کی رہائش گاہ پر درس قرآن میں شریک ہوا۔ اس زمانے میں مجھے مولانا مودودی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دروس سننے کا موقع بھی ملا مگر قبلہ کے درس قرآن اور انداز بیان نے میرے اندر کی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان کا بات کرنے کا انداز ایسا تھا کہ ہر لفظ دل میں اترتا چلا گیا۔ اس پہلے درس قرآن نے ہی میرے اندر کی دنیا کو بدل دیا۔ پیر کے روز عصر سے مغرب تک دروس کا سلسلہ چلتا تھا، دروس کا یہ سلسلہ مقبول ہوتا چلا گیا، دروس قرآن اور دروس تصوف کی اپنی اہمیت تھی مگر اختتام پر جو رقت آمیز دعا کروائی جاتی تھی وہ سب کو ہلا کر رکھ دیتی تھی۔ دین کے رستے پر چلنے کے حوالے سے قبلہ کی ان رقت آمیز دعاؤں نے مرکزی کردار ادا کیا، وہ جب دعا کرواتے تھے تو ہر آنکھ اشکبار ہوتی تھی اور دعائیہ الفاظ تیر کی طرح دل میں اترتے چلے جاتے تھے اور اپنی دین سے لاتعلقی پر شرمندگی ہوتی تھی، ان آنسوؤں نے اپنے اندر کے محاسبے پر مجبور کیا۔

انہوں نے بتایا کہ ان دروس کی وجہ سے قبلہ سے عقیدت اور محبت والا تعلق پیدا ہوا، میں پنجاب اسمبلی میں ملازمت کرتا تھا، ایک موقع پر مجھے اہم تنظیمی ذمہ داری سونپی گئی جس کے لیے کافی وقت درکار تھا۔ میں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا، میں نے پہلی تنظیم جس کا نمبر 8 تھا، قینچی چونگی امر سدھو میں قائم کی۔ 1984 ء میں منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں باقاعدہ خدمات انجام دیتا تھا۔ ان خدمات میں تنظیم سازی سرفہرست ہوتی تھی، کوئی کنوینس نہیں ہوتی تھی، کوئی بجٹ نہیں ہوتا تھا، اپنی مدد آپ کے تحت تحریک کی خدمت انجام دیتے تھے۔ تنظیمی کام بھی ہوتا تھا، شب بیداریاں بھی ہوتی تھیں اور خدمت خلق بھی۔ ان دنوں میں رانا فیاض صاحب، حاجی محمد اقبال صاحب اور ایک صاحب اکبر ہوا کرتے تھے۔ گفتگو کا مرکز و محور اصلاح احوال اور تنظیم

www.Minhaj.info

سازی ہوتا تھا۔ قبلہ کے ملک گیر دوروں کے انتظامات پر مشاورت ہوتی تھی اور یہ سارا کام اخلاص، محبت اور ایک خاص جذبے کے تحت انجام پاتا تھا۔ نہ وسائل کی کمی کا شکوہ ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی مایوسی۔ ہر چہرہ اور آنکھ پرعزم ہوتی تھی۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے قبلہ کو بہت بے نیاز شخصیت پایا، وہ اپنے معمولی سے کارکن کو بھی اتنی اہمیت دیتے جتنا کسی اہم شخصیت کو مگر وہ اخلاص کی بنیاد پر توجہ دیتے ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ چار اہم عہدیداروں نے یہ تاثر دیا کہ وہ اگر تحریک سے نکل جائیں تو تحریک کا پہیہ 6 ماہ بھی نہیں چل سکے گا، وہ اسی زعم میں چلے گئے لیکن تحریک نے دن دگنی، رات چوگنی ترقی کی اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور ان شاء اللہ یہ قیامت تک جاری رہے گا۔ کوئی شخص اس مصطفوی مشن کے لیے ناگزیر نہیں ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اس تجدیدی اور مصطفوی انقلاب کی تحریک کے اندر کام کرنے کی سعادت کس کو میسر آتی ہے۔

قبلہ انتہائی شفیق اور محبت کرنے والی شخصیت ہیں، وہ ڈگریوں کے نہیں اخلاص اور وفاداری کے قدر دان ہیں۔ انہوں نے جس کسی کو بھی جو ذمہ داری دی، اس کا نتیجہ مثبت نکلا۔ آج بھی یہی پیغام ہے کہ اس تحریک کے ساتھ اخلاص کے ساتھ وابستہ رہیں، نہ دین میں کمی آئے گی اور نہ دنیا میں۔

آپ کی مجلس میں بیٹھنے والے ہر شخص اپنے سوال کا جواب پالیتا ہے۔ (رانا فیاض احمد خان۔نائب ناظم اعلیٰ)

جمعۃ المبارک 5 فروری 1982ء کی شام ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ بڑے پرجوش انداز میں کہنے لگے: ''رانا صاحب آج اتفاق مسجد میں جمعہ پڑھنے کا موقع ملا۔ وہاں ایک نوجوان علامہ صاحب آئے ہیں، ان کی زبان سے جمعہ کا خطاب سنا۔ قرآن پاک کی بہت شاندار الفاظ میں تشریح کرتے ہیں۔ خطاب سن کر مزہ آگیا۔ بہت ایمان افروز خطاب تھا۔ اگر موقع ملے تو اگلے جمعۃ المبارک آپ بھی انہیں ضرور سنیے گا۔ وہ 12 بج کر 30 منٹ پر خطاب شروع کرتے ہیں'۔

میرے اس دوست نے اس انداز سے علامہ صاحب کی تعریف کی کہ ہمارے دل میں بھی اشتیاق ہوا کہ جاکر سنیں تو سہی۔ کیسا خطاب کرتے ہیں۔ 12 فروری 1982ء بروز جمعۃ المبارک ہم وقت سے پہلے ہی مسجد میں جاکر بیٹھ گئے۔ وقتِ مقررہ پر ایک وجیہہ صورت نوجوان منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ دبلے پتلے، گورا رنگ، درمیانہ قد، عینک کے پیچھے عقابی آنکھیں، خوبصورت چہرہ، جس پر سیاہ رنگ کی داڑھی، سفید شلوار قمیص پر واسکٹ میں ملبوس اور سر پر سلیقے سے پہنی ہوئی سفید جالی دار ٹوپی۔ کسی طرح بھی روایتی علماء میں سے نہ لگتے تھے۔ نہ جبہ نہ دستار، نہ کندھے پر بڑا سا رومال، نہ بڑھا ہوا پیٹ۔ چہرے پر متانت و وقار۔ سوچا کہ یہ روایتی خطیب نہیں بلکہ کسی کالج یا یونیورسٹی کے طالب علم لگتے ہیں۔ اوائل عمر ہے یہ کیسے عالمانہ خطاب کریں گے؟

اسی اثناء میں انہوں نے سورۃ الرحمٰن کی پہلی چار آیات کی تلاوت کی۔ ترنم اور لحن کے ساتھ نہیں بلکہ سادہ انداز میں اور پھر ان آیات کا ترجمہ کرنے کے بعد تشریح کی ابتدا کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے سے پہلے قرآن کی تعلیم دی۔ وہ انسان کون تھا؟ بلاشبہ وہ حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی تھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سے پہلے اپنے نور سے تخلیق کیا تھا اور خود انہیں بیان کرنے کا طریقہ بھی سکھادیا تھا۔ یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے استاد خود اللہ تعالیٰ تھے۔ انہیں کسی انسان کی شاگردی کی ضرورت نہیں تھی۔ لہٰذا حضور ﷺ کو کوئی جاہل ہی ان پڑھ کہہ سکتا ہے۔

آگے پھر انہوں نے اپنے الفاظ میں ان آیات کی مزید تشریح کی اور خطاب مکمل ہوا۔ ان کا خطاب ایسے آگے بڑھ رہا تھا، جیسے نپے تلے الفاظ کا ایک سمندر ہو، میں ان کے ہر جملہ پر ورطہ حیرت میں ڈوبتا چلا گیا۔ اپنے تن من کی ہوش نہ رہی۔ دل گواہی دے رہا تھا کہ انہوں نے جس خوبصورت انداز میں قرآن پاک کے الفاظ کا ترجمہ اور تشریح کی ہے، یہ تو سیدھی دل میں اترتی چلی گئی ہے اور دل اس کے درست اور برحق ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔ نجانے اب تک ہمارے مولوی صاحبان کون سا قرآن پڑھ پڑھ کر سناتے رہے ہیں کہ حضور ﷺ ان پڑھ تھے۔ (نعوذ باللہ)

www.Minhaj.info

بعد میں معلوم ہوا کہ اس مفسرِ قرآن کا اسم گرامی محمد طاہرالقادری ہے۔ وہ دن اور آج تک ان کے خطابوں کے اسیر صرف ہم ہی نہیں ہیں بلکہ ایک زمانہ ان کا معترف ہے۔

اس زمانے کی چند یادیں شیخ الاسلام کی 69 ویں سالگرہ کے موقع پر قارئین سے شیئر کررہا ہوں۔ یقیناً یہ واقعات ایک طرف شیخ الاسلام کی علمی وفکری ثقاہت کے آئینہ دار ہیں تو دوسری طرف آپ کی متانت، وقار، سنجیدگی، خودی اور استغناء و بے نیازی کی بھی روشن دلیل ہیں:

☆ شیخ الاسلام اتفاق مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ میاں محمد شریف (میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے والد) ان کے خطاب کے لیے آنے سے قبل سڑک کی طرف منہ کرکے مسجد کی سیڑھیوں میں بیٹھ جاتے اور ان کا انتظار کرتے۔ جیسے ہی شیخ الاسلام تشریف لاتے تو میاں محمد شریف ان کا استقبال کرتے اور منبر تک ان کے ہمراہ چلتے اور پھر اگلی صف میں بیٹھ جاتے۔

☆ رمضان المبارک میں قائدمحترم اعتکاف کے دنوں میں اتفاق مسجد میں خصوصی نشست فرمایا کرتے تھے جس میں ان کی خصوصی گفتگو ہوا کرتی تھی اور ساتھ ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ بھی چلتا رہتا۔ میاں محمد شریف بذات خود بھی اس نشست میں موجود ہوتے۔ انہی دنوں منہاج یونیورسٹی کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا تھا۔ تعمیرات ہورہی تھیں۔ کسی نے اسی نشست میں میاں صاحب سے سوال کردیا کہ میاں صاحب آپ بہت خیرات کرتے ہیں، مسجدیں بنواتے ہیں، فلاحی اداروں کی مالی امداد بھی کرتے ہیں، آپ بتائیں کہ آپ نے منہاج یونیورسٹی کو کتنے پیسے دیئے یا سیمنٹ سریا اور اینٹیں وغیرہ لے کر دی ہیں؟ میاں صاحب نے کچھ دیر سکوت کیا اور پھر کہا:

''دیا وہاں جاتا ہے جہاں ضرورت ہو یا جہاں کوئی مانگے۔ آج تک علامہ صاحب نے نہ ہم سے کبھی کچھ مانگا اور نہ ہی ہم نے کچھ دیا۔ ایک روپیہ بھی نہیں، نہ ہی کوئی میٹریل یا تعمیراتی سامان وغیرہ'' مزید کہا: ''یونیورسٹی بنانا کوئی معمولی پراجیکٹ نہیں ہوتا، اس طرح کے کام سے پہلے حکومتیں بھی کئی کئی سال سوچ بچار کرتی ہیں، پھر عملی قدم اٹھاتی ہیں۔ مگر یہاں معاملہ اور ہے۔ ادھر علامہ صاحب منہ سے کوئی بات نکالتے ہیں، ادھر خدا جانے کہاں سے وسائل دھڑا دھڑ مہیا ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ میں تو خود اس بات پر حیران ہوں اور یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے''۔

☆ سود کا متبادل نظام دینے کے لیے موچی دروازہ میں جلسہ عام کا اعلان کردیا گیا جس میں ابھی کچھ دن باقی تھے کہ قائد محترم عارضہ قلب میں مبتلا ہوکر سروسز ہسپتال کے شعبہ امراض دل میں علاج کی غرض سے داخل ہوگئے۔ رات کو ہم چند دوست عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ دریں اثناء ایک دوست نے فکر مند ہوکر پوچھا: ''علامہ صاحب ہم نے بہت بڑا دعویٰ کردیا ہے، دنیا میں لاکھوں معیشت دان موجود ہیں، آج تک کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا جبکہ ہماری تو یہ فیلڈ بھی نہیں ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑے''۔

قائدمحترم نے فرمایا ''آپ تسلی رکھیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے، وہ اپنے کرم سے جسے چاہے یہ اعزاز بخشے''۔

پروگرام والی رات موچی دروازہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اور سٹیج پر بھی درجنوں مشہور ومعروف معیشت دان (Economists) بیٹھے ہوئے تھے۔ قائدمحترم نے حسب وعدہ سود کا متبادل نظام پیش کیا۔ اتنا جامع پروگرام تھا کہ مخالفین بھی چاہنے کے باوجود اس میں کوئی نقص نہ نکال سکے بلکہ تعریف پر مجبور ہوگئے۔

☆ جہاں تک قائدمحترم کے خطابات کا تعلق ہے وہ اتنے مدلل ہوتے ہیں کہ ہر مسئلہ میں قرآن اور حدیث کے حوالہ جات موجود مگر انتہائی عام فہم۔ ان کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہر شخص خواہ وہ عالم فاضل ہو یا کم پڑھا لکھا، ان کی بات کو یکساں طور پر سمجھ رہا ہوتا ہے۔ ان کے خطاب سے پہلے اکثر لوگوں کے ذہنوں میں بعض سوالات موجود ہوتے ہیں مگر خطاب کے اختتام پر ہر شخص کو ان سوالات کا تسلی بخش جواب مل چکا ہوتا ہے۔ جب بغداد ٹاؤن لاہور میں سب سے پہلا شہرِ اعتکاف بسایا گیا تو وہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک تھے۔ ایک میلے کا سماں تھا۔ میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ یہ کیسا اعتکاف ہے کہ جس میں نہ پردے لٹکا کر خلوت مہیا کی گئی ہے اور نہ ہی لوگوں نے رومال سے اپنے منہ چھپائے ہوئے ہیں جبکہ اس سے پہلے ہم دیکھتے تھے کہ مساجد میں عموماً دو چار لوگ ہی معتکف ہوتے جو چادریں لٹکا کر

www.Minhaj.info

اپنے گرد پردہ کرلیتے۔ صرف نماز میں شریک ہونے کے لیے پردے سے باہر نکل کر صف میں کھڑے ہوتے اور وہ بھی منہ پر کپڑا ڈال کر۔ اجتماعی اعتکاف کا تو تصورتک نہ تھا۔

دورانِ اعتکاف قائد محترم نے جو پہلا خطاب کیا، اس میں یہی بتایا کہ اجتماعی عبادت، انفرادی عبادت سے افضل ہوتی ہے۔ جتنا بڑا اجتماع ہوگا، اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا اور اللہ کی بارگاہ میں اس کی اتنی ہی زیادہ قبولیت ہوگی۔ مثلاً: گھر میں اکیلے نماز پڑھیں تو ایک نماز کا ثواب ملے گا جبکہ مسجد میں جاکر باجماعت نماز ادا کرنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔۔۔ اسی طرح جمعہ کی نماز میں اجتماع عام ظہر کی نماز سے بڑا ہوتا ہے۔ اس لیے عام نماز سے زیادہ ثواب۔ حالانکہ ظہر کی نسبت فرض صرف دو پڑھے جاتے ہیں۔۔۔ عیدین کی نماز کا ثواب اس سے بھی زیادہ کیونکہ اجتماع جمعہ کی نماز سے بھی زیادہ جبکہ عیدین کی نماز فرض نہیں، واجب ہوتی ہے۔۔۔ اسی طرح حج کا اجتماع ان سب سے بڑا ہوتا ہے، لہذا اس کا ثواب ان تمام عبادات سے بھی زیادہ ہے۔

یہ بات سن کر میرے ذہن میں موجود اشکال دور ہوگیا اور دل مطمئن ہوگیا کیونکہ مجھے اپنے سوال کا تسلی بخش جواب مل چکا تھا۔ میری طرح دیگر لوگوں کے ذہن میں بھی یہ سوال ہوگا اور وہ بھی مطمئن ہوگئے ہوں گے۔

☆ شاید ہمارے زیادہ تر ساتھی جذبات میں آکر یہ نعرہ لگاتے ہوں۔ ''جرأت و بہادری طاہرالقادری''

مگر ہم نے اس نعرہ کو عملی صورت میں بھی وقوع پذیر ہوتے دیکھا ہے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب قائد محترم سیاست میں بہت زیادہ سرگرم تھے اور جی ڈی اے کے صدر تھے جس میں محترمہ بے نظیر بھٹو اور نوابزادہ نصراللہ خان کے علاوہ بہت سے نامور سیاستدان شامل تھے۔ اس الائنس نے مل کر حکومت کے خلاف ایک جلوس کا پروگرام بنایا۔ جلوس نے لاہور ریلوے اسٹیشن سے شروع ہوکر براستہ برانڈرتھ روڈ، سرکلر روڈ، انارکلی اور مال روڈ سے ہوکر اسمبلی ہال کے سامنے جاکر اختتام پذیر ہونا تھا۔ جلوس ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہوا تو اس کے ہمراہ ایک جم غفیر تھا۔ تمام قائدین اپنی اپنی جماعتوں کی قیادت کرتے ہوئے ٹرکوں اور گاڑیوں پر سوار تھے اور قافلہ پرامن طور پر نعرے لگاتا اور جھنڈے لہراتا ہوا جانبِ منزل رواں دواں تھا۔ جب یہ قافلہ انارکلی بازار میں نیلا گنبد والی مسجد کے پاس پہنچا تو کچھ شرپسندوں نے جلوس پر اینٹوں اور پتھروں کی بارش شروع کردی اور ساتھ ہی گولیاں بھی چلنے لگیں۔ لوگ غیر متوقع صورت حال کے پیش نظر سراسیمگی کی حالت میں گھبرا کر جان بچانے کی خاطر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ دوسری جماعتوں کے قائدین بھی منظر سے غائب ہوگئے۔ اسی اثناء میں قائد محترم ٹرک سے اتر کر پتھراؤ اور گولیوں کی بارش میں پیدل آگے بڑھنے لگے۔ یہ دیکھ کر پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن کے لوگ بھی ان کے ہمراہ ہولیے۔ ان قیامت خیز لمحات میں قائد محترم کی قیادت میں عوامی تحریک کا قافلہ جی پی او چوک میں پہنچا تو باقی ماندہ جلوس کے لوگ اپنے قائدین کے ہمراہ دیگر راستوں سے ہوتے ہوئے وہاں آن ملے اور جلوس پھر سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوگیا۔ اس دوران گولیاں اور پتھر لگنے سے ہمارے بہت سے ساتھی زخمی ہوئے مگر انہوں نے قائد محترم کا بھرپور ساتھ دیا۔

اگلے دن تمام اخبارات میں قائد محترم کی بہادری کی تعریف کی گئی تھی۔ یہ ہوتی ہے جرأت اور بہادری۔ اسے کہتے ہیں مثالی قیادت جس پر منہاج القرآن کے رفقاء اور وابستگان فخر کرتے ہیں۔

یہ نصف صدی کا قصہ ہے (شفقت اللہ قادری)

رب کائنات کا بے پناہ لطف کرم اور میری خوش نصیبی ہے کہ خالقِ عظیم نے مجھے عالمگیر روحانی، علمی، انقلابی، شرق تا غرب وسعت پذیر تحریک ''تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل'' کی ابتدائی جدوجہد محاذ حریت کے پلیٹ فارم پر پہلی تعارفی اور تربیتی نشست منعقدہ دارالفرید جھنگ صدر کی میزبانی کا شرف بخشا۔ ہاں دارالفرید وہ مقام ہے جہاں **1951**ء انیس فروری میں خوش نصیبی کا درخشندہ ستارہ پوری تابانی کے ساتھ دامن خورشید میں جگمگایا اور آنگنِ فرید الدین قادریؒ بقعہ نور بن

www.Minhaj.info

گیا۔ میری مراد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کی پیدائش ہے اور خورشید تاباں عزت مآب محترمہ خورشید بیگمؒ شیخ الاسلام قبلہ قائد محترم جناب محمد طاہرالقادری کی عظیم والدہ ماجدہ ہیں اور قلندر زماں حضور فرید الدین قادریؒ قبلہ شیخ الاسلام کے شفیق والد ماجد ہیں۔ علامہ فرید الدین قادریؒ آپ وہ مستجاب الدعوات تھے جن کی شب روز محنت شاقہ اور سجدہ جبینی کے طفیل رب محمد ﷺ نے ہمیں نابغہ عصر، درافشاں عجوبہ روزگار عالم دہر، یکتائے علم لدنی، مجدد وقت، مجتہد اعظم اور ہمہ جہت عالمی قائد عطا فرمایا۔

مجھے قسمت یاوری کے باعث **1975** ء میں متذکرہ بالا جہدوجہد محاذ حریت کی پہلی نشست میں موجودگی کا شرف بھی نصیب ہوا جو تقریباً تقریباً دس مخصوص نوجوانان پر مشتمل تھی! جنہوں نے قائد محترم کے ہاتھ پر انقلاب مصطفوی کے لیے بیعت وفا کی اور ہمہ وقت اپنی زندگیاں غلبہ اسلام کی عالمگیر تحریک کے فروغ کیلئے اس مصطفوی مشن پر وقف کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ میری ابتدائی یادداشت کے مطابق سرفہرست نوجوان میں حاجی محمد امین احمد انصاری، شیخ ظفر اقبال (مرحوم)، حاجی احمد علی صاحب، حاجی محمد علی صاحب، چودھری مبارک علی صاحب، محترم غلام سرور قادری صاحب اور قبلہ قائد محترم کے برادر حقیقی محمد جاوید قادریؒ تھے۔ محمد جاوید قادری قائد محترم کے ہاتھ پر بیعتِ انقلاب کرنے والے خاندان اور فیملی کے پہلے فرزند تھے اور خواتین میں بیعت انقلاب کے حوالے سے باضابطہ سرتسلیم خم کرنے والی پہلی پروقار خاتون قائد محترمہ کی زوجہ محترمہ، محترمہ رفعت جبیں قادری صاحبہ ہیں۔ جنہوں نے مصطفوی انقلاب کی عالمی جدوجہد میں قائد محترم کا قدم بہ قدم ساتھ دیا۔

1975 ء میں محاذ حریت کے پلیٹ فارم سے میں نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی پہلی باقاعدہ گفتگو خاندان کے دیگر احباب کے ساتھ ہمہ تن گوش ساعت کی جس میں قائد محترم نے محاذ حریت کی تشکیل کا پس منظر، آئندہ کی عالمگیر تحریک کے اغراض و مقاصد، مسلم معاشرے میں نوجوان خواتین وحضرات کو درپیش چیلنجز اور معاشرتی زبوں حالی سے نبرد آزما ہونے کی سعی مشکور پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اس مجلس میں تجدید احیائے دین، فروغ عشق مصطفی ﷺ، اتحاد امت اور اصلاح احوال امت کے عنوان جلی زیر بحث تھے۔ شیخ الاسلام نے ان مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ کی عالمی تحریک کے مکمل خدوخال اس کی شرق تا غرب وسعت پذیری کا نقشہ کھینچا۔ رب العزت کی قسم آج صرف میں نہیں بلکہ لاکھوں وابستگان نے اپنی آنکھوں سے تکمیل کے مراحل طے ہوتے دیکھ لیے ہیں۔ میری خوشی قابل بیان اس لیے بھی ہے کہ میں قبلہ قائد محترم کی ان پیشین گوئیوں کا چشم دید گواہ اور سامع ہوں۔

قبلہ قائد محترم نے قرآنی فلسفہ عروج و زوال کو اجمالی طور پر پیش کیا جو مابعد جنوری **1985** ء میں باقاعدہ طور پر اشاعت پذیر ہوا اور محاذ حریت کے پلیٹ فارم سے ہی پہلی تصنیف ''نظام مصطفیٰ ایک انقلاب آفریں پیغام'' سامنے آئی۔ **1978**ء میں اس کتاب لاجواب کی تقریب ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ میں ہوئی۔ صدارت پروفیسر ڈاکٹر برہان احمد فاروقی صاحب نے کی۔ اس پروگرام میں ملک کے طول وعرض سے ہر مکتب فکر کی صف اول کی علمی شخصیات نے شرکت کی۔ اس تقریب رونمائی کی منظر کشی بھی ناقابل بیان ہے۔ ہر مکتب فکر کی نمائندگی نے تقریب کو چار چاند لگا دیئے۔ الحمدللہ قسمت یاوری کہ میں خود اس تقریب میں بھی سعادت کناں تھا۔ مجھے قسمت پر یہ بھی ناز ہے کہ فیملی کے چند قربت نشیں افراد میں میرا شمار بھی ہے اور مجھے اپنے عظیم قائد کی حد درجہ محبت و شفقت حاصل کرنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ قرابت داری میرے اور میری فیملی اور خاص طور پر میرے اہل خانہ کے لیے اثاثہ حیات ہے۔ قبلہ قائد محترم کا تاریخی مفصل خطاب سنا جو محاذ حریت کے پلیٹ فارم پر کیا گیا۔ اس کے اہم گوشے آج بھی نہ صرف میری یادوں کے قرطاس پر کنداں ہیں بلکہ ساعتوں کے دروازے پر دستک کناں ہیں۔ قائد محترم کے خطاب میں جو عوامل بیان فرمائے گئے شاید کسی کو اس وقت خواب لگتے ہوں گے مگر آج وہ اس خواب کو شرمندہ تعبیر ہوتے دیکھ چکے ہیں۔ شیخ الاسلام سے نسبت میرے ایمان کی حفاظت کا سبب اور میری زندگی کا سرمایہ ہے اور ان کی سنگت کی بدولت مجھے اللہ کی بارگاہ میں بخشش کی امید کامل ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ پاکستان، عالم اسلام، تحریک منہاج القرآن اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی حفاظت فرمائے اور ان کی سرپرستی میں مصطفوی مشن کی کامیابی کا سورج پوری آب وتاب کے ساتھ طلوع فرمائے۔ آمین ❁❁❁❁❁❁❁

www.Minhaj.info

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اردو، انگریزی، عربی زبانوں میں 596
کتب شائع ہو چکی ہیں، مختلف زبانوں میں تراجم کی تعداد اس کے علاوہ ہے

علمِ حدیث کی خدمت اور شیخ الاسلام

مستقبل قریب میں زیورِ طبع سے آراستہ ہونے والے
شیخ الاسلام کے شذراتِ علمی کا ایک تعارف

اجمل علی مجددی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اِس صدی کے مجددِ اعظم ہیں اور دین کی مُردہ اقدار کے اِحیاء کا بارِ گراں اٹھائے ہوئے ہیں۔ جب بگاڑ کلی طرز کا ہو تو اِصلاح کی کاوشیں بھی ہمہ جہتی نوعیت کی ہونی چاہییں۔ اُمت اس وقت ہمہ جہتی زوال کا شکار ہے۔ چنانچہ تجدید و اِحیاء دین کے لیے شیخ الاسلام کی کاوشوں کا دائرہ کار بھی ہمہ جہتی نوعیت کا ہے۔ کوئی بھی گوشہ اور میدان ہو، شیخ الاسلام نے اس میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ دینی، علمی، فکری، قانونی، معاشی و معاشرتی الغرض جملہ شعبہ جات میں شیخ الاسلام کی بپا کردہ تحریک منہاج القرآن اور اس کے ذیلی فورمز و شعبہ جات سرگرم نظر آتے ہیں۔

زیر نظر مضمون میں ہمارا موضوع صرف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی سرگرمیاں ہیں، لہٰذا ہم انہی پر توجہ مرکوز کریں گے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اس وقت تک اُردو، عربی اور انگریزی زبان میں 596 کتب طبع ہوکر منظر عام پر آ چکی ہیں، جب کہ دیگر مقامی و بین الاقوامی زبانوں میں ان کتب کے ہونے والے تراجم ان کے علاوہ ہیں۔ اُردو، عربی اور انگریزی زبان میں طبع ہونے والی 596 کتب کے کل صفحات ہی ایک لاکھ 25 ہزار سے زائد بنتے ہیں۔ یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معنوی کرامت اور کام کی حقانیت و صداقت اور قبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

علمِ حدیث کی خدمت اور شیخ الاسلام

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی کامل اطاعت و اتباع کو واجب قرار دیا ہے، لہٰذا جو شخص آپ ﷺ کی کامل اطاعت و اتباع نہ کرے گا، وہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوگا اور دوسری طرف قرآن مجید کی نصوصِ مجملہ یا نصوصِ عامہ پر عمل کرنے سے بھی قاصر رہے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دین کے ''شارح اور شارع'' دونوں حیثیتیں عطا کی ہیں۔ اس وجہ سے تمام تعلیمات اسلام اور احکاماتِ اِلٰہی سے کماحقہٗ آگاہی کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

حضور ﷺ کی محبت کا دم بھرنے اور آپ ﷺ کی اطاعت اور پیروی کا عزمِ صمیم رکھنے والوں کے لیے کتبِ احادیث سے استفادہ نہایت ضروری ہے۔ علماء کرام اور دینی علوم کے طلبہ اور عربی علوم میں مہارت رکھنے والے اَربابِ علم و دانش ان کتب سے ہمیشہ مستفید ہوتے رہتے ہیں، البتہ عام آدمی عربی زبان سے ناواقفیت کی بنا پر اور علم حدیث کے لامحدود ذخیرہ کے ہوتے ہوئے متعلقہ موضوع پر راہ نمائی سے عاجز نظر آتا ہے۔ احادیث مبارکہ کی درجنوں کتابوں پر مشتمل عظیم ذخیرے کا مطالعہ کر کے اس سے انتخاب کرنا گویا علم و معرفت کے سمندر میں غواصی کرنا ہے۔

☆ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

www.Minhaj.info

لہٰذا ہر دور کی یہ ضرورت رہی ہے کہ پیش آمدہ مسائل پر اُس دور کے لوگوں کی ذہنی سطح اور ضروریات کے مطابق رہنمائی کی جائے۔ ہر دور کے ائمہ حدیث اور علماء کرام یہ خدمت بحسن وخوبی سرانجام دیتے رہے ہیں۔

عصرِ حاضر میں علم الحدیث کو اس دور کی ضروریات کے مطابق مرتب کرنے کی یہ عظیم سعادت عالم اسلام کی مایہ نازعلمی شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے حصے میں آئی ہے۔ آپ نے گزشتہ چار دہائیوں پر مشتمل عرصے میں موجودہ دور میں پیش آمدہ سیکڑوں مسائل اور موضوعات پر قرآن وحدیث کی روشنی میں اُمت مسلمہ کی راہ نمائی فرمائی ہے اور یہ سلسلہ آج کے دن تک جاری ہے اور ان شاء اللہ مدت مدید تک جاری و ساری رہے گا۔ ملتِ اسلامیہ کے لیے آپ کی شاندار اور جلیل القدر خدمات قابلِ صد تحسین ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دورِ حاضر کی ضروریات اور تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نئے عناوین کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے اقوال و ارشادات کے فروغ میں بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اس حوالے سے آپ صرف چند موضوعات تک ہی محدود نہ رہے بلکہ درجنوں موضوعات پر ہزارہا احادیث پر مشتمل 150 سے زائد مجموعہ ہائے احادیث کو مکمل تحقیق وتخریج کے ساتھ منصۂ شہود پر لائے اور اُمتِ مسلمہ کی علمی وفکری اور روحانی آب یاری کا سامان کیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہر اُس اہم موضوع کو احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان فرمایا ہے جو ذہنِ انسانی میں آ سکتا ہے۔ آپ نے عرفانِ باری تعالیٰ، عقائد، ایمانیات، عبادات، فضائلِ نبوی، مناقبِ صحابہ، مناقبِ اہلِ بیت، شانِ اولیاء وصلحاء اور فکریات وعصریات تک کے موضوع کو بھی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان فرما کر اُمتِ مسلمہ کی راہ نمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

ذیل میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مستقبل قریب میں طبع ہونے والے بعض پراجیکٹس کا مختصر تعارف معلوماتِ عامہ کے لیے پیش کر رہے ہیں:

ا۔ جَامِعُ الْأَحْكَامِ مِنْ سُنَّةِ خَيْرِ الْأَنَامِ ﷺ (اَلْأَدِلَّةُ الْحَنَفِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ)

مدت سے ایسے مجموعۂ احادیث کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جو اَحکام و معاملات سے متعلقہ موجودہ تمام ذخیرہ احادیث کو سامنے رکھ کر مرتب کیا جائے۔ جس میں اَحکام سے متعلق جدید اور قابل فہم عنوانات ہوں، جن کی بدولت فہمِ حدیث میں کسی الجھاؤ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نیز شروحات کی طرف رجوع کیے بغیر قاری زیر مطالعہ حدیث کا بنیادی مفہوم سمجھ سکے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جَامِعُ الْأَحْكَامِ مِنْ سُنَّةِ خَيْرِ الْأَنَامِ ﷺ کے عنوان سے ایک مجموعۂ احادیث مرتب کرنے کا آغاز فرمایا ہے۔ یہ مجموعہ احادیث اپنے نام کی مناسبت سے عقائد و عبادات، مالی و عائلی معاملات، حقوق و فرائض اور اخلاق و آداب جیسے اَہم ترین عنوانات سے مزین ہوگا۔ اس تاریخی اور مستند مجموعہ اَحادیث کا حجم 15 سے زائد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر جلد کئی ابواب اور ہر باب متعدد فصول پر مشتمل ہوگا جس کی مکمل منصوبہ بندی ہو چکی ہے۔

نمایاں خصوصیات

☆ اس عظیم مجموعہ حدیث میں حدیث الباب اور ترجمۃ الباب میں مطابقت موجود ہے۔

☆ ہر حدیث کا سلیس اُردو ترجمہ درج ہے۔

☆ تحقیق وتخریج کے تمام تقاضوں کو پورا کیا گیا ہے۔

☆ اس مجموعۂ حدیث میں عقیدۂ صحیحہ پر مشتمل خصوصی اَبواب وفصول شامل کی گئی ہیں۔

☆ عبادات اور معاملات میں اَحکامِ شرعیہ پر خصوصی اَبواب وفصول اس مجموعۂ حدیث کا حصہ ہیں، جب کہ اس کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ کی انجام دہی کی ترغیب کے لیے فضائلِ اعمال پر بھی آیات و احادیث شامل کی گئی ہیں۔

☆ جَامِعُ الْأَحْكَامِ مِنْ سُنَّةِ خَيْرِ الْأَنَامِ ﷺ کے ابواب اور فصول میں احادیث سے پہلے ان کے موضوعات سے مناسبت

www.Minhaj.info

رکھنے والی قرآن مجید کی آیات شامل کی گئی ہیں۔

☆ اس مجموعہ کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں احکام سے متعلق آیات اور احادیث کو بطور خاص جمع کیا گیا ہے۔ نیز عقیدۂ صحیحہ اور مذہب حنفی کے دلائل کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

☆ نہایت جامع مگر مختصر مجموعہ احادیث میں ضروریاتِ دین سے متعلق تمام امور کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆ ابواب اور فصول کے عنوانات عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

☆ ان موضوعات میں سے بیشتر ایسے ہیں جن پر علیحدہ علیحدہ کتب لکھی گئی ہیں لیکن یہاں ایک ہی کتاب میں وہ مستقل عنوانات ابواب کی صورت میں یکجا کر دیے گئے ہیں۔

☆ جَامِعُ الْأَحْکَام مِنْ سُنَّةِ خَيْرِ الْأَنَام ﷺ کی تدوین میں احادیث منتخب کرتے وقت عصرِ حاضر کے تقاضوں، اُمت اور انسانی معاشرہ کو درپیش مسائل کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

☆ احادیث کے انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث صحت کے اعلیٰ معیار کی حامل ہو۔ ان موضوعات پر بلاشبہ کتب احادیث میں کافی ذخیرہ موجود ہے مگر جَامِعُ الْأَحْکَام میں وہی احادیث جمع کی گئی ہیں جو براہ راست موضوع سے متعلق ہیں۔

☆ جَامِعُ الْأَحْکَام کے بعض ابواب میں اہم مسائل کے حوالے سے بیان کردہ احادیث کے ساتھ جلیل المرتبت ائمہ وفقہاء کی تصریحات و توضیحات بھی شامل کردی گئی ہیں جس سے زیر مطالعہ احادیث اور متعلقہ مسئلہ کا فہم آسان ہونے کے علاوہ قاری کی معلومات میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

☆ جَامِعُ الْأَحْکَام کی ہر جلد اپنے موضوع پر مکمل اور جامع ہے۔ اسی جامعیت اور کاملیت کی تشکیل کے لیے ہر باب میں حدیثِ صحیح کی تمام اصناف سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہی اسلوب محدثین وفقہاء کا بھی رہا ہے، جن کے ہاں حدیثِ ضعیف پر بھی عمل کرنا فضائل اور ترغیب و ترہیب میں نہ صرف جائز بلکہ مستحب عمل ہے۔

الغرض! پندرہ جلدوں پر مشتمل یہ مجموعہ احادیث اپنی تکمیل کے مراحل میں ہے اور اِن شاء اللہ 2020ء میں طبع ہوکر منظر عام پر آجائے گا۔

یاد رہے کہ جَامِعُ الْأَحْکَام مِنْ سُنَّةِ خَيْرِ الْأَنَام ﷺ کا پراجیکٹ *Encyclopaedia of Sunna* سے الگ ہے اور یہ بڑا پراجیکٹ اس کے بعد منظر عام پر آئے گا۔

۲۔ کَأَنَّکَ تَرَاهُ ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ دین اسلام کی اساس ہے۔ آپ ﷺ کا اُسوۂ حسنہ مومنین کے لیے قابل تقلید ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے تعلق جبی پختہ کرنے اور آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے اپنی اخلاقی و معاشرتی زندگی میں راہ نمائی حاصل کرنے لیے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ لیکن عام لوگ روز مرہ کی مصروفیات سے اتنا وقت نہیں نکال پاتے کہ سیرتِ طیبہ کی جامع کتاب کا مطالعہ کر سکیں۔ اُن کے لیے دوسری مشکل عربی زبان سے نابلد ہونا ہے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے متعلق اکثر مطبوعہ مواد عربی زبان میں ہے اور جو اُردو میں میسر ہے وہ بھی طویل اور ادق عبارات پر مشتمل ہے۔

عام لوگوں کی آسانی کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مذکورہ پراجیکٹ کا آغاز فرمایا ہے۔ جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ و سیرت مبارکہ، طہارتِ نسب، بدء نبوت وختم نبوت، شمائل، خصائص، خصائل، اخلاق، معجزات، مواعظِ جمیلہ، اَذکار و دعوات، زُہد و عبادات، اَوامر و نواہی، جوامع الکلم، حقوق اور اَمن و سلامتی کے قیام کے لیے جد و جہد جیسے موضوعات کو انتہائی مختصر، جامع اورموجز جملوں کی شکل میں آسان اور سلیس اُردو ترجمہ کے ساتھ بیان کیا جائے گا تاکہ عامۃ الناس کو مطالعہ میں بھی آسانی ہو اور وہ اِن کتب سے بھرپور راہ نمائی لے کران پر خوب عمل کرسکیں۔

مذکورہ عنوانات میں سے ہر عنوان ایک الگ کتاب کی صورت میں طبع کیا جائے گا جب کہ ان تمام موضوعات کے مجموعے کو حضرت شیخ الاسلام نے ''کَأَنَّکَ تَرَاهُ ﷺ'' کا عنوان دیا ہے۔ گویا ان کتب کے مطالعہ سے حضور نبی اکرم ﷺ

www.Minhaj.info

کی صورت و سیرت ہمارے سامنے اس طرح واضح ہو گی جیسے ہم آپ ﷺ کی زیارت کر رہے ہیں۔

اِس سلسلے کی پہلی کتاب أَطْيَبُ الشِّيَم مِنْ خُلُقِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَم ﷺ (خلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل) کے نام سے طبع ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہے۔

۳۔ مرویاتِ امام علی علیہ السلام

باب مدینۂ علم سیدنا علی علیہ السلام کے بارے میں یہ اَمر قابلِ حیرت ہے کہ محدثین نے انہیں کثیر الروایہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل نہیں کیا، بلکہ آپ کو محدثین نے اوسط الروایہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طبقہ میں شامل کیا ہے اور آپ سے مروی احادیث کی تعداد صرف پانچ سو چھتیس (536) بیان کی جاتی ہے۔ اکثر رُواۃ نے یہی تعداد بیان کی ہے اور دیگر نے اِسی کو من وعن نقل کر دیا ہے جب کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو اُنیس (819) احادیث روایت کی ہیں۔

یہ امر حیرانگی کا باعث اس لیے بھی ہے کہ سیدنا علی علیہ السلام وہ ہستی ہیں جنہوں نے ’’سب سے پہلا کم عمر صحابی‘‘ ہونے کا اعزاز پایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ہی زیرِ کفالت رہے۔ بعد ازاں آپ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف پایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ظاہری وصال مبارک تک آپ ﷺ کی خدمت میں رہے، لیکن اس کے باوجود ان سے مروی احادیث کی تعداد اس قدر کم بیان کی جاتی ہے۔

اِس حیران کن اَمر کی طرف جب شیخ الاسلام نے توجہ فرمائی تو آپ نے سیر الصحابہ، علوم الحدیث اور اسماء الرجال کی کتب کو اچھی طرح کھنگالا کہ شاید کسی سے مذکورہ عدد سہواً درج ہو گیا ہے؛ لیکن جب ہر جگہ کم و بیش یہی تعداد لکھی ملی تو آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کو تمام کتبِ حدیث سے براہِ راست شمار کرنے کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میسر کتبِ احادیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کا اِحصاء مکمل ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی کل تعداد 10 ہزار سے بھی زائد بنی۔

سو آپ نے اِن چھپے ہوئے خزائن کو چُن چُن کر اُمت تک پہنچانے کا اِہتمام کیا ہے۔ شاید یہ ہزار سال کا قرض تھا جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی خاص عطا، حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اَہلِ بیت کے وسیلے اور متقدم اَئمہ کی برکت سے ادا ہو گیا (والحمد للہ علی ذٰلک)۔ ان شاء اللہ بہت جلد یہ عظیم ذخیرہ حدیث کم و بیش 12 جلدوں میں شائع کر دیا جائے گا۔

یہاں ایک شبہ کا اِزالہ بھی ضروری ہے کہ اگرچہ اس سے قبل بعض اسکالرز اس نوعیت کے تحقیقی کام کر چکے ہیں، تاہم وہ کام ان کے علمی مستوی اور اپنے ذوق کے مطابق ہیں۔ جب کہ شیخ الاسلام کا کام حسب روایت ایک نئے انداز اور جداگانہ طریق پر ہوگا۔ اس کا ایک ثبوت ان کے کام کا ابھی تک طبع نہ ہونا بھی ہے کیوں کہ وہ اس پراجیکٹ پر مختلف زاویوں سے کام کر رہے ہیں۔

۴۔ طہارتِ نسبِ نبوی ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ کے نسبِ مبارک کی طہارت اور آپ ﷺ کے تمام آباء و اجداد کے ہر طرح کی غیر اَخلاقی برائی سے مبرا و منزا ہونے پر ایک شاندار کتاب زیرِ تالیف ہے۔ یہ کتاب اِن شاء اللہ جلد منظر عام پر آ جائے گی۔

۵۔ بَدْءُ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّة ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے آغاز کے حوالے سے بعض اَذہان میں اُلجھاؤ پایا جاتا ہے۔ اِس کتاب میں اس موضوع پر بہت مفصل اور مدلل بحث کی گئی ہے اور اس بارے میں وارد شدہ تمام اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔

٦۔ اَلْقَوْلُ الثَّمِيْن فِي أَمْرِ يَزِيْدَ اللَّعِيْن

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب یزید لعین کے اَفعالِ شنیعہ اور اُس کے انجام بد سے متعلق تحریر کی گئی ہے۔ اس کتاب میں شہادتِ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کا پس منظر بیان کرتے ہوئے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ یزید لعین نے براہِ راست امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا تھا۔ آخر میں یزید کے کفر اور اس پر لعنت کرنے کے جواز کے بارے میں متقدم ائمہ کرام کی تصریحات اور اقوال درج کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اِن شاء اللہ جلد طباعت کے مراحل طے کرے گی۔

www.Minhaj.info

روشنی کے سفر کی نئی داستاں — پوری ملت کے جذبات کا ترجماں
نوجوانوں کو اس نے عطا کی زباں — امن کا عافیت کا خنک سائباں

ہم عالمِ اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، داعیِ امن و محبت مجدّد رواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

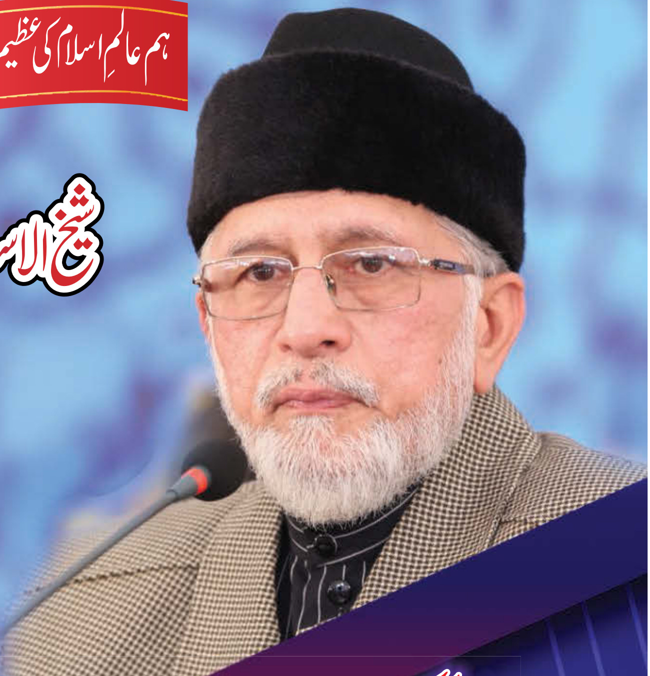

69 ویں

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

دینی، مذہبی، معاشرتی، سیاسی اور ثقافتی معاملات میں انتہا پسندانہ رویے
کی بیخ کنی کے لیے آپ کا کردار قابلِ صد ستائش ہے
اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کی کاوشوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے
اور ہمیں ان کی سنگت میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل یونان

www.Minhaj.info

ظلمتِ دہر میں سر بہ سر روشنی   آئینہ روبرو صبح تابندگی
گلشنِ مصطفیٰ کی وہ تازہ کلی   خلق جس کو کہے طاہرالقادری

دانشِ عہد حاضر کو میرا سلام

ہم احیائے اسلام اور تجدیدِ دین کے عظیم مشن کے عظیم قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

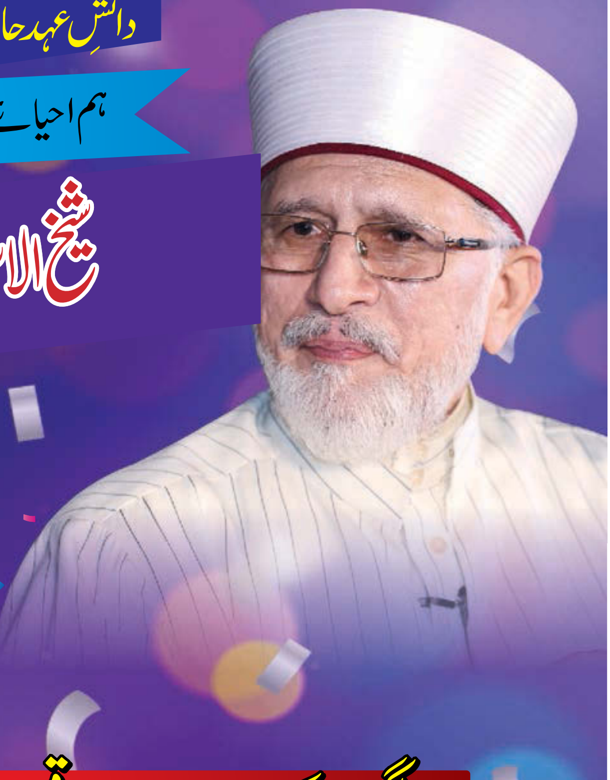

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

بین المذاہب ہم آہنگی و بین المسالک رواداری کے فروغ اور امنِ عالم کے قیام کے لیے شیخ الاسلام کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس نابغہ روزگار شخصیت کو عمر خضر عطا فرمائے

اور ان کے علمی و روحانی فیض سے امت مسلمہ کو مستفیض فرمائے

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل جرمنی

www.Minhaj.info

۷۔ حسنِ اَخلاق و حسنِ معاملات

انسانی رویوں کی اصلاح اور اُنہیں حسنِ اَخلاق سے مزین کرنے لیے اس حوالے سے بھی شیخ الاسلام نے مساعی جمیلہ سر انجام دی ہیں، آپ کے خطابات اور مواعظِ حسنہ کا بیشتر حصہ انسانی اخلاق و عادات اور رویوں کی اصلاح رہا ہے۔ آپ نے اپنے کارکنان اور وابستگان کو حسنِ اخلاق سے مزین کرنے کے لیے سیکڑوں خطابات فرمائے ہیں۔ آپ کے ان خطابات کو تحریری قالب میں ڈھال کر کتابی شکل میں پرنٹ کرنے کا کام بھی جاری ہے اور یہ عظیم تجدیدی و اصلاحی کاوش صفحۂ قرطاس پر منتقل ہو کر اِن شاء اللہ جلد قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی۔

۸۔ تصوف: لغوی اشتقاق و معنوی اِستحقاق

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تجدیدی کارناموں میں سے ایک احیاء و اصلاحِ تصوف بھی ہے۔ آپ نے تصوف پر ہونے والے اعتراضات کا ردّ فرمایا اور اسے عین اسلامی تعلیمات کا متقاضی قرار دیا ہے۔ تصوف کے موضوع پر آپ کے سیکڑوں خطابات موجود ہیں، جن کی ترتیب و تدوین کا کام ساتھ ساتھ جاری ہے۔ اس سلسلہ کی تازہ ترین کتب میں سے ایک ''تصوف اور استشراق'' طبع ہو چکی ہے۔ جب کہ اس سلسلے کی اگلی کتاب ''تصوف: لغوی اشتقاق و معنوی استحقاق'' کے نام سے جلد زیورِ طبع سے آراستہ ہوگی۔ اِس کتاب میں تصوف کے لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم اور اُن کے اطلاقات کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

۹۔ تصوف کی ضرورت و اِحتیاج

تصوف پر شیخ الاسلام کا تجدیدی و احیائی کام ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے عصرِ حاضر میں تصوف کی ضرورت و اہمیت کو حسین پیرائے میں واضح کیا ہے۔ آپ کی اس کاوش کو تحریری صورت میں مذکورہ عنوان سے پرنٹ کیا جا رہا ہے۔ اس کتاب کے ذریعے تصوف کی ضرورت و احتیاج سے قارئین آگہی حاصل کریں گے۔

۱۰۔ تصوف اور لزومِ قرآن و سنت

تصوف کے ناقدین نے اسے ایک غیر اسلامی فکر اور مآخذ شریعت سے متصادم قرار دیا ہے۔ حقیقت میں اُن کا یہ دعویٰ باطل اور من گھڑت ہے۔ تصوف کا وجود عین اسلامی تعلیمات سے اخذ شدہ ہے۔ صوفیاء کرام نے شریعت و طریقت کو ہمیشہ لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ ایسے افکار کا اسلامی تصوف سے کوئی تعلق نہیں ہے جو شریعت سے متصادم ہوں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے قرآن و حدیث اور سنت و سیرتِ نبوی سے دلائل کے ساتھ اسے ثابت کیا ہے۔ نیز صوفیاء کرام و اولیاء عظام پر اِس اعتراض - کہ اُن کے نظریات قرآن و حدیث سے متصادم ہیں - کا بھی ردّ فرمایا ہے۔ ان تمام دلائل کا احاطہ مذکورہ عنوان کے تحت آپ کی مستقبل قریب میں طبع ہونے والی کتاب میں کیا گیا ہے۔

۱۱۔ اسلام، ایمان اور احسان (حدیثِ جبریل کی روشنی میں)

سیدنا جبریلِ امین علیہ السلام ایک روز مجسم شکل میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اِسلام، ایمان اور احسان کے بارے میں سوالات کیے۔ جب وہ واپس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ گویا حضور ﷺ نے کُل دین کو حدیثِ جبریل کے اِن تین سوالوں میں بند کر دیا۔ آج تمام علومِ شریعت و طریقت کی بنیاد اسی حدیثِ جبریل پر ہے۔

اس حدیثِ مبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ نے جامع انداز میں اسلام، ایمان اور احسان کی تعریف بیان فرما دی تھی۔ گویا یہ علومِ شریعت و طریقت کا دیباچہ تھا، جس کی تفصیل و تشریح صحابہ کرام، تابعین عظام اور کبار ائمہ نے اپنے اپنے انداز میں بیان کی ہے۔ اسی حدیث جبریل کی شرح شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنے نادر اور اُچھوتے انداز میں مذکورہ عنوان کے تحت اپنی کتاب میں کی ہے، جو پڑھنے والوں کے لیے یقیناً فکر و آگہی کے نئے در کھولے گی۔ یہ کتاب بھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اِن شاء اللہ! جلد قارئین کی تشنگی کے ازالہ کے لیے دست یاب ہوگی۔

www.Minhaj.info

۱۲۔ سیرۃ الرسول ﷺ (نظرثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دو دہائیاں قبل حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے بیان پر مشتمل گیارہ جلدوں کا عظیم الشان مجموعہ تالیف کیا تھا۔ مرورِ زمانہ سے اِس میں ترامیم اور نئے دور کے تقاضوں کے مطابق اضافہ جات کی گنجائش پیدا ہوئی، جسے محسوس کرتے ہوئے آپ نے اس مجموعہ کی نظرثانی اور اس میں مزید اضافہ جات کا آغاز فرما دیا ہے۔ نظرثانی اور اضافہ جات کا کام تکمیل کے قریب ہے۔ اِن شاء اللہ! آئندہ چند سالوں میں تمام نظر ثانی شدہ جلدیں یکے بعد دیگرے شائع ہو کر قارئین سے پذیرائی حاصل کریں گی۔

۱۳-۲۰۔ حجیۃ السنۃ اور اُصول الحدیث پر کتب

سابقہ صدی عیسوی اور عصر حاضر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ کے حوالے سے یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچی ہیں، لہٰذا حدیث نبوی اور سنت مبارکہ کے حجت ہونے کو تشکیک میں ڈال دیا گیا۔ دوسری غلط فہمی یہ پیدا کی گئی کہ ذخیرۂ حدیث میں صرف وہی احادیث قابلِ حجت ہیں جو صحیح کے درجہ پر ہیں۔ اَہلِ علم نے اس نظریے کی تردید میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں جو اپنی جگہ انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ اس ضمن میں ایک اہم کام یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث و سنت کی حجیت کو واضح کیا جائے، جب کہ دوسرا اہم کام یہ تھا کہ احادیث کو جانچنے اور پرکھنے کے طریق کار کو دور جدید کے اُسلوب میں تعلیم یافتہ طبقے تک پہنچا دیا جائے۔ نیز اُصول الحدیث سے متعلق جدید انداز میں لکھا جائے اور اس فن کا جو بہت بڑا علمی ذخیرہ عربی زبان میں مختلف کتب میں موجود ہے، اُسے جدید طرز میں یکجا کر دیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں۔

اس ضمن میں شیخ الاسلام نے حجیتِ حدیث و سنت اور علوم الحدیث پر درج ذیل وقیع شذراتِ علمی تحریر فرمائے ہیں:

(۱) اَلسُّنَّةُ النَّبَوِيَّةُ: حُجِّيَّتُهَا وَمَكَانَتُهَا

حجیتِ سنت اور مقام رسالت پر یہ کتاب بنیادی طور پر عربی زبان میں تحریر کی گئی ہے، لیکن اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اس جامع اور وقیع تصنیف میں موضوع سے متعلق قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور تصریحاتِ ائمہ کو شامل کرتے ہوئے مسئلہ زیر بحث کے فہم کے لیے سیر حاصل گفت گو بھی کی گئی ہے۔ یہ اپنے موضوع پر ایک جامع اور منفرد کتاب ہوگی، ان شاء اللہ؛ عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر قارئین تک پہنچ جائے گی۔

(۲) اَلْبَيَانُ الصَّرِيحُ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ

اِس کتاب میں حدیثِ صحیح کی تعریف، شرائط اور اَقسام پر تفصیلی گفت گو کی گئی ہے۔ امام بخاری اور مسلم کے نزدیک حدیثِ صحیح کی شرائط کا الگ ذکر کیا گیا ہے۔ اِس موضوع پر الگ باب باندھا گیا ہے کہ ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' میں سے کس کتاب کو ترجیح دی جائے گی۔ اس سوال کا بھی کافی و شافی جواب دیا گیا ہے کہ کیا امام بخاری اور امام مسلم نے ''صحیحین'' میں تمام صحیح احادیث کو جمع کر دیا ہے یا اِن دو کتب سے باہر بھی صحیح احادیث پائی جاتی ہیں؟ صحتِ حدیث کے اعتبار سے ائمہ کی قائم کردہ معروف ہفت درجہ بندی پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ نیز اس درجہ بندی پر ناقدانہ جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے تاکہ یہ بات خوب واضح ہو جائے کہ صحتِ حدیث میں سند کا اعتبار ہے نہ کہ اس کا اَوّل درجہ کی کسی معروف کتاب میں پایا جانا۔ اِس کتاب میں حدیثِ صحیح کے مصادر بھی زیر بحث لائے گئے ہیں۔

یہ کتاب عنقریب عربی اور انگریزی زبان میں طبع ہو رہی ہے۔

(۳) اَلْقَوْلُ اللَّطِيفُ فِي الْحَدِيثِ الضَّعِيفِ

حدیثِ ضعیف کی حجیت کے بارے میں دورِ حاضر میں مختلف اشکالات پیدا کیے گئے ہیں، جب کہ جمہور محدثین و فقہاء کے نزدیک ضعیف حدیث کو فضائلِ اَعمال، ترغیب و ترہیب، قصص اور مغازی وغیرہ میں حجت مانا گیا ہے۔

حدیث ضعیف کے بارے میں وارد ہونے والے

www.Minhaj.info

اشکالات کا ازالہ کرتے ہوئے اس کی حجیت کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں واضح فرمایا ہے۔ اس میں بڑے اَحسن طریقے سے آسان اور ایسے اچھوتے نظم کے ساتھ مباحث کو سمیٹا گیا ہے کہ ہر خاص و عام موضوع سے متعلق جملہ تفاصیل کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ حدیث ضعیف کی تعریف، اقسام، اَسباب روایت، حدیث ضعیف پر عمل کا حکم، جمہور ائمہ کرام کے نزدیک عقل اور قیاس پر اس کی فوقیت وغیرہ جیسے مضامین کو اتنی واضحیت سے پیش کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا نفس مسئلہ کو تسلیم کیے بغیر نہ رہ سکے گا۔ سب سے آخر میں حدیث ضعیف کے مصادر بھی بیان کردیے گئے ہیں۔

(۴) حُسْنُ النَّظَر فِي أَقْسَامِ الْخَبَر

حدیث کی اَقسام اور ان کی ذیلی تقسیمات، تعریفات اور اَحکام کے بارے میں ائمہ کرام کے اَقوال و تصریحات کو اس کتاب میں نہایت آسان اور مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اِس کتاب میں حدیث کی 53 اَقسام کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی ایک نایاب تالیف ہے جس میں علم الحدیث سے متعلق عام اصطلاحات اور اَہل الحدیث کے مراتب کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز اقسام الحدیث پر تفصیلی بحث کے آغاز سے قبل ایک مختصر خاکہ بھی درج کیا گیا ہے۔ یہ عظیم کاوش علوم الحدیث کے طلبہ کے لیے درسی کتاب کے طور پر رائج ہوگی۔

(۵) اَلْاِكْتِمَال فِي نَشْأَةِ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَطَبَقَاتِ الرِّجَال

یہ کتاب علم الحدیث اور طبقات الرجال کے اِرتقاء کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ اس میں عہدِ رسالت مآب ﷺ سے عہدِ تابعین و تبع تابعین تک کے اِرتقائی ادوار سے آغاز کرتے ہوئے دورِ تدوینِ حدیث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اپنے موضوع پر جامع ہے اور تمام جزئیات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس میں علم اسماء الرجال کی تاریخ و اِرتقاء کے ساتھ ساتھ طبقاتِ رُواۃ اور علل الحدیث پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ نیز اس موضوع سے متعلقہ گوشوں پر لکھی گئی تصانیف و تالیفات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ یہ کتاب بھی جلد طبع ہوگی۔

(۶) اَلْـقَـوَاعِـدُ الْـمُـهِـمَّـةُ فِي التَّـصْـحِـيْـحِ وَالتَّحْسِيْنِ وَالتَّضْعِيْفِ عِنْدَ الْأَئِمَّة

حدیث کے صحیح، حسن یا ضعیف قرار دینے پر ائمہ و محدثین نے اہم قواعد مرتب فرمائے ہیں۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس حوالے سے منتخب قواعد کو جمع فرمایا ہے اور ان اصناف کے مقام و مرتبہ کو واضح کیا ہے۔ جرح و تعدیلِ رُواۃ کے حوالے سے وضع کیے گئے قواعد پر ایک الگ جزء شاملِ کتاب ہے، جس سے کتاب کی اِفادیت دو چند ہوجاتی ہے۔

(۷) حُكْمُ السَّمَاعِ عَنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاء

حضور نبی اکرم ﷺ چونکہ قیامت تک لوگوں کی راہنمائی کے لیے مبعوث ہوئے ہیں، اس لیے لازم تھا کہ آپ ﷺ کے اَقوال و اَفعال اور اَحوال و معاملات بھی محفوظ رہیں۔ یہ ایک مسلمہ اَمر ہے کہ کائنات کے پہلے انسان سے لے کر آج تک سب سے زیادہ محفوظ آپ ﷺ کے حالات اور تعلیمات ہیں۔ مسلمانوں کے اس کارنامے کو اپنے بیگانے سب تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اَقوال و اَفعال اور حالات کے ایک ایک جزء کو نہایت اَحسن انداز سے محفوظ کیا ہے۔ اگرچہ جرح و تعدیل کا کام عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی شروع ہو چکا تھا مگر خوارج و روافض اور اَہلِ بدعت کے ظہور کے بعد اچھی طرح چھان پھٹک اور تحقیق و تفتیش کرکے روایت قبول کی جاتی تھی۔ امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ صحابہ و تابعین اِسناد کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے مگر جب فتنوں کا دور شروع ہوا تو حدیث لیتے وقت اَہلِ سنت اور اَہلِ بدعت کی پرکھ کی جاتی تھی اور اَہلِ بدعت کی روایات ترک کر دی جاتی تھیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں نہایت عالمانہ اور اُصولی انداز میں اَہلِ بدعت کا ظہور، بدعتی کی روایت کا حکم، علماء کا ان کے ساتھ تعامل اور ان کی روایات قبول کرنے کے لیے علماء کی کڑی شرائط بیان کی ہیں۔ اس کتاب کا نہایت اہم اور بصیرت افروز حصہ وہ ہے جس میں شیخ الاسلام

www.Minhaj.info

نے اَہلِ بدعت سے تخریج حدیث میں شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا منہج بیان کیا ہے۔ نفسِ مسئلہ کی تمام جزئیات کے اِحاطہ کے لیے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔

(یہ کتاب کچھ عرصہ قبل عربی اور انگریزی زبانوں میں طبع ہوچکی ہے، لیکن اُصول الحدیث کی دیگر کتب کے ساتھ اس کا تعارف عنوان کی ضرورت سمجھ کر یہاں بیان کیا گیا ہے۔)

(۸) تَارِيْخُ تَدْوِيْنِ الْحَدِيْث

تدوینِ حدیث کی تاریخ اور اِرتقاء پر ایک جامع اور مفصل کتاب زیر ترتیب ہے۔ یہ کتاب بھی جلد طباعت کے مراحل طے کرے گی، اِن شاء اللہ۔

☆ یہ امر بطورِ خاص قابل ذکر ہے کہ ہم نے یہاں تمام جاری یا متوقع پراجیکٹس کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ صفحات اتنی تفصیل کے متحمل ہوسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر تفسیر القرآن کا پراجیکٹ بھی جاری ہے اور اس پر مسلسل کام ہورہا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر کئی کتب زیر ترتیب ہیں۔ یہاں صرف نمونے کے طور پر اِفادۂ عام کے لیے بعض پراجیکٹس کا ذکر کیا گیا ہے۔

خلاصۂ کلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی نابغۂ روز گار شخصیت عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کے لیے یقیناً ایک عطیۂ خدا وندی ہے۔ آپ نے اپنی تصنیفات و نگارشات کی صورت میں تجدیدِ دین اور اِصلاحِ اَحوالِ اُمت کا جو فریضہ سر انجام دیا ہے، اُس سے تا قیامِ قیامت آنے والی نسلیں مستفید ہوتی رہیں گی۔ مذکورہ کتب آپ کی انہی تجدیدی و اِحیائی کاوشوں کی ایک جھلک ہے، جب کہ متعدد موضوعات پر آپ کی تصنیفات زیرِ تکمیل ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ حضرت شیخ الاسلام کے علم اور صحت میں مزید برکتیں عطا فرمائے، تاکہ اُمت مسلمہ آپ کے علمی اور روحانی فیوضات سے مستفید ہوتی رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔ ❁❁❁❁❁❁

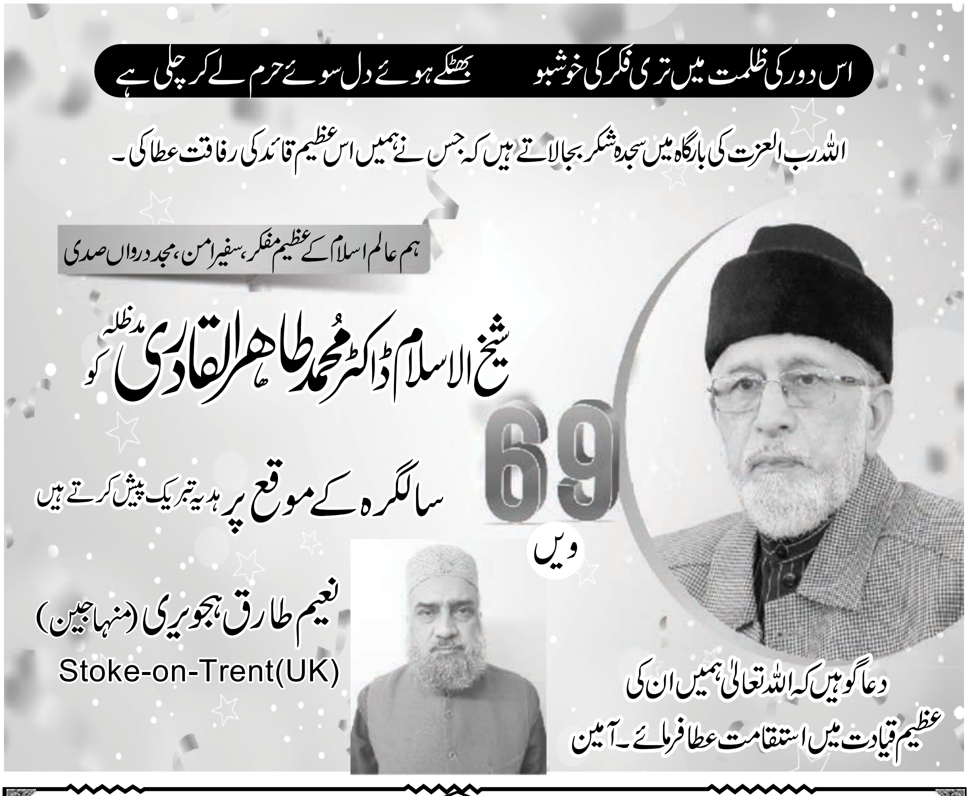

www.Minhaj.info

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ سابق ناظم سیکرٹریٹ منہاج القرآن محترم عبدالواحد بٹ صاحب (اسلام آباد)، محترم نائب ناظم اعلیٰ محمد رفیق نجم کے بھتیجے محمد صدیق (فیصل آباد) کا بیٹا، محترم اشتیاق حنیف مغل (ناظم لاہور) کے ماموں سسر، محترم سید محمود الحسن جعفری (نائب ناظم تحریک منہاج القرآن سنٹرل پنجاب) کے ماموں جان اور پھوپھو جان (گوجرانوالہ)، محترم شاہد اقبال فریدی (صوبائی ناظم TMQ بلوچستان) کی والدہ، محترم خواجہ کامران رشید (کینیڈا) کی والدہ، محترم علامہ طاہر رفیق (ساؤتھ افریقہ) کے چچا محترم ڈاکٹر چوہدری محمد صدیق، محترم صوبیدار ریٹائرڈ محمد سلیم (صدرTMQ این اے 52 اسلام آباد) کی ممانی اور محترم خان شمریز ہارونی (ترلائی خورد) کی والدہ، محترم چوہدری حفیظ اللہ یعقوب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ (ترلائی کلاں) کے والد، محترم شہباز احمد رندھاوا (سابقہ جنرل سیکرٹریTMQ مظفر گڑھ)، محترم محمد ریاض انجم (ناظم دعوت و تربیت وہاڑی) کے چچا محترم ڈاکٹر ظفر اقبال لڑکا، محترم حاجی محمد شفیق ککرالی (کوٹلہ)، محترم چوہدری مختار احمد بھدر (کوٹلہ) کے بڑے بھائی پولیس انسپکٹر محترم چوہدری افتخار احمد بھدر، محترم ظفر اقبال ککرالی (کوٹلہ) سابق صدر TMQ فرانس کے چھوٹے بھائی محترم چوہدری بشیر احمد تھانیدار، محترم راشد اشرف مراڑیاں (کوٹلہ) کے پھوپھا محترم منظور احمد، محترم حافظ محمد اقبال (سابق صدر TMQ کوٹلہ) کی ساس، محترم وقار احمد لنگڑیال (کوٹلہ) کی والدہ، محترم مولوی محمد اکرم جنڈالہ (کوٹلہ) کی خالہ، محترم ماسٹر محمود طارق (ناظم TMQ مریدکے) کے چھوٹے بھائی محترم ماسٹر محمد اشرف، محترم ملک یعقوب گوہر (سابق کونسلرPAT مریدکے) کی ساس، محترم ملک محمد رفیع (مریدکے) کے بڑے بھائی، محترم عادل فاروق (مریدکے) کی والدہ، محترم میاں اصغر کرماں والا (مریدکے) کے والد، محترم محمد اشفاق احمد (چنیوٹ) کی چچا زاد بہن، محترم ممتاز علی قادری (چنیوٹ) کے بہنوئی، محترم امجد تقی قادری کی نانی جان، محترم نذر محمد گگھ (لالیاں) کے والد، محترم جاوید اقبال طاہر (لالیاں) کے والد، محترم محمد حسنین بھٹی (لالیاں) کے والد، محترم رانا نعیم عبداللہ (لالیاں) کے کزن، محترم محمد عمران (لالیاں) کے ماموں جان، محترم رانا محمد ایوب (لالیاں) کے والد، محترم حافظ عبدالحمید (منہاج بک سنٹر سیالکوٹ) کی والدہ، محترم محمد نواز (لالیاں) کی والدہ، محترم علامہ حافظ محمد حسین فاروقی (حافظ آباد)، محترم استاد منظور احمد ناہرایا نوالہ (کالیکی منڈی) کے والد، محترم قاری عبدالحمید سلہریا (پی پی 39 معراجکے شریف)، محترم عبدالرؤف (پی پی 39 پسرور شمالی) کے والد محترم، محترم میاں محسن علی (پی پی 40 پسرور سٹی) کے نانا جان، محترم ملک تجمل علی اعوان (سیالکوٹ) کے والد محترم، محترم محمد جمیل جمالی (سمبڑیال) کے چچا زاد بھائی، محترم محمد عنصر ورک (نوشہرہ ورکاں) کی چچی، محترم غلام مصطفی فخری (حویلی لکھا) کے بھائی، محترم طاہر سلیم چغتائی (گوجرانوالہ) کے چچا، محترم اسرار احمد (نارنگ منڈی) کے والد، محترم فوجی محمد حیات چدھڑ (لودھرے) کی والدہ، محترم جگا ولد ٹھرا چدھڑ (لودھرے)، محترم قاری مختار احمد (سیالکوٹ)، محترم محمد احسن ہاشمی (سمبڑیال) کی پھوپھو اور محترم محمد احمد ہاشمی کی والدہ، محترم محمد امتیاز تارڑ (صدر TMQ کلووال) کے والد، محترم اخلاق احمد طور کے والد، محترم حاجی محمد یونس ڈار (منگووال گجرات) کی زوجہ محترمہ، محترم محمد انعام رحمانی (حافظ آباد) کی ساس، محترم ڈاکٹر شمس (معراجکے) کے والد، محترم رؤف (پی پی 39) کے والد، محترم ظفر اللہ بھٹی (ونیکے تارڑ) کے والد، محترم وسعت اللہ (سمبڑیال) کی دادی، محترم صفدر علی انجم (پرنسپل منہاج ماڈل سکول سلمان فارسی سوسائٹی کراچی) کے والد، محترم چوہدری عبدالغفار سنبل (ضلعی صدر TMQ لودھراں) کے والد، محترم ملک عبدالحمید اولکھ (بھکر) کے والد محترم ملک عمر حیات، محترم ملک سعید احمد رحمانی (بھکر) کے والد محترم ملک عبدالشکور، محترم ملک عبدالحمید چھینہ (بھکر) کی بھابھی، محترمہ آمنہ قادری (سینئر منہاجین) کی والدہ، محترم ماسٹر محمد زاہد اقبال قادری جینڈزوی (گجرات) کے برادر نسبتی محترم محمد ابراہیم جاگل، محترم طارق محمود قادری (سابق ناظمTMQ اسلام آباد) کی اہلیہ، محترم راجہ محمد شفیق (لائف ممبرTMQ) کی خالہ، محترم چوہدری محمد یونس (رفیق TMQ ضلع کوٹلی) کی والدہ، محترم طاہر فاروق (سابق ناظم TMQ راوی ٹاؤن لاہور) کی ہمشیرہ، محترم حکیم محمد ظفر اقبال (کوٹ مومن) کی ساس، محترم جناب مختار احمد قادری (رتہ پور ریحان) کی ہمشیرہ، محترم علامہ طائف سلطان قادری (جہن) کی والدہ، محترم میاں مختار احمد (کوٹ مومن) کی والدہ، محترم راجہ محمد اسلم (جہن) کے بھائی محترم راجہ محمد بشیر اور محترم ذوالفقار علی حیدری (حافظ آباد) کے والد محترم مہر محمد شریف قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

www.Minhaj.info

مرکزی شعبہ جات

انتہاپسندی کے خاتمے اور فروغِ علم کیلئے شیخ الاسلام نے بے مثال ادارے قائم کیے

منہاج یوتھ لیگ، ایم ایس ایم، منہاج یونیورسٹی، شریعہ کالج، ایم آئی بی، MES، MWF، نظامتِ تربیت

منہاج ٹی وی و پروڈکشن، سوشل میڈیا و شعبہ نشر و اشاعت: ایک تعارف

خصوصی رپورٹ

منہاج یوتھ لیگ (مظہر محمود علوی)

علم و تحقیق سے دوری امتِ مسلمہ کی تنزلی اور زبوں حالی کا سبب بنی اور امتِ مسلمہ ہمہ جہت زوال کا شکار ہوگئی۔ من حیث القوم انفرادی، اجتماعی اور بین الاقوامی زندگی سے علم و کردار اور عزم و مقصد کی جگہ خواہشاتِ نفس اور مادیت و عیاشی نے لے لی۔ مسلمانانِ عالم کی انفرادی ایمانی غیرت اور بین الاقوامی حمیت کی زبوں حالی کے تناظر میں دور حاضر میں امتِ مسلمہ کے ہمہ جہت زوال اور انحطاط کو عروج میں بدلنے کے لئے مجدد وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1980ء میں تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی اور احیائے اسلام اور تجدید دین کے لئے اپنی 40 سالہ ہمہ جہت تاریخ ساز جد و جہد میں جہاں قومی و بین الاقوامی سطح پر بہت سارے شعبوں میں اپنی خدمات سر انجام دیں وہاں نوجوان طبقے کی اہمیت کے پیش نظر تحریک منہاج القرآن کے قیام کے بعد سب سے پہلے 30 نومبر 1988ء میں نوجوانوں کی نمائندہ تنظیم منہاج یوتھ لیگ کی بنیاد رکھی۔

منہاج یوتھ لیگ پاکستان میں نوجوانوں کی سب سے بڑی رضاکار تنظیم ہے جو گزشتہ 31 سال میں نوجوانانِ اسلام کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر درپیش مسائل کے تناظر میں بیداری شعور، کردار سازی اور علمی اور عملی تربیتی محاذ پر نہایت حسن و خوبی سے خدمات سر انجام دے رہی ہے۔

☆ انتہاء پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جہاں افواجِ پاکستان دہشگردی کے محاذ پر ضرب عضب کے عنوان سے دہشگردی کا قلع قمع کر رہی تھیں --- وہیں منہاج یوتھ لیگ ''ضرب امن'' کے نام سے انتہاء پسندی اور دہشگردی کے خلاف پیغامِ امن لے کر کراچی سے خیبر تک امن مارچ کرتی دکھائی دیتی ہے ---منہاج یوتھ لیگ کے نوجوان فکری و نظریاتی محاذ پر قریہ قریہ ضربِ امن کے عنوان سے اسلام کا پُرامن چہرہ پیش کر کے امتِ مسلمہ کا محسنِ انسانیت ﷺ سے ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑنے میں مصروفِ عمل ہیں--- ملک پاکستان کی تمام طلبہ و یوتھ تنظیمات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے نیشنل یوتھ الائنس کی صورت میں ایک ایسا فورم بنایا جو نوجوانوں کے حقوق کی آواز بن چکا ہے۔

☆ جب مملکتِ خداداد کے اساسی اور آفاقی نظریات کے خلاف پروپیگنڈہ کرکے مصورِ پاکستان اور ان کے دو قومی نظریے اور علیحدہ اسلامی ریاست کے تصور کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی تو منہاج یوتھ لیگ ''جوانوں کو پیروں کا استاد کر'' کے عنوان سے ریاستِ پاکستان کے اساسی نظریات اور مصورِ پاکستان کے آفاقی تصورات کو نوجوانوں میں راسخ کرنے اور ان کے فکر و کردار کو فکرِ اقبال سے جلا دینے کے لیے میدان میں اتری اور لاکھوں نوجوانوں کے نظریات کو پراگندگی سے

www.Minhaj.info

بچایا اور اقبال کے شاہینوں نے اس عظیم الشان کردار سازی مہم کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

☆ الغرض جیوے پاکستان یوتھ ریلیز، تکمیل پاکستان یوتھ کنونشنز، فکر حسین یوتھ کانفرنسز، یوتھ لیڈرشپ کیمپس اور قرآن اور آج کا نوجوان کے عنوان سے نوجوانوں کی ہمہ جہت علمی و فکری، اخلاقی و روحانی، سماجی و معاشرتی اور سیاسی شعوری تربیت کا سلسلہ بھی منہاج یوتھ لیگ جاری رکھے ہوئے ہے۔

☆ موجودہ دور میں سوشل میڈیا کی یلغار نے جہاں نوجوان نسل کے کردار کو شدید نقصان پہنچایا وہاں اسے فکری اور نظریاتی سطح پر ابہام، تشکیک اور بے یقینی کی دلدل میں بھی جھونک دیا ہے، اس تناظر میں منہاج یوتھ لیگ نے کتاب دوستی کے کلچر کو عام کرنے، امتِ مسلمہ کے درخشاں ماضی کو دہرانے اور اسلامی علوم و معارف سے ٹوٹا ہوا تعلق از سرِ نو جوڑنے کے لیے ''ہے زندگی کتاب دوستی'' کے عنوان سے مہم شروع کی۔ یقیناً منہاج یوتھ لیگ کی یہ مہم ملکِ پاکستان سے جہالت اور بے شعوری کے اندھیروں کا خاتمہ کرکے انقلاب آفریں صبح کا سویرا طلوع کرنے کا باعث بنے گی۔

نسل سے متعلق فکری اور نظریاتی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے کتاب دوستی کے کلچر کو زندہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس مہم کے تحت منہاج یوتھ لیگ سال 2020ء میں 10 ہزار سال لائبریریز بعنوان: ''بک کارنرز''، کتاب میلے بعنوان: ''Youth Book Fair''، یوتھ سٹڈی سرکلز، یوتھ آور اور یوتھ سیمینارز کا انعقاد کرتے ہوئے دس لاکھ نوجوانوں تک شعور و آگہی کا پیغام پہنچائے گی اور ایک لاکھ نوجوانوں کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اعتدال اور امن پسندی پر مشتمل کتب بطور گفٹ پیش کی جائیں گی۔

☆ اس کے ساتھ ساتھ رواں سال میں الھدایہ یوتھ کیمپ، نیشنل یوتھ سمٹ، ممبر شپ کیمپس، یوتھ پارلیمنٹ، تفریحی ٹورز، یوتھ لیڈ شپ کیمپس، شجرکاری مہم بعنوان: ''ایک فرد ایک درخت'' اور انسداد منشیات مہم بعنوان: Drug free pakistan campaign کا انعقاد کرے گی۔

منہاج یوتھ لیگ قائد تحریک کا فکری و نظریاتی اثاثہ ہے۔ ہم منہاج یوتھ لیگ کے لاکھوں ممبران اپنے قائد کو ان کی 69 ویں سالگرہ کے موقع پر محبتوں اور دعاؤں کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت ہمارے قائد کو ہمارے سروں پر صحت و تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ (سید فراز ہاشمی)

ملک کی ترقی میں طلبہ بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ طلبہ کو تشدد اور غیر اخلاقی سرگرمیوں سے محفوظ رکھنے اور ان کے جذبات کو مثبت راہیں فراہم کرنے کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے احکامات و ہدایات کی روشنی میں 6، اکتوبر 1994ء کو طلبہ تنظیم مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ (MSM) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے نام سے یہ تنظیم طلبہ کی فلاح و بہبود اور محفوظ و روشن مستقبل کے لئے ملک گیر سطح پر یونیورسٹیز، کالجز، اسکولوں اور دینی مدارس میں سرگرم عمل ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تعلیمات اور فکر کی روشنی میں ملک سے جہالت کے خاتمے اور علم کا نور عام کرنے، منشیات کے استعمال کی حوصلہ شکنی، بے راہ روی، فحاشی، عریانی اور مغربی تہذیب و ثقافت کے فروغ پذیر رجحانات کو ختم کرنے اور طلبہ کی توجہ تشددانہ رویوں سے ہٹا کر تعلیمی، ملی اور قومی مقاصد کی جانب مبذول کرانا، موومنٹ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

☆ MSM کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں:

ا۔ طلبہ کو اللہ رب العزت اور حضور اکرم ﷺ کی محبت و اطاعت کی ایسی تعلیم دینا جو انہیں مصطفوی کردار کا حامل اور انقلاب آشنا کر دے۔

۲۔ طلبہ میں تزکیہ نفس، تصفیہ باطن، ذوقِ عبادت و تقویٰ کو فروغ دینا اور وحدتِ کردار کے لئے جدوجہد کرنا۔

۳۔ طلبہ کی انقلابی تربیت کے ذریعے ایک تعلیم یافتہ، باشعور، محبِ وطن اور غیور قوم کی تعمیر کرنا۔

۴۔ قوم کی شرح خواندگی میں غیر معمولی اضافے اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے نہ صرف عملی جدوجہد کرنا بلکہ اس مقصد عظیم میں مصروف مخلص قوتوں کی بھرپور تائید و معاونت کرنا

www.Minhaj.info

تاکہ ملک میں تعلیمی اور سماجی انقلاب کی راہ ہموار کی جا سکے۔

۵۔ طلبہ کی توجہ روایتی طلبہ سیاست سے ہٹا کر تعلیمی، قومی اور ملی مقاصد کی جانب مبذول کروانا۔

۶۔ طلبہ میں موجود نسلی، مذہبی، فرقہ وارانہ اور لسانی کدورتوں کو اسلام کی محبت کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کرنا۔

۷۔ طلبہ میں موجود پوشیدہ صلاحیتوں کو بیدار کر کے مثبت اور تعمیری کاموں کے لئے استعمال کرنا۔

۸۔ طلبہ کے عمومی مسائل کے حل اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے عملی جدوجہد کرنا۔

۹۔ طلبہ کے حقوق کی پاسداری اور ان کا حل پیش کرنا۔

MSM کے کام کی جہات

MSM درج ذیل تین جہات پر کام کرتی ہے:

۱۔امر بالمعروف و نہی عن المنکر

۲۔تربیت ۳۔بیداری شعور

۱۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیر اہتمام طلبہ کو فحاشی، عریانی اور بے راہ روی سے بچا کر ان کے دلوں میں آقا علیہ السلام کی محبت ڈالنے کیلئے ہفتہ وار درود سرکل کا اہتمام کیا جاتا ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت دینے کیلئے قرآن سرکل پروگرامز کالج، یونیورسٹیز، تحصیل وضلعی سطح پر منعقد کروائے جاتے ہیں۔ ان پروگرامز میں سیکڑوں طلبہ شریک ہوتے ہیں اور برے کاموں سے تائب ہو کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصے لینے کا عزم کرتے ہیں۔

۲۔ کسی بھی معاشرے میں جب تک تعلیم کی ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت کے پہلوؤں پر توجہ مرکوز نہیں کی جائے گی، اس وقت تک طلبہ معاشرے میں بہتر طور پر اپنا کردار ادا نہیں کر پائیں گے۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ طلبہ کی تربیت کو اہمیت دیتے ہوئے مختلف طرح کے تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ ان تربیتی پروگرامز میں درج ذیل پروگرامز نہایت اہمیت کے حامل ہیں:

☆ روحانی و تربیتی ورکشاپس

☆ Personality Development ورکشاپس

☆ گرمیوں کی چھٹیوں میں تین تین روزہ تفریحی و تربیتی کیمپس

☆ ضلعی اور زونل سطح پر تنظیمی، تربیتی ورکشاپس

۳۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ پہلے دن سے شیخ الاسلام کی دی ہوئی فکر اور نظریہ کو طلبہ کے دل و دماغ میں اتارنے کیلئے محو سفر ہے۔ اس مقصد کیلئے ملک بھر میں ہر سال مختلف عنوانات کے ساتھ بڑے بڑے شہروں و یونیورسٹیز میں بڑے بڑے پروگرامز اور کنونشنز کروائے جاتے ہیں، جس میں طلبہ کی بیداری شعور پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کی منظم سوشل میڈیا ٹیم بھی لاکھوں طلبہ تک مصطفوی پیغام پہنچانے کے لیے ہر وقت سرگرم رہتی ہے۔

منہاج یونیورسٹی لاہور

صوبائی دارالحکومت لاہور میں 110 کنال کے وسیع رقبے پر واقع جدید عصری علوم و فنون کی حامل ''منہاج یونیورسٹی لاہور'' کا سنگ بنیاد مورخہ 18 ستمبر 1986ء کو رکھا گیا۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے تسلیم شدہ ''W3 کیٹیگری'' کی حامل منہاج یونیورسٹی حکومت پنجاب کی جانب سے ایک چارٹرڈ شدہ ادارہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری منہاج یونیورسٹی کے چیئرمین بورڈ آف گورنرز ہیں جبکہ بین الاقوامی شہرت یافتہ سکالر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری منہاج یونیورسٹی کے ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز ہیں۔ منہاج یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ساجد محمود شہزاد اور پرو وائس چانسلر ڈاکٹر محمد شاہد سرویا بہترین منتظم کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ منہاج یونیورسٹی اپنے قیام سے لے کر آج تک اپنے منفرد و موثر نظامِ تعلیم و تربیت، اعلیٰ کارکردگی اور امتیازی نظم ونسق کی بدولت نہ صرف مسلم دنیا بلکہ مغربی دنیا میں بھی ایک بہترین تعلیمی ادارے کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ منہاج یونیورسٹی بلا تفریق رنگ ونسل طلبہ کو تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج منہاج یونیورسٹی لاہور کا شمار پاکستان کے صفِ اول کے تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے۔

پاکستان کے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ منہاج

www.Minhaj.info

یونیورسٹی پاکستان کی واحد یونیورسٹی ہے جس کو 2018ء میں بین الاقوامی تنظیم کی جانب سے بہترین 3 جی ایوارڈ کے لئے منتخب کیا گیا۔ علاوہ ازیں اسلامک اینڈ فنانس کے شعبے کی ترویج اور اس شعبے میں نمایاں کارکردگی پر منہاج یونیورسٹی لاہور کے شعبہ اسلامک اکنامکس بزنس اینڈ فنانس کی کارکردگی کو بین الاقوامی سطح پر سراہا گیا اور اس ضمن میں کیپ ٹاون افریقہ میں منعقدہ ایک انتہائی پروقار عالمی تقریب میں ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر حسین محی الدین الدین قادری کو عالمی GIFA International award سے بھی نوازا گیا۔

☆ منہاج یونیورسٹی لاہور میں تقریباً 16ہزار سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں جن کے لئے بہترین کوالیفائڈ اساتذہ، جدید سہولیات سے آراستہ فرنشڈ کلاس رومز، ہر تعلیمی شعبے کے لئے الگ ڈیجیٹل ریسرچ لائبریری، ریسرچ کے لئے وسیع تجربہ گاہیں اور ہوسٹل کی بہترین سہولیات موجود ہیں۔ طلبہ پر تعلیمی اخراجات کا بوجھ کم کرنے کے لئے یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے بڑی تعداد میں میرٹ سکالرشپس کا اجراء کیا جاتا ہے اورتمام ڈگری پروگرامز کی فیسیں دوسرے تعلیمی اداروں سے انتہائی کم رکھی گئی ہیں۔

فیکلٹیز اور شعبہ جات

منہاج یونیورسٹی میں 12 فیکلٹی ہیں جن میں 36 سے زائد تعلیمی شعبہ جات ہیں:

۱۔فیکلٹی آف انجینئرنگ ۲۔فیکلٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز
۳۔فیکلٹی آف کمپیوٹر سائنسز اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی
۴۔فیکلٹی آف اکنامکس اینڈ مینجمنٹ سائنسز
۵۔فیکلٹی آف ہیومیٹیز (HUMENATIES)
۶۔فیکلٹی آف سوشل سائنسز ۷۔فیکلٹی آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز
۸۔فیکلٹی آف آرٹ، ڈیزائن اینڈ آرکیٹیکچر
۹۔فیکلٹی آف لینگویجز (لسانیات)
۱۰۔فیکلٹی آف لاء ۱۱۔فیکلٹی آف فارمیسی

☆ مذکورہ فیکلٹیز کے علاوہ درج ذیل شعبہ جات میں بھی کثیر تعداد میں طلبہ زیر تعلیم ہیں:

۱۔انٹرنیشنل سنٹر آف ریسرچ ان اسلامک اکنامکس
۲۔انٹرنیشنل سنٹر آف ایکسلنس (ICE)
۳۔فرید ملت انسٹیٹیوٹ ۴۔پیس اینڈ کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ
۵۔ڈیپارٹمنٹ آف فوڈ اینڈ نیوٹریشن

☆ منہاج یونیورسٹی آئندہ تعلیمی سیشن میں 2 سو سے زائد پروگرامز متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں داخلہ لینے سے طلبہ مستقبل میں ملکی معیشت اور بین الاقوامی وسیع مارکیٹ میں اپنی منزل کا حصول آسان بناسکیں گے۔

بین الاقوامی تعلیمی کانفرنسز کا انعقاد

۱۔ نجی تعلیمی سیکٹر میں منہاج یونیورسٹی کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سال2017ء،2019ء اور جنوری2020ء میں ورلڈ اسلامک ،اکنامکس اینڈ فنانس کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان سمیت عالمی اقتصادی ماہرین اور سکالرز نے اپنے تحقیقی مقالہ جات پیش کئے۔ کانفرنس میں بہترین مقالہ جات پیش کرنے والے طلبہ اور سکالرز کو ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔

۲۔ علاوہ ازیں اکتوبر 2018ء میں پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب کے تعاون سے دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کا موضوع ’’سماجی ذمہ داریوں میں مذاہبِ عالم کا کردار‘‘ تھا۔ کانفرنس کے روحِ رواں منہاج یونیورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین قادری تھے۔ اس کانفرنس میں بھی آسٹریلیا، نائیجیریا، تھائی لینڈ، سری لنکا اور انڈیا سے سکالرز آئے اور انہوں نے کانفرنس میں اپنے ریسرچ پیپرز پیش کیے۔

۳۔ ستمبر2019ء میں منہاج یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام ’’لائبریری سائنس‘‘ پر دو روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں منہاج یونیورسٹی کے طلبہ کو عالمی سطح پر لائبریری سائنس سے وابستہ محققین اور سکالرز کو سننے کا موقع میسر آیا۔

۴۔ اکتوبر2019ء میں بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لئے ’’Science ,Reason and religion‘‘ کے موضوع پر عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں اقوام عالم کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ریسرچ سکالرز نے

www.Minhaj.info

اپنے مقالے پیش کئے۔

امتیازی خصوصیات

۱۔ یونیورسٹی میں ایکسکلوزیو ریسرچ ایلومینائی نیٹ ورک کو پرموٹ کرنے کے لئے ایڈوانسمنٹ سیل جبکہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ کو مارکیٹ میں بہتر روزگار کی فراہمی کے لئے بھی مکمل راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء کے لئے مختلف تعلیمی ،معلوماتی اور تفریحی دوروں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

۲۔ منہاج یونیورسٹی میں ریسرچ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ کو ریسرچ کی طرف راغب کرنے کے لئے پہلے سے موجود لائبریری کو وسیع کرنے کا پلان بنایا گیا اور اس ضمن میں سٹیٹ آف دی آرٹ جدید ڈیجیٹل لائبریری کی تکمیل آخری مراحل میں ہے جو کہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبہ کے ریسرچ ورک میں مددومعاون ثابت ہوگی ۔

۳۔ ملکی اور عالمی سطح پر حلال فوڈ انڈسٹری کے فروغ اور اہمیت کے پیش نظر منہاج حلال سرٹیفکیشن (پرائیویٹ لمیٹڈ) اور ڈیپارٹمنٹ آف فوڈ اینڈ نیوٹریشن کے درمیان باہمی تعاون اور اشتراک کا معاہدہ بھی کیا گیا ۔علاوہ ازیں ڈیپارٹمنٹ آف فوڈ اینڈ نیوٹریشن منہاج یونیورسٹی اور پاکستان اورینٹل میڈیکل انسٹیٹیوٹ کے درمیان بھی باہمی تعاون اور اشتراک کے معاہدے پردستخط کئے گئے ہیں جو کہ طلبہ کے لئے انتہائی سود مند ثابت ہوں گے۔ ان معاہدات سے ڈیپارٹمنٹ آف فوڈ اینڈ نیوٹریشن منہاج یونیورسٹی کے طلبہ کو انٹرن شپ کے وسیع مواقع میسر آئیں گے۔

۴۔ منہاج یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبہ کو بہتر روزگار کی فراہمی کے لئے گزشتہ برس ایڈوانسمنٹ سیل منہاج یونیورسٹی لاہور اور نجی کمپنیز کے اشتراک سے دو روزہ ’’کیریئرفیئر 2019ء‘‘ کا انعقاد کیا گیا۔ دو روزہ کیریئر فیئر میں ملک کی نیشنل اور ملٹی نیشنل کمپنیز نے اپنے سٹال لگائے جس میں طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مختلف کمپنیوں کے سٹالزکا وزٹ کیا اور جاب انٹرویوز کے ساتھ ساتھ، آن لائن پروفائل ڈویلپمنٹ اور کیریئر کونسلنگ کے حوالے سے راہنمائی حاصل کی۔

۵۔ گزشتہ برس منہاج یونیورسٹی کی جانب سے آفس آف ریسرچ انوویشن اینڈ کمرشلائزیشن (ORIC) منہاج یونیورسٹی اور المواخات اسلامک مائیکرو فنانس کے تعاون سے منہاج یونیورسٹی میں بزنس آئیڈیا ز مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے مختلف تعلیمی شعبہ جات کے طلبہ نے اپنے بزنس آئیڈیاز پیش کئے۔

۶۔ علاوہ ازیں گزشتہ برس منہاج یونیورسٹی نے مختلف ایجوکیشن ایکسپوز جن میں ڈان ایجوکیشن ایکسپو ،دنیا ایجوکیشن ایکسپو،دی نیوز ایجوکیشن ایکسپو اور ایکسپریس ایجوکیشن ایکسپوز میں سٹالز کا اہتمام کیا جس میں طلبہ کی کثیر تعداد نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا ۔

☆ منہاج یونیورسٹی کی یہ تمام کامیابیاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی رہنمائی ہی کی مرہون منت ہیں، انہوں نے قوم کو زیورتعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے جس بامقصد تعلیم کے فروغ کا علَم بلند کیا ہے الحمد للہ منہاج یونیورسٹی شیخ الاسلام کے اسی خواب کی تعبیر ہے۔ ہم شیخ الاسلام کی اس سرپرستی اور رہنمائی پر ہدیہ تشکر بجا لاتے ہیں اور اُن کی 69 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد اور اُن کی ہمہ جہتی خدمات کوخراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن عصر حاضر کی عظیم ،علمی اور روحانی تحریک منہاج القرآن کا پہلا مرکزی تعلیمی وتربیتی ادارہ ہے جس کی بنیاد 18 ستمبر 1984ء کو علوم وفنون اورتہذیب وثقافت کے مرکز لاہور میں رکھی گئی۔علوم شریعہ اور عصریہ کی امتزاجی تعلیم کے ساتھ ساتھ امتیازی نظم ونسق اور اخلاقی وروحانی تربیت میں یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد ادارہ ہے۔

☆ جامعہ کے پیشِ نظر درج ذیل مقاصد ہیں:

۱۔ طلبہ کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی بہرہ ور کیا جائے تا کہ وہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد کتاب وسنت اور عصری علوم کے دیگر سرچشموں سے اکتساب فیض کر کے

www.Minhaj.info

عصرِ نو کے مسائل اور تقاضوں کا حل پیش کر سکیں۔

۲۔ نوجوان نسل کی ایسی فکری ونظریاتی تربیت کا اہتمام کیا جائے جس کے نتیجے میں وہ تنگ نظری، تعصب، فرقہ پرستی اور انتہا پسندی کی محدود سوچ سے بالا تر ہوں اور وسعت نظری، مذہبی رواداری اور تحمل وبرداشت کے اوصاف کے حامل ہوکر امت مسلمہ کے عالم گیر اتحاد کے لئے موثر کردار ادا کرسکیں۔

تعلیمی پروگرامز

☆ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن علوم شریعہ اور علوم عصریہ کا حسین امتزاج ہے۔ اس جامعہ کے تحت علوم شریعہ کے ضمن میں الشہادۃ الثانویہ، الشہادۃ العالیہ اور الشہادۃ العالمیہ جبکہ علوم عصریہ کے تحت ایف اے، آئی سی ایس، آئی کام، بی ایس اسلامک سٹڈیز/عربیک/اسلامی بینکنگ اینڈ فنانس/اکنامکس، ایم فل اسلامک سٹڈیز/عربیک، پی ایچ ڈی اسلامک سٹڈیز/عربیک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ کے طلبہ کو لاہور بورڈ سے الحاق شدہ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز میں ریگولر ICS/FA کروایا جاتا ہے جبکہ بی ایس،ایم فل اور پی ایچ ڈی منہاج یونیورسٹی (چارٹرڈ از گورنمنٹ آف پنجاب) سے کرائی جاتی ہے۔

جامعہ کا عالمی تعلیمی اداروں سے الحاق ہے۔ اس سلسلہ میں جامعہ کا مصر کی بین الاقوامی یونیورسٹی الازہر سے معادلہ (Equivalence) بھی ہے۔ علاوہ ازیں بغداد (عراق) کی مستنصریہ یونیورسٹی نے منہاج یونیورسٹی کو مساوی درجہ دیتے ہوئے مستنصریہ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بھی تسلیم کررکھا ہے۔

منفرد نصاب تعلیم

قومی وبین الاقوامی حالات کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق علوم شریعہ کے نصاب کی تشکیل نو کے بغیر ایسے علماء اورافراد تیار نہیں کیے جا سکتے جو جدید دور میں دینی اعتبار سے مؤثر کردار ادا کرسکیں۔یہی وجہ ہے کہ بانی جامعہ ہذامجددعصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے صدیوں قبل علوم شریعہ کے مرتب کردہ نصاب (درس نظامی) کی معاصر تقاضوں کے مطابق تشکیل نو کو شدت سے محسوس کیا۔ آپ نے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ایسا نصاب مرتب فرمایا ہے جو بڑی حدتک اپنے اندرایسی خوبیاں رکھتا ہے کہ جو تعلیمی ضروریات اور مقاصد کو بھی پورا کرتی ہیں اورعصری تقاضوں کی تکمیل بھی کرتی ہیں۔

☆ دینی وعصری تقاضوں سے ہم آہنگ مقررہ نصاب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی اخلاقی ،روحانی اور عملی تربیت کے لیے معمول کے شیڈول کے علاوہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ڈاکٹرحسن محی الدین قادری اور ڈاکٹرحسین محی الدین قادری کے ساتھ خصوصی نشستوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

☆ طلبہ کی مختلف خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے درج ذیل فورمز قائم کیے گئے ہیں:

1۔ قراء فورم 2۔ نعت کونسل 3۔ سپیکرز فورم
4۔ ترویج ادب سوسائٹی 5۔ کوئز فورم

علاوہ ازیں ہرسال جامعہ میں بین الکلیاتی ہفتہ تقریبات اور سپورٹس فیسٹیول کا انعقاد کیاجاتا ہے جس میں ملک بھر سے دینی و سرکاری تعلیمی اداروں سے مختلف ٹیمیں شریک ہوتی ہیں جبکہ طلبہ لاہور بورڈ اور HEC کے زیر اہتمام انٹر کالجز اورانٹر یونیورسٹیز کے مقابلہ جات میں بھی شریک ہوکر نمایاں پوزیشنز کے حق دارقرار پائے ہیں۔

☆ جامعہ کے منفرد نظام تعلیم اور امتیازی تربیتی ماحول کا نتیجہ ہے کہ اب تک انٹر اور گریجوایشن کی سطح پر اعلیٰ تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے متعدد مرتبہ لاہور بورڈ اور پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کر چکے ہیں۔

منہاج اِنٹرنیٹ بیورو (محمد ثناء اللہ طاہر)

تحریکِ منہاج القرآن نسلِ نو کے اِیمان کی حفاظت اور اِسلامی تعلیمات کے وسیع تر فروغ کے لئے سائنسی اپروچ کے ساتھ مضبوط بنیادوں پر مصروفِ عمل ہے۔ اِس سلسلہ میں جہاں تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ کے تمام دفاتر کو اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے کمپیوٹر سسٹمز کا ایک

www.Minhaj.info

وسیع نیٹ ورک موجود ہے، وہاں دنیا بھر میں بکھری مسلمان قومیت کو ایک لڑی میں پرونے اور اسلام کے بارے عالمی سطح پر پھیلائی جانے والی افواہوں اور خدشات کا اِزالہ کرنے کے لیے اور اِسلام کا نکھرا ہوا حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے ویب ڈویلپمنٹ کی اہمیت کے پیش نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے احکامات اور ہدایات کے مطابق منہاج انٹرنیٹ بیورو کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

منہاج اِنٹرنیٹ بیورو کا ہدف تحریکِ منہاج القرآن کے لئے آن لائن اِسلامی دنیا میں لیڈنگ رول کا حصول ہے، تاکہ اِسلام بارے اِنتہاء پسندانہ شبہات کا اِزالہ کیا جائے اور اِسلام کا نکھرا ہوا حقیقی چہرہ دنیا کو دکھایا جا سکے۔ اس سلسلے میں تیزی سے کام جاری ہے، جس کی مثالیں رواں سالوں میں ڈویلپمنٹ کے مراحل طے کرنے والی ویب سائٹس اور موبائل ایپس ہیں۔ حالیہ ترقی کی بدولت بحمداللہ تعالیٰ آج ہم اس مقام پر ہیں کہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کی سطح پر بھی تحریکِ منہاج القرآن کو آن لائن دنیا میں صفِ اوّل میں پاتے ہیں۔

1994ء میں مدثر اسلام (ہالینڈ) کی زیرنگرانی تحریک کی مرکزی آرگنائزیشنل ویب سائٹ منظر عام پر آئی جو اُس زمانے میں پاکستان میں اِنٹرنیٹ کی سہولت میسر نہ ہونے کی وجہ سے اِبتدائی دو سال تک بیرونِ ملک سے اپ ڈیٹ کی جاتی رہی۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان میں پڑھا لکھا طبقہ بھی اِنٹرنیٹ سے شناسا نہیں تھا، کیونکہ اِنٹرنیٹ سروس کی عدم دستیابی کے باعث پاکستان میں کوئی سرکاری ویب سائٹ موجود نہ تھی، اِسی طرح یونیورسٹیاں، اخبارات، بینک و دیگر کاروباری اِدارے، غرض پاکستان کا کوئی اِدارہ آن لائن نہیں تھا۔ یوں www.minhaj.org کو کسی بھی آرگنائزیشن کی پہلی پاکستانی ویب سائٹ ہونے کا اِعزاز حاصل ہے۔

منہاج اِنٹرنیٹ بیورو نے محدود وسائل کے باوجود www.minhaj.org کو جدید دور کے تکنیکی تقاضوں کے مطابق ڈائنامک انداز میں پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ 2003ء ہی سے شعبہ جاتی ویب سائٹس بنانا بھی شروع کر دیں اور بعد ازاں یہ کام مختلف جہات میں پھیلتا چلا گیا اور آج الحمدللہ منہاج اِنٹرنیٹ بیورو کے تحت 60 سے زائد ویب سائٹس ان مقاصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ (ان تمام ویب سائٹس کے لنکس www.minhaj.org پر ملاحظہ کرسکتے ہیں)۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کے زیرِ اہتمام مرکزی سیکرٹریٹ کے مختلف شعبہ جات کیلئے 20 سے زائد سافٹ ویئر بنائے گئے اور 3 موبائل ایپس بھی لانچ کی گئیں۔ بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کے پیش نظر ویب سائٹس کے نئے ورژن لانچ کئے گئے۔ اِس لائحہ عمل سے جہاں عوام الناس کو تحریک کے پلیٹ فارم سے اِسلامی تعلیمات سے شناسائی کے مواقع ملے، وہاں ماہانہ لاکھوں کی تعداد میں نئے صارفین کا اضافہ بھی ہوا۔

منہاج اِنٹرنیٹ بیورو ہر دور میں شیخ الاسلام کے دیئے گئے فکر کی روشنی میں وقت کے تقاضوں اور بدلتی ٹیکنالوجی کے پیشِ نظر آن لائن دنیا میں نت نئی جہات سے خدمتِ اسلام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

☆ منہاج اِنٹرنیٹ بیورو کے تحت ویب سائٹس کی ڈویلپمنٹ، ڈیزائننگ اور اَپ ڈیٹنگ کے جملہ اُمور اِن ہاؤس سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ منہاج اِنٹرنیٹ بیورو کے دائرہ کار میں شامل اُمور کی بہتر انجام دہی اور نظم قائم رکھنے کے لئے اس ڈائریکٹوریٹ کو مندرجہ ذیل شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔شعبہ پلاننگ و سپرویژن ۲۔ شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ
۳۔ شعبہ ڈیزائننگ اینڈ مارکیٹنگ ۴۔ شعبہ اپ ڈیٹنگ
۵۔ شعبہ آئی ٹی سپورٹ

☆ منہاج اِنٹرنیٹ بیورو کو یہ اِعزاز بھی حاصل ہے کہ مرکز پر موجود چند شعبہ جات کی بنیاد منہاج اِنٹرنیٹ بیورو میں ہی رکھی گئی،جنہیں بعد ازاں کام کی وسعت کے پیش نظر باقاعدہ الگ شعبہ بنا دیا گیا۔ آج انفرادی حیثیت سے موجود تحریک کے ان شعبہ جات میں منہاج TV، سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ، ای لرننگ پروگرام، فتویٰ آن لائن اور یونیورسٹی سافٹ ویئر ہاؤس شامل ہیں۔

www.Minhaj.info

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی

قوموں کے عروج و زوال کی ہر کہانی تعلیم و تعلم سے جڑی ہوئی ہے اور آنے والے دور میں قیادت و سیادت کی اہلیت کا تعین بھی اسی بنیاد پر ہوگا۔ شعور و آگہی سے بیگانہ اور سائنس و ٹیکنالوجی سے کنارہ کش قوم، اقوام عالم میں باوقار مقام کے حصول سے محروم رہتی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1993ء میں ملک میں تعلیمی انقلاب کے لئے عوامی تعلیمی منصوبہ کے نام سے ایک عظیم الشان پروجیکٹ کا آغاز کیا۔ اس منصوبہ کے تحت ملک بھر میں لاتعداد رسمی وغیر رسمی تعلیمی مراکز قائم ہوئے۔ انہی عوامی تعلیمی مراکز نے وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتے ہوئے منہاج سکولز، منہاج کالجز اور منہاج یونیورسٹی کی شکل اختیار کرلی۔ یونیورسٹی اور کالجز کے تعلیمی و انتظامی امور چلانے کے لئے الگ اتھارٹیز قائم ہوئیں۔ جبکہ سکولز کے انتظام و انصرام کی نگرانی کے لئے منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے نام سے ڈائریکٹوریٹ قائم کیا گیا۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی اس وقت منہاج پبلک سکولز، منہاج ماڈل سکولز، منہاج گرائمر سکولز اور لارل ہوم سکولز کے نام سے چار مختلف برانڈز کے 640 سے زائد سکولز کا نیٹ ورک چلا رہی ہے۔ یہ سکولز پاکستان کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے مختلف دیہات، قصبات اور شہروں میں قائم ہیں۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے چیئرمین محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری تعلیم کے شعبہ میں اپنا خاص وژن رکھتے ہیں۔ آپ کے پیش نظر منہاج گروپ آف سکولز کو اس انداز سے منظم کرنا، پروان چڑھانا اور تعلیمی خدمت کے قابل بنانا ہے کہ یہاں کے طلبہ ایک طرف مقابلے کی فضا میں اپنی صلاحیتوں کو منوائیں تو دوسری طرف ان میں معاشرتی شعور، احساس ذمہ داری، کردار کی پختگی، جذبہ قومیت اور امت کا درد بھی اجاگر ہو۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا ڈائریکٹوریٹ درج ذیل چھ ڈیپارٹمنٹس پر مشتمل ہے:

۱۔سکولز ۲۔کریکلم (نصاب) ۳۔ٹیچرز ٹریننگ ۴۔سروسز ۵۔ریوینو ڈیپارٹمنٹ ۶۔ایگزامینیشن بورڈ

شیخ الاسلام کی فکر اور ہدایات کی روشنی میں منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام جملہ تعلیمیادارے کردار سازی کے ارتکاز کے ساتھ منفرد نصاب تعلیم، ارزاں ترین واجبات اور معیاری تعلیمی و تدریسی سہولیات کے ساتھ ملک کے طول و عرض میں فروغ علم اور قوم کی کردار سازی میں الحمدللہ تعالیٰ کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن (سید امجد علی شاہ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے محروم اور مجبور طبقات کی ہر ممکن مدد کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی اور اس کے قیام کا بنیادی مقصد اور فلسفہ یہ ہے کہ تمام انسانوں کے اندر انسانی ہمدردی کے جذبہ کو فروغ دیا جائے۔ باہمی محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کی جائے اور تمام طبقات کو ساتھ لے کر ایک حقیقی اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک عملی جدوجہد کی جائے جس کے تحت ایسے منصوبہ جات کا آغاز کیا جائے جو عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے اہم کردار ادا کرسکیں۔

بنیادی اہداف

۱۔ با مقصد، معیاری اور سستی تعلیم کا فروغ
۲۔غریب اور مستحق طلباء کے لیے وظائف کا بندوبست
۳۔صحت کی بنیادی ضروریات سے محروم افراد کے لیے معیاری اور سستی طبی امداد کی فراہمی
۴۔خواتین کے حقوق اور بہبود کے منصوبہ جات کا قیام
۵۔بچوں کے بنیادی حقوق اور بہبود کے منصوبہ جات کا قیام
۶۔یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعلیم وتربیت اور رہائش کا بہترین بندوبست کرکے ان کو معاشرے کا مفید شہری بنانا۔
۷۔قدرتی آفات میں متاثرین کی امداد اور بحالی
۸۔پسماندہ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی
۹۔بیت المال کے ذریعے مجبور اور حقدار لوگوں کی مالی امداد

www.Minhaj.info

۱۰۔غریب بچیوں کی شادیوں کے لیے جہیز فنڈ کا قیام

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا نصب العین

ہمارا عزم، ہمارا کام تعلیم، صحت، فلاح عام

ا۔تعلیم

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ملک بھر میں تعلیمی ادارے قائم کیے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں فلاحی و بہبودی اور غیر تجارتی بنیادوں پر فروغ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ان تعلیمی اداروں کے قیام کے لیے تمام تر وسائل منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن مہیا کرتی ہے۔ ان میں زیر تعلیم کم ازکم 25 فیصد غریب مگر ہونہار طلباء کے تعلیمی اخراجات منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ادا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت غریب اور سفید پوش خاندانوں کے ذہین طلباء اور طالبات کو تعلیمی وظائف جاری کیے جاتے ہیں۔اس مقصد کے لیے سٹوڈنٹ ویلفیئر بورڈ بنایا گیا ہے جو کہ طلبہ کو ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے وظائف جاری کرتا ہے۔

۲۔صحت

پاکستان میں کروڑوں لوگ علاج معالجہ کے لیے بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ طبی ضروریات کی فراہمی کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ملک بھر میں ڈسپنسریز اور بلڈ بنکس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت اس وقت پاکستان میں ایک میڈیکل کمپلیکس کے علاوہ 2 منہاج ہسپتال اور بیسیوں فری ڈسپنسریز چل رہی ہیں۔ علاوہ ازیں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان کے 50سے زائد شہروں میں منہاج فری ایمبولینس سروس فراہم کر رہی ہے۔

۳۔فلاح عام

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن تعلیم اور صحت کے بہترین منصوبہ جات کے علاوہ دکھی انسانیت کی فلاح و بہبود کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ اس وقت فلاح عام کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کر رہی ہے:

۱۔بیت المال ۲۔اجتماعی شادیاں

۳۔فراہمی آب کے منصوبہ جات

۴۔آغوش ۵۔قدرتی آفات میں بحالی

نظامت تربیت (منہاج الدین)

تربیت ایک ایسا لائحہ عمل ہے جس کے ذریعے کم افرادی قوت سے محدود وسائل اور مختصر وقت میں غیر معمولی نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی علمی، فکری، روحانی اور تنظیمی تربیت سے اس دورِ فتن میں محدود وسائل کے ساتھ محض 38سالوں میں دنیا بھر میں لاکھوں کارکنان پر مشتمل علم، امن اور محبت پھیلانے والی سب سے بڑی تحریک قائم کی۔تحریک منہاج القرآن متعدد جہتوں پر اپنے کارکنان اور افرادِ معاشرہ کی تربیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔تحریک کے قیام کے ساتھ ہی نظامتِ تربیت کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ اس نظامت کا بنیادی مقصد وابستگان، رفقاء، کارکنان اور تنظیمی عہدیداران کے ساتھ ساتھ عوام الناس کیلئے زندگی کے ہر شعبے میں تربیت کا سامان فراہم کرنا ہے۔ اس حوالے سے نظامتِ تربیت حسبِ ذیل پہلوؤں پر اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہے:

1۔اخلاقی و روحانی تربیت 2۔تنظیمی و انتظامی تربیت

3۔علمی و تعلیمی تربیت 4۔فکری و نظریاتی تربیت

5۔پیشہ وارانہ تربیت 6۔تربیتِ اطفال

7۔مرکزی تعلیمی اداروں میں تربیتی خدمات

8۔ مرکزی شعبہ جات میں خدمات

1۔اخلاقی و روحانی تربیت

کارکنان کی اخلاقی روحانی تربیت کے لئے ملک بھر میں حلقات درود ،سوشل میڈیا کے ذریعے شیخ الاسلام کے خطابات اور متعدد شہروں میں روحانی اجتماعات اور محافل ذکر جاری ہیں اخلاقی و روحانی تربیت کے لیے نظامتِ تربیت حسبِ ذیل خدمات کو جاری رکھے ہوئے ہے :

ا۔مرکز پر ماہانہ ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ

www.Minhaj.info

۲۔گوشہ درود میں گوشہ نشینان کو تربیتی لیکچرز
۳۔انفرادی اصلاحِ احوال کے لئے منہاج العمل کا احیاء
۴۔تحصیل/ پی پی حلقہ جات کی سطح پر ماہانہ مجلس ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ کا انعقاد

2۔تنظیمی و انتظامی تربیت

تحریک کے عہدیداران اور قائدین کو فرائضِ منصبی بہتر طور پر ادا کرنے اور تحریک کی تمام سرگرمیوں سے مطلوبہ مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے نظامت تربیت درج ذیل سطحوں پر اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہے:

ا۔مرکزی نظامتِ تربیت اور نظامتِ تنظیمات کے اشتراک سے ٹریننگ آف ٹریزز TOT کا انعقاد
۲۔ضلعی اورصوبائی حلقہ جات میں تنظیمی تربیتی کیمپس کا انعقاد

3۔علمی و تعلیمی تربیت

علمی و تعلیمی تربیت کے حوالے سے نظامتِ تربیت حسب ذیل پہلوؤں پر کام کررہی ہے:

ا۔ مرکزی سطح پرعرفان القرآن کورس کے لیے معلمین و معلمات کی ٹریننگ کے کیمپس
۲۔ضلعی سطح پر 10روزہ عرفان القرآن کورس کیمپ برائے قرآن سکالرز کے بعد ضلع بھر میں عرفان القران اکیڈمیز کا قیام

4۔فکری ونظریاتی تربیت

کارکنان کی فکری ونظریاتی تربیت کے لیے شیخ الاسلام کی براہِ راست رہنمائی میں نظامتِ تربیت کے تحت تربیتی کیمپس، ورکشاپس اورورکرز کنونشنز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان کیمپس میں فکری ونظریاتی تربیت کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے۔

مرکزی نظامت تربیت ایک نئے عزم ،ہمت ،حوصلے اور ولولے کے ساتھ خوب سے خوب تر کا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ دعا ہے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سرپرستی میں نظامتِ تربیت اس تحریک اور امت مسلمہ کے ہر فرد کی بہترین خدمت کرسکے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

منہاج ٹی وی اور منہاج پروڈکشن

عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فروری 2012ء میں منہاج ٹی وی کی بنیاد رکھی گئی۔منہاج ٹی وی کے قیام کا مقصد مجدد وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کے علمی، فکری اور تحقیقی بنیادوں پر کئے جانے والے کام کو اگلی نسل تک پہنچانا ہے۔منہاج ٹی وی کا قیام عمل میں لاتے ہی تحریکی نظریہ وفکر دنیا کے کونے کونے تک پہنچنے لگا۔ابتدا میں منہاج ٹی وی کا آغاز فرانس سے کیا گیا مگر وقتی تقاضوں کے پیش نظر بعدازاں مکمل سیٹ اپ مرکزی سیکرٹریٹ پر منتقل کردیا گیا۔

منہاج پروڈکشن

تحریک منہاج القرآن نے اپنے آغاز سے ہی جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کرنا شروع کیا۔1982ء میں منہاج پروڈکشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ابتداء میں شیخ الاسلام خطابات کو آڈیو میں ریکارڈ کرنا شروع کیا گیا اور پھر وقت کے گزرنے کے ساتھ ٹیکنالوجی میں ترقی آتی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ نظامت نے اپنے کام کو وقت کے تقاضوں کے مطابق جدت سے مزین کیا۔ اس نظامت میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں:

ا۔ایڈیٹنگ ۲۔آرٹ اینڈ فلم ۳۔شارٹ کلپس
۴۔سب ٹائیٹل ۵۔ ڈیٹا سٹور ۶۔ ریسرچ

☆ شعبہ ریسرچ کی ذمہ داری خطابات میں قرآن و حدیث کے حوالہ جات کو تلاش کر کے لگانا اور خطابات کا مناسب عنوان تجویز کرنا ہے۔ ڈیٹا سٹور شعبہ کی ذمہ داری خطابات کو محفوظ کرنا اور ایڈیٹنگ شعبہ کو ضرورت کے مطابق ڈیٹا مہیا کرنا ہے۔ ایڈیٹنگ کے شعبہ کی ذمہ داری خطابات اورتحریک کے تمام پروگرام کو ایڈیٹنگ کے مراحل سے گزار کرجدید ترین ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لاتے ہوئے عوام تک پہنچانا ہے۔ شعبہ آرٹ اینڈ فلم کی ذمہ داری کمرشل، رپورٹس اور ڈاکومنٹری تیارکرنا ہے۔

دین کی ترویج کے لئے پاکستان کے علاوہ پوری دنیا میں

www.Minhaj.info

دین اسلام کا پر امن علمی اور فکری پیغام عام کرنے کے لئے اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں سب ٹائیٹل پر کام ہو رہا ہے۔

وقت کے تقاضوں کے مطابق کم وقت میں پیغام موثر انداز میں عام کرنے کے لئے خطابات کو شارٹ کلپس کی صورت میں تیار کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا اورعوام الناس کی ضرورت کے مطابق کلپس کا دورانیہ رکھا جاتا ہے۔

منہاج میڈیا کلب کا قیام

ستمبر 2019ء میں منہاج ٹی وی ،نظامت تربیت اور میڈیا سیل کے تعاون سے منہاج میڈیا کلب کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کلب کا مقصد تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے ایسے افراد کی ٹریننگ کرنا ہے جو انٹرنیشنل اورنیشنل میڈیا کی دنیا میں تحریک کا پیغام پھیلاسکیں۔ گزشتہ تین ماہ سے منہاج ٹی وی پر نشر ہونے والے تمام پروگرامز اسی کلب کے زیر اہتمام نشر کیے گئے ہیں اور آئندہ بھی کئے جاتے رہیں گے جن میں نمایاں پروگرامز ماہ فروری میں قائد ڈے پر تمام دنیا میں دیکھے جائیں گے۔ اس کلب کے زیر اہتمام میڈیا ورکشاپ کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے جس میں پروفیشنلز افراد اینکرز اور سکالرز کو ٹریننگ دیتے ہیں۔ اس کلب کے آغاز سے آج تک 12 سے زائد میل اینڈ فی میل اینکرز تیار کئے جا چکے ہیں جبکہ اس کلب کے زیر اہتمام نشر ہونے والے پروگرامز میں 60 سے زائد سکالرز کو اپنی صلاحیتوں کونکھارنے کا موقع فراہم کیا جا چکا ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت

مشن کے پیغام کے فروغ کے لیے شعبہ نشر و اشاعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، شیخ الاسلام کی ظالم نظام کے خلاف جدوجہد ہو یا انتہا پسندی و دہشتگردی کے خاتمے کی جنگ، تصنیف و تالیف کے عظیم منصوبہ جات ہوں یا عالمگیر فلاحی منصوبہ جات ،تجدیدی، تحقیقی کام ہو یا اصلاح احوال و اصلاح امت کے باب میں علمی کام شعبہ نشر و اشاعت اسے عامۃ الناس تک پہنچانے کیلئے دن رات کوشاں رہتا ہے۔ شعبہ نشر و اشاعت تحریک کی سرگرمیوں کے ضمن میں اندرون اور بیرون ملک تنظیمات اور ذمہ داران کو بھی معلومات کی فراہمی کے ضمن میں اپنا موثر کردار ادا کررہا ہے۔ شعبہ نشر و اشاعت سالانہ تعلیمی، روحانی اجتماعات کی کوریج کیلئے بھی اپنا متحرک اور موثر کردار ادا کرتا ہے جس میں 10روزہ شہر اعتکاف، عالمی میلاد کانفرنس، شادیوں کی اجتماعی تقاریب، مجالس ختم الصلوۃ قابل ذکر ہیں۔

سوشل میڈیا

تحریک منہاج القرآن کے سوشل میڈیاسیل کے نام اور کام سے خاص و عام سبھی واقف ہیں۔ سوشل میڈیا سیل دو حصوں میں منقسم ہے: ایک حصہ جسے سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ کہا جاتا ہے، وہ مرکز میں کام کرتا ہے، جس کے ذمہ منہاج القرآن کا آفیشل پیج اور دیگر قائدین کے پیجز کی اپ ڈیٹنگ شامل ہے۔ سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے ہونیوالی جملہ ایکٹویٹی کو آفیشل پیجز پر وائرل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قائدین کے اجتماعات سے خطابات کے ویڈیو کلپس بھی آفیشل پیجز پر وائرل کرتا ہے۔ منہاج القرآن کے آفیشل پیجز بین الاقوامی شہرت کے حامل ہیں۔ دنیا بھر کے سوشل میڈیا ایکٹویسٹ ان پیجز کو فالو کرتے ہیں۔

سوشل میڈیا کا دوسرا حصہ سوشل میڈیا ورکنگ کونسل کے نام سے موسوم ہے۔ سوشل میڈیا ورکنگ کونسل تحریک اور قائد تحریک کے ویژن کو مختلف ایکٹویٹیز کے ذریعے وائرل کرتا ہے اور سوشل میڈیا کے محاذ پر تحریک اور قائدین کے خلاف ہونے والے مذموم پروپیگنڈے کا اخلاق اور اقدار کے اندر رہتے ہوئے دلائل کے ذریعے بھرپور جواب دیتا ہے۔ سوشل میڈیا ورکنگ کونسل قائدین کی عالمی سرگرمیوں کو بھی مختلف ہیش ٹیگز کے ذریعے ہائی لائٹ کرتا ہے۔ سوشل میڈیا ورکنگ کونسل کے ہزاروں ایکٹیویسٹ جو منہاج سائبر ایکٹیویسٹ کہلاتے ہیں۔ اس اہلیت کے حامل ہیں کہ وہ تحریک کی سرگرمیوں اور موقف پر ہیش ٹیگز کونیشنل ٹرینڈ میں لاتے ہیں اور تحریک کے پیغام کو پاکستان کے عوام کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے عوام کے سامنے لاتے ہیں۔ جسٹس فار زینب اور جسٹس فار سلطان جیسے ہیش ٹیگ منہاج سوشل میڈیا ورکنگ کونسل کے کریڈیٹ پر ہیں۔ ❁❁

www.Minhaj.info

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

عمرِ خضر عطا کر اس مردِ باوفا کو
فکر و نظر کو جس نے پھر بال و پر دیئے ہیں
پرچم اٹھا کے جس نے احیاء دینِ حق کا
عزم و یقین کے موتی دامن میں بھر دیئے ہیں

مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر
ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیرِ مغاں ہے مردِ خلیق

ہم اپنے محبوب قائد، نابغہ عصر، دانش عہد، مجدّد رواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

69 ویں

سالگرہ کے موقع

پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے امت مسلمہ پر ان کا سایہ تا دیر سلامت رکھے
اور امت کو ان کے علمی و روحانی فیوضات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

رضوان احمد چوہدری

حافظ سجاد احمد

ڈاکٹر عرفان ظہور احمد

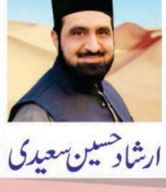

ارشاد حسین سعیدی

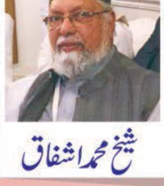

شیخ محمد اشفاق

منجانب: جملہ عہدیداران، کارکنان و رفقاء منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN LAHORE
FEB-2020
Regd CPL No.41

تیری دانش نے کیا چشمِ جہاں کو خیرہ　　تیرے افکار نے اسلام کو جدّت دی ہے
تیرے سر پر ہے جو نعلینِ نبی کا سایہ　　اب میں سمجھا کہ تجھے کس نے یہ جرأت دی ہے

ہم احیائے اسلام اور تجدیدِ دین کے عظیم نقیب سفیرِ امن

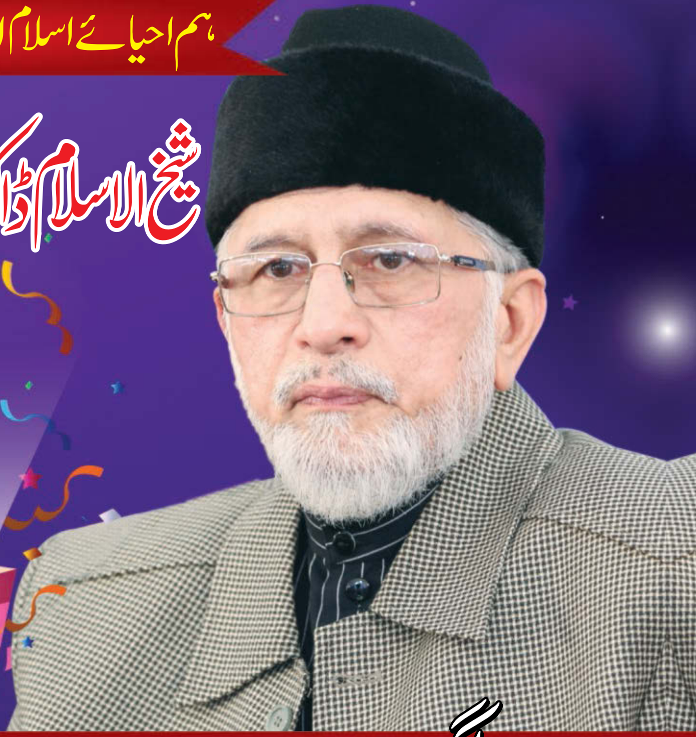

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں کہ جرأت واستقامت اور علم وحکمت کے
اس سرچشمہ کو اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کے صدقے عمرِ خضر
عطا فرمائے۔ آمین

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے